کلام غلام

تصنیف

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب (بانی وصدر ٹرسٹ)

Email : hmgrasheedi@yahoo.com, 9246524289:سیل

آزاد نگر ،عنبر پیٹ ،حیدر آباد۔۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

کلام غلام

اسم تاریخی: **فیض غلامی**

۱۹۷۱ء

تصنیف

سلطان العارفین حضرت **شاہ صوفی غلام محمد** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب (بانی وصدر ٹرسٹ)

Email : hmgrasheedi@yahoo.com, 9246524289:سیل

آزاد نگر ،عنبر پیٹ ،حیدر آباد۔۱۳

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	کلام غلام
مصنف	:	عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سن اشاعت	:	۱۴۳۱ھ مطابق سنہ ۲۰۱۰ء
تعداد	:	ایک ہزار
کتابت	:	مولوی فضل الرحمٰن محمود
سرورق وطباعت	:	عائشہ آفسیٹ پرنٹرس روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۳۶ فون : 65871440, 9346338145, 9391110835
قیمت	:	-/90 روپئے

به اہتمام

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب (بانی وصدر ٹرسٹ)

سیل: 9246524289, Email : hmgrasheedi@yahoo.com

آزاد نگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد-۱۳

اِنتساب

سلسلہ کمالیہ قادریہ کے

ان روحانی تاجداروں کے نام

جن کو ذریعہ بنا کر

اللہ رب العزت نے

اپنے خصوصی فضل و کرم سے

احسانی علوم منکشف فرمائے

خادم الاولیاء

العبد غلام محمد

حالاتِ غلام

ولادت :- احقر کی تاریخ پیدائش خاندانی کاغذات میں ۹ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ لکھی ہوئی ہے پنجشنبہ کے دن رات ۹ بجے ولادت ہوئی ولادت تعلقہ کلواکرتی کے ایک موضع میں ہوئی جسکا نام کوٹرہ ہے موضع کوٹرہ تعلقہ کلواکرتی سے جانب شمال ۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے کارنامۂ ملازمت میں تاریخ ولادت ۱۵ آذر ۱۳۲۸ف م ۲۰ اکٹوبر ۱۹۱۸ء لکھی گئی دودھ پیتی زندگی اسی موضع میں گذری، لکھنے پڑھنے کے دن آئے تو مغل گدہ میں قیام ہوا اور رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ م ڈسمبر ۱۹۶۹ء میں حیدرآباد منتقل ہوئے اور اب حیدرآباد ہی میں قیام ہے

تعلیم :- قرآن شریف حضرت نانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب خطیب وقاضی مغل گدہ سے گھر پر ہی پڑھی ابتدائی تعلیم مدرسۂ وسطانیہ مغل گدہ میں ہوی مغل گدہ میں جن محترم اساتذہ کی نگرانی اور تربیت احقر کو حاصل رہی انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں (۱) مولوی امیر احمد صاحب رضوی (۲) مولوی احمد شریف صاحب (۳) مولوی حافظ عزیز الرحمٰن صاحب (۴) مولانا محمد جعفر صاحب مولویٔ کامل صدر مدرس مدرسۂ وسطانیہ مغل گدہ (۵) مولوی سید ریاض الدین علی حسامی اول مددگار خورداد ۱۳۴۵ف م اپریل ۱۹۳۷ء میں امتحان مڈل بورڈ میں شرکت کرکے کامیابی حاصل کی بوجہ عدم استطاعت تعلیمی سلسلہ موقوف ہوگیا پھر کچھ عارضی انتظام

ہو جانے کی وجہ سے مولانا حمید الدین صاحب قمر فاروقی کے ادارہ شرقیہ میں شریک ہوا اور امتحان منشی پنجاب اپریل ۱۹۳۸ء میں لاہور جا کر شریک ہوا اور بدرجۂ دوم کامیابی حاصل کیا اور اسی پر سلسلہ تعلیمی بوجہ عدم استطاعت منقطع ہو گیا ڈیڑھ دو سال مغل گدہ میں سنت تجارت میں بھی مشغول رہا۔

ملازمت :- آخر کار ۶ جون ۱۹۴۲ء کو مدرسۂ تحتانیہ بادے پلی میں ابتدائی تقرر ہوا اور زندگی درس و تدریس سے وابستہ ہوئی مدرسہ اپر پرائمری چیگو ر تعلقہ شادنگر ضلع محبوب نگر پر آجکل کارگذار ہوں ۱۲۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء ۵۵ سالہ وظیفہ کی تاریخ ہے۔

دینی ذوق :- دینی ذوق کی تحریک میں حضرت مولانا محبوب حسین صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ حضرت شاہ محمد صاحب صدیقی ومجاز حضرت مولانا محمد حسین صاحب علیہ الرحمہ کی صحبت بنیادی حیثیت کی حامل رہی ہے اور مولانا سید ریاض الدین علی صاحب حسامیؒ کی دو آتشہ صحبت بابرکت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور احقر کو عین شباب میں صراط مستقیم کے شباب پر ڈالدیا گیا نتیجتاً احقر حضرت مولانا محمد حسین صاحب قبلہؒ ناظم ونپرتی کی خدمت میں حاضر ہوا اور شب شنبہ شب قدر رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ میں بیعت سے سرفراز ہوا اور حضرت والا کی خدمت میں حاضری دیتا رہا حضرت کے وصال کے بعد حضرت کے خلیفۂ خاص مولانا سید حسن صاحب قبلہؒ کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اور فیض پاتا رہا۔

حضرت سید حسن صاحب قبلہؒ کی عنایات بے پناہ سے احقر بیعت خلافت سے سرفراز ہوا اور سند خلافت عنایت فرمائی گئی تاریخ خلافت ۷ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ ہے نیز حضرت محبوب حسین صاحب قبلہؒ نے اپنی نوازش و کرم سے خلافت سے نوازا تاریخ خلافت ۲۷ رجب ۱۳۷۵ھ ہے۔

شاعری:- مدرسہ میں کتابی نظمیں دیکھیں جماعت منشی میں مولانا شبلی علیہ الرحمہ کی شعر العجم کے ذریعہ شاعری پر ضروری معلومات حاصل ہوئیں اور کچھ نظمیں لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا کسی استاذ محترم کی سر پرستی حاصل نہ ہوسکی صرف دو تین غزلیں مولانا محمد اسمٰعیل شریف صاحب ازل کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کی گئیں حسب موقع وضرورت جیسی واردات ہوتی رہی قلمبند کرلیا گیا اور یہ سارا مجموعہ واردات ہی واردات ہے احقر کو آج تک کسی مشاعرہ میں شرکت کرنے کا موقع ہی نہیں ملا دوست احباب کے مشورہ اور اسرار پر اسکی اشاعت ہورہی ہے

مصروفیات:- گھر میں حضرت نانا صاحب قبلہ کے ذریعہ امامت وخطابت اور قضائت کا سلسلہ چل رہا تھا احقر کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان خدمات میں اعزازی طور پر ڈالدیا گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغل گدہ کی عیدگاہ مین تقریباً ۳۰ سال سے اعزازی خطبہ دیتا رہا اس تیس سال کے عرصہ میں اکثر مقامات پر خطبات جمعہ احقر ہی کے تفویض رہے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے یہ خدمت صرف کتابی نہیں بلکہ توضیحی اور تشریحی رہی ہے جہاں کسی تقریب عقد میں شرکت کا موقع ملا خطبۂ نکاح کی تشریح ہوتی رہی اکثر موقوں پر غیر مسلم حضرات بھی شریک رہتے الحمدللہ کے مسلسل تیس سال سے تبلیغی اور اصلاحی دورے جاری ہیں الوہیت الٰہیہ رسالت محمدیہ ﷺ اور انسانیت احقر کی فکر ونظر کی بنیادیں ہیں احقر کے تعارف میں جناب رفیق حیدرآبادی اور حضرت مولانا محمد حمیدالدین صاحب عاقل مدظلہ العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ انکا حسن ظن نوازش کریمانہ اور احقر کی حوصلہ افزائی ہے ورنہ من آنم کے من دانم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انکو نور اور نورانی کردے سعادت دارین عطا کرے حسن خاتمہ نصیب فرمائے اور مستجاب الدعوات بنادے اوران بزرگوں کے حسن ظن کے صدقے میں غلام کو دوزخ کی آگ سے بچالے آمین یاارحم الراحمین۔

تعارف

نوٹ حضرت کی حین حیات لکھا گیا تعارف ملاحظہ ہومنجانب سراج الملت والدین واعظ باعمل الحاج حضرت مولانا محمد حمید الدین عاقل حسامی مدظلہ (ایم،اے منشی،فاضل)

حیدرآباد کے اہل دل بزرگوں میں واعظ باعمل صوفی صافی حامی سنت ماحی بدعت مولانا غلام محمد صاحب صوفی دامت برکاتہم اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں انکی زندگی کی ہر ساعت عبادت وریاضت میں بسر ہوتی ہے باوجود سرکاری ملازمت کے تبلیغی کام بڑے انہماک اودلچسپی سے کرتے ہیں دوسروں کیلئے تعطیلات آرام اور تفریح کے پروگراموں کی تکمیل کیلئے ہوتے ہیں لیکن موصوف کی تعطیلات دیہات اور قصبوں میں ایثار اور تبلیغ کی نظر ہوجاتے ہیں سرمائی اور گرمائی تعطیلات کی طوالت اور دیگر عام تعطیلات کی کثرت بھی انکی تبلیغی سرگرمیوں کیلئے کافی نہیں ہوتیں اس لئے انکی تکمیل کیلئے موصوف کو اپنی تمام عام وخاص رخصتوں کے علاوہ بلاتنخواہ رخصتیں بھی حاصل کرنی پڑتی ہیں موصوف ایک صاحب سلسلہ بزرگ ہیں جنکے ہزاروں مریدین ومعتقدین مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں مولاناؒ موصوف کے دست حق پرست پر انگنت گمراہوں اور کفر وضلالت کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں نے بیعت کرکے اپنی عاقبت روشن کی۔

میں نے ایک دن مولانا سے کہا تھا کہ اصل محنت اور تبلیغ تو آپ کی ہے سیکل پر بنڈی میں پیدل نا قابل عبور و مرور راستوں سے اندرونی دیہاتوں میں جاجا کر آپ تبلیغ واصلاح کا کام کرتے ہیں اور ہم بڑے بڑے تعلقوں اور شہروں میں دعوت پر جاتے ہیں اور چند کلمات خیر کہہ کر واپس ہوجاتے ہیں مولانا بڑے خوش اخلاق سادگی پسند متواضع منکسر المزاج خاموش دین وملت کے خدمت گذار ہیں اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مولانا شعر گوئی کیلئے بھی وقت نکال لیتے ہیں بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ واردات قلبی خود جب الفاظ کا لباس پہن کر موصوف کی زبان وقلم سے باہر آتے ہیں تو وہی شعر بنجاتے ہیں موصوف کے اشعار کا پہلا مجموعہ ہدیۂ ناظرین ہے اشعار واردات قلبی اور شاعر کے اندرونی احساسات کے ترجمان ہوتے ہیں اس لئے یہ بعض اوقات قاعدہ اور قانون سے بے نیاز ہوجاتے ہیں اصل چیز شاعر کا خیال ہے جو دوسروں کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے رہا وزن اور عروض وقوافی کی پابندی یہ اشعار کی زینت وزیبائش تو ہوسکتے ہیں لیکن اصل شعر نہیں ہے حکما نے تو شعر کیلئے وزن کی بھی شرط نہیں رکھی ہے تاہم مولانا کے اشعار بڑی حد تک قواعد وضوابط کے تحت اپنے احساسات قلبی کو دوسروں تک قلوب میں مرتسم کرتے ہیں مولانا ایک بہترین مقرر اور واعظ بھی ہیں آپ کا وعظ بہت پر اثر انداز بیان سیدھا سادہ اور عام فہم مثالوں سے آراستہ رہتا ہے اور قلوب کو گرماتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صاحب موصوف کی عمر کی درازی سے اپنی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ فیض یاب کرے اور انکے کلام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین

خادم دین

محمد حمید الدین عاقل غفرلہٗ

کلام شیخ واحساس مرید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

مشک آنست کے خود ببوید

کسی کے متعلق اسکے احوال دوسروں سے سن کر بیان کرنے سے اظہار حقیقت کا حق ادا نہیں ہوسکتا احقر حضرت شیخ سے ان کے نثر و نظم سے خود بہت متاثر ہے سہل ممتنع میں حضرت کا ایک مصرعہ ہے۔

جو کام بھی کرو وہ برائے خدا کرو

وسیع المعنیٰ متاثر کن اور امر کی تعمیل کا ذوق اور نواہی سے اجتناب کی تنبیہ اس پر اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ کی پسندیدہ زندگی کے احسن سانچے میں ڈھال دیتا ہے اس مصرعہ کا لایا ہوا انقلاب سیئات کو حسنات میں بدل دیتا ہے صرف ایک مصرعہ کی کماحقہ تشریح ناممکن معلوم ہوتی ہے اسلئے پوری تصنیف کے متعلق لکھنے کی تاب نہیں حضرت کے مجموعۂ کلام میں سے صرف منظومات پر بے ساختہ تضمینات موزوں ہوئیں بلکہ ساتھ ہی اللہ کے فضل و کرم سے جو خیر بھی نظر آیا اس پر بلا تاخیر عمل سے استفادہ بھی نصیب ہوا حضرت کے حقیقی سجادے پیرزادہ بزرگ مجاز و خلیفہ مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے کلام غلام کو موجودہ ترتیب پر شائع کرنے کی سعی بلیغ فرمائی اللہ تعالیٰ فیضان کلام غلام سے سب بھائیوں اور بہنوں کو کماحقہ مستفید فرمائے۔

دعا گو محمد عبدالرحیم دردؔ معلم القرآن

از: شاعر نغز گفتار جناب مولوی محمد عبدالغفار صاحب رفیق حیدر آبادی جانشین مولانا ہرمزؒ

حسن تعارف

نسبت سے خوش نصیب یہ کیسا غلام ہے — دل سے فدائے حضرت خیر الانام ہے
معروف جو غلام محمد کا نام ہے — لطف رسول پاک سے عالی مقام ہے
حق نے صفات اعلی جو بخشے غلام کو — شاہوں سے بڑھ کر آج وہ ذی احتشام ہے
کیا مفتخر ادب سے محمد کا جو ہے غلام — جسکے سخن کی خوبی میں حق کا پیام ہے
وہ حمد ونعت ہو کہ وہ عرفان وعشق ہو — ممتاز علم واقعی اسکا کلام ہے
تبلیغ ہو کہ خلق ہو تعلیم وتربیت — منشاء حق کا اس میں بہت اہتمام ہے
اسکے سخن میں حسن صداقت کا ہے اثر — رنگ عروض وفن کا یہاں کیا مقام ہے

کیسا غلام ہے یہ محمد کا بادہ کش
ہاتھوں میں جسکے ساقی کوثر کا جام ہے
تاریخ کہہ رہی ہے حقیقت میں اے رفیقؔ
حامئ دیں کلام کلام غلام ہے

۱۳ ہجری 91

للّٰہ الحمد

قطعات تاریخی از مصنف

ہے ابتدا سے شکر خدا تابہ انتہا
مجموعۂ کلام جو تیار ہوگیا

پوچھا غلام نے سن ھجری کا ماجرا
آئی ندائے غیب کے خمخانہ صدا

تاریخ سن عیسوی مولا مجھے بتا
فیض غلامی میں نے بڑے شوق سے سنا

۱ ۷ ۹ ۱ ء

دیگر

فیضان اقدس امی معلم
فیضان امی اصحاب نامی

فیض صحابہ چاروں سلاسل
فیض سلاسل احقر کلامی

احقر کی خدمت گھر گھر مبلغ
گھر گھر مبلغ گھر گھر پیامی

شاگرد شاعر احقر نہیں پر
دیتے رہینگے شاعر سلامی

حیرت یہ سب کچھ کب اور کیسے
کہہ دیجئے گا فیض غلامی

۱ ۷ ۹ ۱ ء

تفصیلاتِ ابواب

ابواب	جلی عناوین	صفحات
باب اول	حمد و نعت	۲۲ تا ۴۸
باب دوم	دعوت و تبلیغ	۴۹ تا ۷۶
باب سوم	تعلیم و تربیت	۷۷ تا ۱۱۶
باب چہارم	عشق و عرفان	۱۱۷ تا ۱۷۶
باب پنجم	اخلاق و مروت	۱۷۷ تا ۲۰۷

فہرست کلام غلام

نشان سلسلہ	ابواب	عنوان	صفحات
۱	کلام غلام	فیض غلامی	۱
۲		تفصیلات کتاب	۲
۳		انتساب	۳
۴		حالات غلام	۴
۵		تعارف	۷
۶		کلام شیخ واحساس مرید	۹
۷		حسن تعارف	۱۰
۸		قطعات تاریخی	۱۱
۹		تفصیلات ابواب	۱۲
۱۰		فہرست کلام غلام	۱۳تا۱۹
۱۱	باب اول	اسمائے حسنیٰ	۲۲
۱۲		حمد	۲۳
۱۳		لا الٰہ الا اللہ	۲۶
۱۴		میری جاں آپ پہ قربان رسول عربی	۲۹
۱۵		شکر خدا کہ دل میں ہے الفت رسول کی	۳۰
۱۶		تم پہ سب ساز وسامان صدقے	۳۱

۱۷	سرمایہ قلوب محبت رسول کی	۳۲
۱۸	درود وسلام	۳۳
۱۹	سلام غلام	۳۴
۲۰	تمنائے غلام	۳۶
۲۱	حلیۂ مبارک	۳۷
۲۲	زیارت مبارک	۴۰
۲۳	فیضان زیارت	۴۱
۲۴	میلاد النبی	۴۴
	باب دوم	
۲۵	حسرت دیدار	۴۵
۲۶	پیام تو	۴۷
۲۷	دعوت و تبلیغ پیام غلام	۴۹
۲۸	فیصلے	۵۱
۲۹	ترانۂ رزمیہ	۵۳
۳۰	دعوت جمعہ	۵۵
۳۱	وداعیہ مندڑی	۵۸
۳۲	دعاء مقبول	۶۰
۳۳	بہنوں سے خطاب	۶۲
۳۴	حقیقت نماز	۶۵
۳۵	لیکے چلو	۶۶
۳۶	اچھی نہیں	۶۷

۳۷	تبلیغ	۶۸
۳۸	سلام از غلام	۶۹
۳۹	آ گیا	۷۲
۴۰	چاہتا ہوں	۷۳
۴۱	بنا لیا کیجئے	۷۶
۴۲	باب سوم آدمی	۷۷
۴۳	گم	۸۰
۴۴	یافت و شہود	۸۱
۴۵	تصحیح نیت	۸۳
۴۶	چلا جا	۸۴
۴۷	سہہ رہا ہوں میں	۸۵
۴۸	نسبت ایسی ہوتی ہے	۸۷
۴۹	دعاء غلام	۸۸
۵۰	حج کی دولت مبارک	۹۱
۵۱	حفظ قرآں مبارک	۹۳
۵۲	علم قرآں مبارک	۹۵
۵۳	اولیاء اللہ	۹۶
۵۴	حقائق عبد و رب	۹۸
۵۵	لیلۃ القدر	۹۹
۵۶	شکرانہ	۱۰۰

۵۷	شب برأت	۱۰۱
۵۸	رمضان المبارک	۱۰۳
۵۹	ہوا تو کیا؟	۱۰۵
۶۰	یا رب	۱۰۶
۶۱	ماحول حسب تصریح مخبر صادق	۱۰۷
۶۲	نہ ہو جائے	۱۰۹
۶۳	کچھ لوگ	۱۱۰
۶۴	کیا کہیے	۱۱۱
۶۵	ماحول دکن	۱۱۲
۶۶	تحدیث نعمت	۱۱۴

باب چہارم

۶۷	عشق و عرفان	۱۱۷
۶۸	ہم	۱۲۰
۶۹	ملا ہوں	۱۲۱
۷۰	کون ہے	۱۲۲
۷۱	بہانہ ہو گیا	۱۲۳
۷۲	عبادت ہے یہی	۱۲۴
۷۳	شعور اوصاف	۱۲۵
۷۴	ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی	۱۲۷
۷۵	اعتبارات عبدیت	۱۲۸
۷۶	ابتدا میری	۱۳۰

۷۷	معرفت سلوک	۱۳۱
۷۸	تو کیا ہے	۱۳۳
۷۹	پردۂ راز میں	۱۳۶
۸۰	صاد کرتے ہیں	۱۳۷
۸۱	حقیقت بھی ہے کچھ	۱۳۸
۸۲	جو ہو سو ہو	۱۳۹
۸۳	مجھ سا بھی ہو	۱۴۰
۸۴	تکرار ہے کمال	۱۴۱
۸۵	آزمائے جا	۱۴۲
۸۶	نجات ہے	۱۴۳
۸۷	عذاب نہیں	۱۴۴
۸۸	وصال ہو	۱۴۵
۸۹	کیا نہ ہوا	۱۴۶
۹۰	اسرار فنا و بقا	۱۴۷
۹۱	حساب اپنا	۱۴۹
۹۲	وجدان سالک	۱۵۰
۹۳	پیئے بغیر	۱۵۲
۹۴	شرائط سلوک	۱۵۳
۹۵	آشنا ہوں میں	۱۵۴
۹۶	راز کی باتیں	۱۵۵

۹۷	پاتا ہوں	۱۵۶
۹۸	ظہور ہو جائے	۱۵۸
۹۹	مفید مشورے	۱۵۹
۱۰۰	باقی ہوس	۱۶۱
۱۰۱	خمخانہ باید مرا	۱۶۴
۱۰۲	چاہیئے	۱۶۵
۱۰۳	دار ورسن کن	۱۶۶
۱۰۴	جلوہ نمائے	۱۶۸
۱۰۵	چہ شناسی	۱۷۰
۱۰۶	نکتۂ عرفان	۱۷۱
۱۰۷	جز یار نمی بینم	۱۷۲
۱۰۸	پیام من	۱۷۴
۱۰۹	عروج	۱۷۶
۱۱۰	باب پنجم اخلاق ومروت	۱۷۷
۱۱۱	سوال از مغل گدہ	۱۸۰
۱۱۲	جواب از مغل گدہ	۱۸۲
۱۱۳	جواب مغل گدہ کے ٹامگے	۱۸۴
۱۱۴	قائد ملت محمد بہادر خاں	۱۸۸
۱۱۵	افتتاح کلب مغل گدہ	۱۸۹
۱۱۶	وداع ارماں	۱۹۰

۱۱۷	وداع ارماں	۱۹۲
۱۱۸	وداع ارماں	۱۹۳
۱۱۹	وداع ارماں واستقبال عثمان	۱۹۴
۱۲۰	استقبالیہ مولانا رازدار بیگ صاحب	۱۹۵
۱۲۱	تہنیت عقد	۱۹۶
۱۲۲	عقدِ خوانی مبارک	۱۹۷
۱۲۳	تہنیت عقد	۱۹۸
۱۲۴	ترانۂ انجمن طلبا	۱۹۹
۱۲۵	مدرسہ	۲۰۰
۱۲۶	مدرسہ اپنا	۲۰۱
۱۲۷	چاندنی	۲۰۲
۱۲۸	مدرس	۲۰۳
۱۲۹	بیسک مدرس	۲۰۴
۱۳۰	جشن جمہوریہ	۲۰۵
۱۳۱	پودے لگاؤ	۲۰۷

پیش لفظ

والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب کی سب سے پہلی تصنیف کلام غلام کے نام سے شائع ہو کر عوام وخواص میں مقبول رہی بالخصوص حضرت علیہ الرحمۃ کے مریدین ومعتقدین کی بہت بڑی تعداد نے استفادہ کیا ہے اور وہ استفادہ جاری ہے لیکن کلام غلام کی دوبارہ اشاعت نہیں کرائی جاسکی تھی اور تقاضے مسلسل جاری تھے بعض دشواریوں کی وجہ سے یہ خیال ہوا کہ کم از کم اس کلام کے کچھ منتخب حصے شائع کئے جائیں لیکن کتابت وطباعت کی بہت سی خرابیوں کی وجہ سے کتاب ادھوری رہی از سر نو خوش اسلوبی اور عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کرنے اور حضرتؒ کے کلام کو من وعن چھپانے کے تقاضے سامنے رہے چنانچہ اسی لحاظ سے کلام غلام شائع کیا جارہا ہے حتیٰ کہ عنوانات بھی نظم کے اجزا کے طور پر تبرکاً اسی طرح باقی رکھے گئے ایک ایک شعر اور ایک ایک نظم علوم کا بحر بیکراں ہے اور انہیں اشعار سے حضرتؒ کا مرتبۂ علمی اور رفیع الحال ہونے کا اندازہ لگتا ہے ورنہ حضرتؒ کی خوبیوں اور محاسن پر سادگی کا پردہ تھا جسکی وجہ سے بیشتر افراد پہچاننے سے قاصر تھے حضرتؒ کا ایک شعر اسکی غمازی کرتا ہے

میں غلام ہوں مجھے علم کیا جو بنائے وہ وہی بن گیا
مجھے جانتے تو ہیں سب مگر میں ابھی ہوں پردۂ راز میں

قال وحال کی یکسانیت شریعت وطریقت کی جامعیت کے سبب اللہ تعالیٰ نے حضرتؒ کو بہت بافیض بنایا تھا اور باوجود اس بات کے کہ کسی دینی درسگاہ سے فارغ نہ تھے لیکن علم لدنی سے آراستہ اس بافیض ہستی سے دارالعلوم دیوبند مظاہر العلوم سہارنپور ندوۃ العلماء جیسے اہم دینی اداروں کے فارغ التحصیل علماء بھی حضرتؒ سے استفادہ فرماتے اور حضرتؒ کی صحبت کو اپنے لئے غنیمت وسعادت سمجھتے تھے حضرتؒ کا ایک خصوصی امتیاز یہ تھا کہ حقائق کی یافت میں برسوں سر کھپانے والے تھوڑی دیر میں تشفی بخش جواب لیکر لوٹتے تھے اور مسائل کی گتھیوں میں الجھ کر رہ جانے والے اس اطمینان کے ساتھ لوٹتے تھے کہ دل ودماغ جواب کے نور سے پرنور اور کیف وسرور سے معمور ہوجاتے آپ حضرات اچھی طرح واقف ہیں تفصیل کی حاجت نہیں ۱۴ محرم ۱۴۱۰ھ م ۱۷۔ اگست ۱۹۸۹ء کو حضرتؒ کا وصال ہوا حضرتؒ کے وصال کے تقریباً آٹھ سال بعد ہمیں کلام غلام کو شائع کرنے کی توفیق ملی نیز اس کتاب میں مزید دو چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے ایک تو حضرتؒ کے کلام پر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب دردؔ نے کئی نظموں پر تضمین لکھی متعلقہ اصل نظم کے بعد اسی نظم کی تضمین کو شامل کتاب کیا گیا ہے ان کے ہمراز شیخ ہونے میں کوئی شبہ بھی نہیں گویا کلام غلام کی نثری شرح نہ صحیح منظوم شرح کی شکل ہوگئی ہے اور دوسری چیز حضرتؒ کا فارسی کلام ہے اسکا اردو ترجمہ بصورت نظم منسلک کردیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افادیت رہے اس طرح ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی حمد ونعت عشق غزل محبت ومعرفت اور اخلاقی واصلاحی منظومات پر مشتمل اس پرمغز کتاب سے استفادہ کیجئے خدا کرے یہ کتاب سبھوں کیلئے باعث خیر بنے

محمد کمال الرحمٰن

خطیب مسجد خدیجہ ٹولی چوکی حیدرآباد

اسماء الحسنیٰ

حمد

مجیب خالق اللہ باری
رحیم رافع رحمٰن باقی

عزیز ھادی رزاق نافع
حسیب قادر جبار مانع

بصیر ظاہر فتاح باعث
لطیف باطن غفار وارث

سمیع جامع تواب واجد
کبیر والی قہار ماجد

مقیت واجد قیوم قابض
جلیل باسط قدوس خافض

وکیل آخر محی حمید
خبیر واسع محصی مجید

رقیب مبدی مقسط شہید
بدیع مغنی معطی رشید

ممیت ضار ملک متین
معید اول عدل مبین

حفیظ منتقم احد مؤخر
حکیم مقتدر صمد مصور

علیم مؤمن حق غفور
عظیم مالک الملک صبور

متعالی بر حنان علی
متکبر حی منان ولی

مذل ذوالجلال والاکرام
معز کافی نور سلام

مقدم شافی مولی غنی
مہیمن حکم سبوح قوی

شکور رب عالی کریم
غفور صادق الوعد حلیم

ودود یا رحیم یا رحیم
ودود یا رحیم یا رحیم

حمد

میں ترا حامد ہوں تو محمود ہے	میں ترا قاصد ہوں تو مقصود ہے
عبد میں مملوک میں محکوم میں	مالک وحاکم ہے تو معبود ہے
میں ترا معلوم ہوں مربوب ہوں	تو اللہ ورب ہے اور مسجود ہے
میں عدم ہوں مجھ میں کسب وانفعال	فاعل وخالق ہے تو موجود ہے
مجھ میں ہے صورت تعین اور حد	لاتعین تو ہے لا محدود ہے
میں ترا مراۃ ہوں معلوم ہوں	تو علیم وشاہد ومشہود ہے
تو مرا آقا ہے میں ترا غلام	منتظر میں اور تو موعود ہے

حمد

ہست ہی سے جلوہ گر نابود ہے آب سے بحر وحباب ورود ہے
یہ شعور زندگی مسعود ہے میں ترا حامد ہوں تو محمود ہے
میں ترا قاصد ہوں تو مقصود ہے

قاسم ورحمٰن تو مقسوم میں تجھ سے جو ثابت ہے وہ مفہوم میں
راقم وخلاق تو مرقوم میں عبد میں مملوک میں محکوم میں
مالک وحاکم ہے تو معبود ہے

تو محبت میرا ہے میں محبوب ہوں خوبیاں سب تجھ سے لیکر خوب ہوں
تجھ سے میں ہر حال میں منسوب ہوں میں ترا معلوم ہوں مربوب ہوں
تو الٰہ و رب ہے اور مسجود ہے

علم میں پنہاں رہا تیرے خیال نور میں پیدا ترا حسن وجمال
ہے پتہ میرا کہاں ائے ذولاجلال میں عدم ہوں مجھ میں کسب وانفعال
فاعل وخالق ہے تو موجود ہے

بہر طاعت بھی مری فرما مدد یہ حقیقت ہے ازل سے تا ابد
مجھ میں ہے صورت تعین اور حد ائے احد ائے لاشریک و ائے صمد
لاتعین تو ہے لا محدود ہے

بے شعوری کے تلاطم میں رہوں تابہ کے فرضی جدائی کو سہوں
ترا جو کچھ ہے تجھے دیگر کہوں میں ترا مراۃ ہوں معلوم ہوں
توعلیم وشاہد ومشہود ہے

میں سلامت ہوں ملا تیرا سلام دل سے ہے منظور ترا ہر پیامؔ
دردؔ خدمت میں ہے تیری لاکلام تو مرا آقا ہے میں تیرا غلام
منتظر میں ہوں اور تو موعود ہے

لا الٰہ الا اللہ

چراغ راہ یقیں لا الٰہ الا اللہ
ہے عین نور مبیں لا الٰہ الا اللہ
نگاہ شوق میں آٹھوں پہر ہے جلوہ نما
فلک سے تا بہ زمیں لا الٰہ الا اللہ
اسی سے چونکہ ہے ظاہر حقیقتیں ساری
ہے وجہ حق کی جبیں لا الٰہ الا اللہ
عجیب دعویٰ اسلام ہے ترا مسلم
کہیں ہے تو وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ
وہ تجھ میں اور تو اسمیں رسے بسے ایسا
جہاں ہو تو ہو وہیں لا الٰہ الا اللہ
یہی ہے قیصر و کسریٰ کے تخت کی کونجی
شک اس میں کچھ بھی نہیں لا الٰہ الا اللہ
غلاؔم خوف نہ کر انقلاب امکاں کا
ہے ترے دل کا مکیں لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ

کمال عرش بریں لا الٰہ الا اللہ　　جمال فرش زمیں لا الٰہ الا اللہ
نوال سرور دیں لا الٰہ الا اللہ　　چراغ راہ یقیں لا الٰہ الا اللہ
ہے عین نور مبیں لا الٰہ الا اللہ

نگاہ شیخ نے معیار دید کیا بدلا　　نظر کا تیر نئے اعتبار سے نکلا
سمجھ سکا نہ جسے اسکو آنکھ سے دیکھا　　نگاہ شوق میں آٹھوں پہر ہے جلوہ نما
فلک سے تا بہ زمیں لا الٰہ الا اللہ

اسی صدف کا گہر ہے متاع آگاہی　　خدا کی شان ہے اس میں اسی میں آن نبی
اسی نے ذرۂ خاکی کو روشنی بخشی　　اسی سے چونکہ ہے ظاہر حقیقتیں ساری
ہے وجہ حق کی جبیں لا الٰہ الا اللہ

متاع خاص سے غفلت پہ کیوں نہیں نادم　　بغیر علم وحی بن گیا ہے کیوں عالم
مطیع غیر بھی ہے رب کو مان کر حاکم　　عجیب دعوئ اسلام ہے ترا مسلم
کہیں ہے تو تو کہیں لا الٰہ الا اللہ

نظر نظر میں ہو تری اللہ کا جلوہ   نفس نفس سے معیت کا راز ہو افشا
وہ عبد بن کے جو ہے وجہ حق کا آئینہ   وہ تجھ میں اور تو اسمیں رسے بسے ایسا
جہاں ہو تو ہو وہیں لا الہ الا اللہ

کلید فخر ہے سرمایہ امانت کی   امین ہی کیلئے ہے یہاں مقام ولی
ولی کے واسطے ہے تاج بھی خلافت بھی   یہی ہے قیصر و کسریٰ کے تخت کی کونجی
شک اس میں کچھ بھی نہیں لا الہ الا اللہ

شعور ہے تجھے حق کے عظیم احساں کا   نمایاں تیرے عمل سے ہے نور قرآں کا
نہاں ہے دل میں ترے درد نوع انساں کا   غلام خوف نہ کر انقلاب امکاں کا
ہے تیرے دل کا مکیں لا الہ الا اللہ

نعت

میری جاں آپ پہ قربان رسول عربی
دل ہو صدقے بصد ارمان رسول عربی

جو چلی تیر نظر آپکی دل پر میرے
رہ گیا ٹوٹ کے پیکان رسول عربی

یوں پیمبر تو بہت اور ہوئے ہیں لیکن
آپ سا کون ہے سلطان رسولِ عربی

کیا ہو توصیف بھلا آپکی اے حسن ازل
شیفتہ آپ کا سبحان رسول عربی

آپ کا عشق نہ ہو جس میں کسی طور سے بھی
وہ نہیں صاحب ایمان رسول عربی

شان لولاک ہوئی سرمۂ ماذاغ ہوا
آپ کی ہے یہ نئی شان رسول عربی

کھل گیا جس پہ حقیقت میں تمہارا باطن
وہ حقیقت میں ہے انسان رسول عربی

نغمۂ حال دل زار سناتا جی بھر
کاش ہوتا میں ھدی خوان رسول عربی

حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ مری شام وسحر
ہم پہ ہو آپکا فیضان رسول عربی

دونوں عالم میں مجھے آپکی نسبت بس ہے
ہوں غلام آپ کا ذیشان رسولِ عربی

نعت

شکر خدا کہ دل میں ہے الفت رسولؐ کی
آنکھوں میں ہے وہ نور سی صورت رسولؐ کی

اسلام سے مراد ہے نسبت خدا کے ساتھ
ایمان سے مراد محبت رسولؐ کی

کہتے ہیں بعض لوگ نہ معلوم کیا تھے وہ
جانے ہم عبدہ سے حقیقت رسولؐ کی

نعلین پہنے عرش پہ پہنچے ہیں جب حضورؐ
کچھ طور سے بھی پوچھئے عظمت رسولؐ کی

رضواں تھے انتظار میں جنت سنوار کے
انکو بھی علم تھا کہ ہے جنت رسولؐ کی

خوش تھے رسل تمام ملائک تھے وجد میں
قرباں تھے یہ تو انمیں تھی چاہت رسولؐ کی

یہ عشق کا سوال بھی کتنا دقیق تھا
حل ہو گیا جو جانے طبیعت رسولؐ کی

شاہوں سے جب بیاں نہ ہوئیں انکی خوبیاں
کیا ہو سکے غلامؔ سے مدحت رسولؐ کی

نعت

تم پہ سب ساز وسامان صدقے　　دل کا دل جان کی جان صدقے
تمرے دیدار پر سے نبی جی　　مورا علم اور عرفان صدقے
پیارے مکھ پر تمہارے پیا جی　　حسن کیا حسن کی جان صدقے
تمرے جسم مطہر پہ آقا　　جن وانساں کی جان صدقے
تمری انسانیت پر محمد　　ساری دنیا کے انسان صدقے
تمری باتوں پر امی نبی جی　　آج کے علم کی جان صدقے
تم نہ ہوتو نہ دیں ہے نہ ایماں　　تم پہ دین اور ایمان صدقے

حکم پر اب غلامؔ اس پیا کے
زندگی تیری ہر آن صدقے

نعت

سرمایہ قلوب محبت رسولؐ کی
معراج مؤمنوں کی زیارت رسولؐ کی

معلوم سے بیاں ہو کیوں کر مقام علم
ہوتی ہے جب علیم سے مدحت رسولؐ کی

تعریف اپنی ذات کی چنداں نہ تھی پسند
اعمال پر خوشی کی تھی عادت رسولؐ کی

تیئیس سال سجدہ طاعت دراز تھا
شایان شان حق تھی عبادت رسولؐ کی

ممکن نہیں بیان مقام محمدیؐ
واجب بھی فرض بھی ہے اطاعت رسولؐ کی

ہو کر فنا حضور میں اپنے کو دیکھنا
ہوتی ہے اس طرح بھی زیارت رسولؐ کی

بے شک کہیں بھی کوئی بھی ہوتا نہیں غلامؔ
جب تک نہ ہو کسی پہ عنایت رسولؐ کی

درود و سلام

مرا درود سلام محمدی پانا
مرا سلام پیام نبی کا پھیلانا

مرا درود محمد پہ جان دیدینا
مرا سلام یہ سب آن بان دیدینا

مرا درود یہ زندگی ہے سنت کی
مرا سلام یہی بندگی ہے سنت کی

مرا درود ادراک اسوۂ حسنہ
مرا سلام ہے وجدان اسوۂ حسنہ

مرا درود یقین آپ کی رسالت کا
مرا سلام عہد آپکی اطاعت کا

مرا درود ہے احساس انکے احساں کا
مرا سلام ہے اقرار انکے احساں کا

مرا درود محمد کا نام پھیلانا
مرا سلام محمد کا کام پھیلانا

مرا درود شریعت کو تھام لینا ہے
مرا سلام طریقت کا جام لینا ہے

مرا درود ہے تحصیل دین اسلامی
مرا سلام ہے تبلیغ دین اسلامی

مرا درود ہے دل میں انہیں بٹھا لینا
مرا سلام ہے نظروں میں انکو لا لینا

مرا درود ہے تحصیل زندگی انکی
مرا سلام ہے تبلیغ زندگی انکی

مرا درود سراپا سلام بن جانا
مرا سلام سراپا غلام بنجانا

سلام غلام

سلام ان پر محمد جن کا نام آپ نے رکھا
سلام ان پر سدا پیغام جن کا آپ نے رکھا
سلام ان پر کہ آئے رحمۃ اللعٰلمیں بن کر
سلام ان پر کہ آئے وہ شفیع المذنبیں بن کر
سلام ان پر ملا ختم نبوت کا شرف جن کو
سلام ان پر ملا حق کی محبت کا شرف جن کو
سلام ان پر کہ جن پر آپ نے انوار برسائے
سلام ان پر کہ جن سے آپ کے جلوے نظر آئے
سلام ان پر کہ جن کا خلق اعلیٰ اور اکمل تھا
سلام ان پر کہ جن کا چہرۂ انور بھی اجمل تھا
سلام ان پر کہ جو بندوں کو مولیٰ سے ملاتے تھے
سلام ان پر کہ جو مولیٰ کو بندوں سے ملاتے تھے
سلام ان پر شریعت نام ہے اقوال کا جن کے
سلام ان پر طریقت نام ہے افعال کا جن کے

سلام ان پر حقیقت نام ہے احوال کا جن کے
سلام ان پر معارف نام وجد و حال کا جن کے

سلام ان پر محنت ہم پہ کی تیئس برسوں تک
سلام ان پر نعمت ہم کو دی تیئس برسوں تک

سلام ان پر جنہوں نے راز سارے فاش کر ڈالے
سلام ان پر کہ تودے جہل کے سب پاش کر ڈالے

سلام ان پر کہ دنیا میں محبت عام کر ڈالی
سلام ان پر جنہوں نے شیطنت ناکام کر ڈالی

سلام ان پر جنہوں نے آدمی انسان کر ڈالے
سلام ان پر کہ ہم کو صاحب ایمان کر ڈالے

سلام ان پر غریبوں کو نوازا تاج شاہی سے
سلام ان پر غلام ان کا غنی ہے بادشاہی سے

تمنائے (مدینہ) غلام

غلاموں کا سفر حجاز اللہ اللہ
حقیقت کی جانب مجاز اللہ اللہ

خیالات میں ایک ہی جلوہ گر ہیں
مدینہ کی جانب جہاز اللہ اللہ

چمکتا ہو روضہ پہ ناز اللہ اللہ
ادھر ہم سراپا نیاز اللہ اللہ

زباں آنکھ دل محو صلی علی ہیں
ہوئے در درودوں کے باز اللہ اللہ

ادھر بندہ اپنی شفاعت کا طالب
ادھر بندہ بندہ نواز اللہ اللہ

انہیں کی بصیرت سے ان پہ نظر ہو
صلوٰۃ اور سلاموں کا راز اللہ اللہ

نبی کی غلامی فقیری میں شاہی
ہیں آقا مرے شہنواز اللہ اللہ

بجالو بجالو بجانا ہے واجب
رگ دل پہ نسبت کا ساز اللہ اللہ

مدینے سے تحفوں کی بارش ہے بارش
ہے اللہ نکتہ نواز اللہ اللہ

یہ تسبیح ، تاج اور مشجر، یہ زمزم
کھجوریں بھی ہیں دلنواز اللہ اللہ

وہ مسجد نبی کی وہ قربت نبی کی
غلامؔ اس میں تیری نماز اللہ اللہ

حلیۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

رب صل علیہ وسلم   رب صل علیہ وسلم

نام نامی محمد شہانہ
قامت دلربا قد میانہ
جسم کل معتدل دلبرانہ
گندمی رنگ و چہرہ شہانہ

رب صل علیہ وسلم   رب صل علیہ وسلم

خوئے اقدس ہے جوں مشک دانہ
سر عالی بھی ہے بزرگانہ
موئے معنبر خمیدہ بشانہ
مکھ پیارا وروشن نورانہ

رب صل علیہ وسلم   رب صل علیہ وسلم

عرق چہرہ یا موتی کا دانہ
فرق عالی کشادہ شہانہ
ابرو کالے ہلالی نشانہ
ایک رگ ابروؤں کے میانہ

رب صل علیہ وسلم   رب صل علیہ وسلم

آنکھ لانبے بڑے سرخیانہ
حلقہ سرگیں دل کشانہ
کان پورے پلک بزرگانہ
ناک اونچی مگر قدسیانہ
رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم
دہن چوڑا ہے اور خوش دلانہ
دانت تابندہ موتی کا دانہ
ہر دو لب دلکش و دلبرانہ
ریش گر د و سیاہ بزرگا نہ
رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم
لب تراشیدہ مو دلکشانہ
بال سترہ پکے سرمیانہ
گردن دلکش وچوڑا شانہ
سینہ چوڑا وہ حق کا خزانہ
رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم
پیٹ ہموار اور دل کشانہ
بغل اجلے ہیں جوں تل کا دانہ
پشت ہموار صاف وشہانہ
مہر ہے پشت کے درمیانہ
رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم

پنجہ بھاری عطا کا خزانہ
انگلیاں نرم اور دلبرانہ
پتلی پنڈلی عجب دلبرانہ
چال میٹھی قدم دل کشانہ

رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم

جن کی خاموشیاں رہبرانہ
جن کی حرکات سب ہادیانہ
گفتگو جن کی سب عارفانہ
جن کی نظریں فقط قدسیانہ

رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم

ابر کا جن پہ ہے شامیانہ
ہو جو ان کا ہوا جاودانہ
جن کا مداح خود حق سبحانہ
دے غلامؔ ان پہ جاں خادمانہ

رب صل علیہ وسلم رب صل علیہ وسلم

زیارت مبارک

رسولؐ خدا کی زیارت مبارک
مبارک نبیؐ کی اطاعت مبارک
مبارک مدینہ پہنچنا تمہارا
مبارک ہو دنیا کی جنت مبارک
وفا آپ نے کی ہے اپنے نبی سے
مبارک نبیؐ کی شفاعت مبارک
مبارک ہو روضہ کا دیدا رتمکو
ہوئی مصطفیٰؐ سے جو قربت مبارک
تڑپتا ہوا دل و آنسو ڈھلکتے
مبارک وہ کیف محبت مبارک
مبارک تمہیں وہ جمالی تجلی
مبارک دو عالم کی رحمت ، مبارک
محمدؐ محمدؐ محمدؐ
محمدؐ محمدؐ کی نسبت مبارک
زمیں فیض خیزاں فلک نور باراں
تمہیں ششجہت کی یہ برکت مبارک
وہ گلیاں جہاں پیکر نور گھومے
تمہیں چلنے پھرنے کی سنت مبارک
مبارک صلوٰۃ اور سلاموں کے ہدیے
مبارک جواب رسالت مبارک
وہ مسجد جہاں ہوں نبیؐ کی نمازیں
وہاں کی نمازوں کی عظمت مبارک
مبارک وہاں کا تشہد مبارک
بلالی تشہد سے نسبت مبارک
محمدؐ کا جلوہ عیاں ہی عیاں ہے
مبارک ظہور رسالت مبارک

غلامؔ محمدؐ محمدؐ میں گم ہو
یہ نسبت یہ الفت یہ مدحت مبارک

فیضان زیارت

حرم میں خصوصی عبادت مبارک　　عبادت میں کشف حقیقت مبارک
بر آئی بڑی دل کی چاہت مبارک　　رسول خدا کی زیارت مبارک
مبارک نبی کی اطاعت مبارک

مبارک نظر کو مقدس نظارا　　مبارک میسر ہے دل کا سہارا
یہیں ہے یہیں ہے محمد پیارا　　مبارک مدینہ پہنچنا تمہارا
مبارک ہو دنیا کی جنت مبارک

مبارک ہوئی راہ طے آگہی سے　　ملی دل کو تسکین منزل رسی سے
یہ ثابت ہے سلامت روی سے　　وفا آپ نے کی ہے اپنے نبی سے
مبارک نبی کی شفاعت مبارک

مبارک نبی کا ملا پیار تمکو　　بلاکر دکھاتے ہیں آثار تمکو
دکھا کر بتا تے ہیں اسرار تمکو　　مبارک ہو روضہ کا دیدار تمکو
ہوئی مصطفیٰ کی جو قربت مبارک

مبارک ہو دربار نبوی میں پہنچے　　تڑپتے مچلتے سنبھلتے ادب سے
ملے ان سے انہیں کے سانچے میں ڈھل کے　　تڑپتا ہوا دل وآنسو ڈھلکتے
مبارک ہو کیف محبت مبارک

مبارک ہو وجدان حالی تجلی مبارک ہو کیف وصالی تجلی
ضیا بار ہے بے مثالی تجلی مبارک تمہیں وہ جمالی تجلی
مبارک دوعالم کی رحمت مبارک

مبارک ہو فیضان محمود واحمد مبارک ہوسوئے عرش پرواز بے حد
مبارک دلم والہانہ بگوید محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ
محمدؐ محمدؐ کی نسبت مبارک

مبارک ملے فرش تا عرش رستے منور ہیں جو نقش پائے نبی سے
اگر بس میں ہوتا یہاں سر سے چلتے وہ گلیاں جہاں پیکر نور گھومے
تمہیں چلنے پھرنے کی سنت مبارک

مبارک یہ حسن عقیدت کے تحفے مبارک یہ شوق اطاعت کے جلوے
مبارک اٹھے باب احمد کے پردے مبارک صلوٰۃ وسلاموں کے ہدیے
مبارک جواب رسالت مبارک

فرشتے جہاں رات دن سر جھکائیں مؤدب جہاں غوث واقطاب آئیں
پہنچ کر جہاں دور ہوں سب بلائیں وہ مسجد جہاں ہوں نبی کی نمازیں
وہاں کی نمازوں کی عظمت مبارک

یہ دربار آقا تشہد مبارک غلامی کا منشا تشہد مبارک
تشہد کے شیدا تشہد مبارک مبارک وہاں کا تشہد مبارک
بلالی تشہد سے نسبت مبارک

اثر ہی میں اپنے موَثر نہاں ہے　　　مدینہ محمد کا خود ہی نشاں ہے
ادھر ہے ادھر ہے یہاں ہے وہاں ہے　　　محمد کا جلوہ عیاں ہی عیاں ہے
مبارک ظہور رسالت مبارک

مبارک فضاؤں میں نور فراواں　　　مبارک ہواؤ ں میں کیف بہاراں
ہر ایک سمت ہے ہے جوش زن فضل رحمٰن　　　زمیں فیض خیزاں فلک نور باراں
تمہیں شش جہت کی یہ برکت مبارک

بصد شوق فیضاں بے حد میں گم ہو　　　بحر سجدہ اک کیف سرمد میں گم ہو
یہی ہے لقا دردؔ احمد میں گم ہو　　　غلامؔ محمدؐ محمدؐ میں گم ہو
یہ نسبت یہ الفت یہ مدحت مبارک

میلادالنبی

رحمت عالمیں آج پیدا ہوے　　شافع مذنبیں آج پیدا ہوئے
دین ونعمت کی تکمیل واتمام کو　　خاتم المرسلیں آج پیدا ہوئے
آج تک عرش آعظم بھی بے زیب تھا　　زیب عرش بریں آج پیدا ہوئے
جہل وظلمت مٹے علم وعرفان سے　　ایسے نور مبیں آج پیدا ہوئے
حسن یوسف بھی پھیکا تھا جن کے حضور　　ایسے ماہ جبیں آج پیدا ہوئے
واسطے جن کے کون ومکاں تھے بنے　　اس مکاں کے مکیں آج پیدا ہوئے
جن سے خاکی بھی نوری سے اعلی ہوا　　فخر روئے زمیں آج پیدا ہوئے

کیوں غلاؔم اپنی قسمت پہ نازاں نہ ہو
وہ شہنشاہ دیں آج پیدا ہوئے

حسرت دیدار

در دیدہ من حسرت دیدار نبی ہست
دیدار نبی زندگی یار نبی ہست

آنکس کہ بہ انفس وانا ربط بد ارد
گویم بخدا واقف اسرار نبی ہست

لولاک لما شانش ومازاغ کمالش
ہم خلد بریں خطۂ گلزار نبی ہست

او گفت وشنید یم ہمہ راز خدائی
ایں سرمدی آواز بہ گفتار نبی ہست

ہنگامہ مکن گوش کن ایں راز حقیقت
پوشیدہ بہ انوار نبی یار نبی ہست

خود را تو بکن محو وفنا در شہ عالم
گوید ہمہ عالم کہ پرستار نبی ہست

چوں گوش کنند اہل حق ایں نعت حقیقت
گویند ایں غلاؔم گرفتار نبی ہست

حسرت دیدار

دیدوں میں حسرت دیدار نبی ہے
دیدار نبی زندگی یار نبی ہے
انفس وانا کے جو تعلق کو سمجھ لے
واللہ وہی واقف اسرار نبی ہے
لولاک لما شان کمال انکا ہے مازاغ
اور باغ جناں خطۂ گلزار نبی ہے
ہر راز خدائی کا سنا ہم نے نبی سے
یہ سرمدی آواز بگفتار نبی ہے
مت شور مچا غور سے سن سر حقیقت
انوار نبی ہی میں چھپا یار نبی ہے
خود ہو کے فنا شاہ دو عالم میں دکھا دے
جب کہتا ہے عالم کہ پرستار نبی ہے
جب اہل حق نے درد سنی نعت حقیقت
فرمایا یہ غلام گرفتار نبی ہے

پیام تو

اصل اصول ساختم بہر شرح پیام تو
گفتن تو کلام حق گفتن حق کلام تو

وجہ ظہور عالمیں حب تو ہست بالیقیں
ہست محیط عرش وفرش مستی دور جام تو

نزد خدا صدائے تو نزد تو نعرۂ خدا
ایں ناز وایں نیاز را داند اسیر دام تو

ہستی دریں جہاں ولے ساختہ جہان تو
فرش زمیں قیام تو عرش بریں مقام تو

حق را بخود گرفتہ خود را بحق سپردہ
او در تو شد اندر وبس ماندہ است نام تو

یافتہ است جان ودل صدقہ تو از یار تو
تحفہ دہد قبول کن عاشق ناتمام تو

نے زاہد مقدسم نے عابد مکرم
سرمایہ حیات من ایں کہ منم غلام تو

تیرا پیام

سمجھا ہے اس اصول سے ہم نے ترا پیام
نطق نبی سے ہوتا ہے واضح تیرا کلام
وجہ ظہور تو ہے جہانوں کا ائے خدا
از فرش تا بہ عرش چلا تیرا دور جام
تجھ سے صدائے حق سنی حق سے تیری صدا
ہے ناز اور نیاز سے واقف اسیر دام
حاصل ترا وجود ہے اس کائنات کا
جائے قیام سر زمیں عرش بریں مقام
جب پالیا ہے حق کو حوالے ہو حق کے تو
وہ تجھ میں ہو تو اس میں رہے صرف تیرا نام
صدقہ ملے حبیب سے تیرے یہ جان و دل
تحفہ قبول کیجئے محبؔ کا یہ ناتمام
ائے دردؔ میں تو عابد و زاہد نہیں مگر
سرمایہ ہے غلامی کہ انکا ہوں میں غلامؔ

دعوت وتبلیغ

پیام غلام

اٹھو دنیا کو پھر ایک بار پر انوار کر ڈالو
اٹھو انسانیت کے فاش کچھ اسرار کر ڈالو
صداقت پھر فضا میں تیرتی آئے نظر سب کو
اٹھو پھر شیطنت کا سرد یہ بازار کر ڈالو
اٹھو جلدی اٹھو اور آج کی پر خار دنیا کو
سبق انسانیت کا دیکے پھر گلزار کر ڈالو
اٹھو مظلوم کی تائید میں پھر سر بکف اٹھو
اٹھو پھر ظالموں کے ہاتھ کو بیکار کر ڈالو
اٹھو اخلاق کے پرچم کو پھر دنیا پہ لہرادو
اٹھو کردار سے اشرار کو ابرار کر ڈالو
اٹھو عفت کی عصمت کی ضمانت لیکے پھر اٹھو
اٹھو پھر زانیوں کو ہر طرف سنگسار کر ڈالو
اٹھو اخلاق کے زیور سے پھر عورت کو زینت دو
اسے نسوانیت کے ذوق سے سرشار کر ڈالو
اٹھو پھر لو زکوٰۃ عشران صاحب نسابوں سے
اٹھو افراط اور تفریط کو ہموار کر ڈالو

اٹھو صدقات کے خیرات کے دریا بہا ڈالو
اٹھو پھر دور ساری نکبت وادبار کر ڈالو

اٹھو انسانیت کی پھر وہ دعوت دو محبت سے
تعصب کی بھنور میں ہے یہ کشتی پار کر ڈالو

اٹھو پھر نفس وشیطان کے مقابل ہو کے پھر اٹھو
اسے لاچار کر ڈالو اسے ناچار کر ڈالو

اٹھو پھر چھا گیا جہل مرکب قلب دنیا پر
اٹھو اس جہل کو عریاں سر بازار کر ڈالو

اٹھو پھر جھوٹ کو پھر مکر کو دنیا بدر کر دو
جگہ دینے سے دنیا میں انہیں انکار کر ڈالو

ازم جتنے ہیں سب ہیں جہل کے ہی نو جواں بچے
اٹھو اس جہل کی اولاد کو فی النار کر ڈالو

اٹھو بندوں کو بندوں کی غلامی سے بچانے کو
اٹھو بندوں کو کامل بندۂ جبار کر ڈالو

اٹھو انسان کو اپنی خودی سے آشنا کر دو
لغت سے دور پھر یہ جملۂ سرکار کر ڈلو

یہ دنیا شہر ہے اور بر اعظم سب محلے ہیں
اٹھو شہر جہاں پر ایک ہی سردار کر ڈالو

غلام بے نوا گم نام کا کچھ حق نہیں ان پر
اٹھو دنیا میں ساری عام یہ اشعار کر ڈالو

فیصلے

کیوں اس جہاں کا درہم وبرہم نظام ہے
ہاں اس لئے کہ آج جہاں بے امام ہے

ہر شئی خیال خام ہے ہر بات وسوسہ
آزاد فلسفی کا ذہن بھی غلام ہے

جانوں کی لوٹ مالوں کی انسانیت کی لوٹ
یہ اشتراکیت ہے کہ شیطان کا دام ہے

گر انتخاب عام کی تقویٰ نہ ہو اساس
جمہوریت جنون ہے سودائے خام ہے

معیار بندگی کو بڑھایا نہ جائے جب
معیار زندگی کو بڑھانا حرام ہے

سائنس کو امام بنائے اگر جہاں
سمجھو کہ اس جہاں کا جہنم مقام ہے

اللہ کو قبول نہ جب تک کرے جہاں
اللہ کی قسم کہ جہاں ناتمام ہے

تلوار اور حیات کا ہے میل آج کل
زندہ ہے جس کے ہاتھ میں وہ بے نیام ہے

برگشتگی جمود و تعیش عدم شعور
انکا علاج خاص خلافت کا کام ہے
ہر نفس کا امام تھا پچھلے امام اب
ہر نفس کا غلام ہی صدر عوام ہے

اسلام میں نہاں ہے جہاں کی سلامتی
اسلام چھوڑتے ہی جہاں بے قیام ہے

قوم و وطن و فرقہ پرستی ہے شرکِ خاص
جو حق پرست ہے وہ خدا کا غلام ہے

ترانۂ رزمیہ

اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
معدن انوار بن منبع کردار بن
دین کا سردار بن ارض کا مختار بن
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
عدل کا پرچار لے جذبۂ بیدار لے
برق کی رفتار لے حربۂ کردار لے
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
کار صداقت رہے دل میں شجاعت رہے
ذوق عبادت رہے شوق شہادت رہے
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
تیر وتبر سے نہ ڈر بم کے خطر سے نہ ڈر
کثرت شر سے نہ ڈر زیر وزبر سے نہ ڈر
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں

عقل کی تشہیر سے قوم کو تقدیر دے
نعرۂ تکبیر سے قلب جہاں چیر دے
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
دے کے آذان جہاد مرنے کو چل شاد شاد
موت ہو تیری مراد رکھ مرے نکتہ کو یاد
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
جنگ بدر کو نہ بھول رنگ عمر کو نہ بھول
علم کے در کو نہ بھول انکے پسر کو نہ بھول
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
توپ کو پتھر سے روک تیر کو خنجر سے روک
بم کو ترے سر سے روک موت کو مرمر کے روک
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں
تو ہے خدا کا غلام سارے جہاں کا امام
ہاتھ میں لے اب زمام لے کے خدا ہی کا نام
اٹھ کہ قیامت ہوئی
مسلم ملک جہاں

دعوت جمعہ

حکم حق ہے جب پکاریں جمعہ کو اے مسلمانو تجارت چھوڑ دو
ذکر حق کے واسطے مسجد چلو پھر بڑھو ڈھونڈو خدا کے فضل کو
اس طرح کرلو جو تم اپنی صلاح
پھر یقیناً پاؤ گے فوز وفلاح
جمعہ کے دن یہ ہوا حکم رسول غسل کر مسواک کر مل عطر و پھول
چل کے مسجد جا نہ کر کار فضول سال کے روزہ نمازیں ہو حصول
اے مسلمانو اٹھو غفلت مٹاؤ
تھوڑی محنت سے بڑی دولت کماؤ
جمعہ کا دن سید الایام ہے جمعہ کا دن افضل الایام ہے
جمعہ کا دن عید خاص وعام ہے جمعہ کا دن دولت واکرام ہے
جمعہ کے دن سے دنوں کا نام ہے
جمعہ کھونا احمقوں کا کام ہے
آسماں میں جمعہ ہے یوم المزید جمعہ کے دن جو مرا وہ ہے شہید
جمعہ کو جو کوئی چھوڑے گا پلید آئی اس کا گھر جلانے کی وعید
جمعہ کو ہر گز نہ چھوڑو بھائیو
دین کا رشتہ نہ توڑو بھائیو

جمعہ کے دن اک ساعت ہے قبول جو دعا اس میں کرو وہ ہو حصول

خار بھی ہو جائے اس ساعت میں پھول بھائیو اس راز کو جاؤ نہ بھول

دور ہو گر تم کرو ساعت تلاش

فکر دیں فکر جہاں فکر معاش

دن منور رات نورانی ہے آج مفلسوں کا حج وقربانی ہے آج

جمعہ گویا حق کی مہمانی ہے آج ان کا در ہے اپنی پیشانی ہے آج

ایسی دولت کو نہ چھوڑو مؤمنو

حق سے اپنا منہ نہ موڑو مؤمنو

مؤمنوں کی عید کا دن آج ہے عاشقوں کی دید کا دن آج ہے

کفر کی تردید کا دن آج ہے صدق کی تجدید کا دن آج ہے

جمعہ کا دن بھی ہے کیا دن دوستو

سب دنوں کا بادشاہ دن دوستو

جمعہ کا دن خیر ہے سردار ہے عید کے دن سے بھی یہ دن پار ہے

جمعہ جو چھوڑے وہی غدار ہے چھوڑنے والے سے حق بیزار ہے

اب تو آنکھیں کھول لو اے صاحبو

اپنا ایمان تول لو اے صاحبو

حضرت آدم کی ہے اس دن نمود ہے جہاں کی آج ہی بود ونبود
آج دوزخ میں بھی ہوتا ہے جمود جمعہ کے دن سے ہے جہاں کا وجود

جمعہ کا دن گر نہ ہو دنیا نہ ہو
کاش مسلم جمعہ سے اندھا نہ ہو

جمعہ کے دن تم نہ سونا بھائیو کام میں دن تم نہ کھونا بھائیو
کفر دل میں تم نہ بونا بھائیو آخرت میں تم نہ رونا بھائیو

خود کو دوزخ سے بچالو غافلو
دل کی تاریکی مٹا لو غافلو

یارب ان بندوں کی غفلت دور کر اب مسلماں سے جہالت دور کر
ان کی یہ آوارہ عادت دور کر اب مسلماں سے حماقت دور کر

اٹھ مسلماں تو ہے دنیا کا امام
تو جو اٹھے ہے جہاں تیرا غلام

وداعیہ مندڑی

السلام ائے دوستان مندڑی　　السلام ائے بلبلان مندڑی
ہے بہت پیچیدہ راہ زندگی　　ہوشیار ائے رہروان مندڑی
خدمت مخلوق ہی اعزاز ہے　　یاد رکھیں صاحبان مندڑی
زندگی آمد برائے بندگی　　دل پہ لکھ لیں بندگان مندڑی
مندڑی کو اب جو کہتا ہے خراب　　وہ نہیں از واقفان مندڑی
تھے جو اشرار آج وہ ابرار ہیں　　عبرت ائے باشندگان مندڑی
ہر طرف روشن ستارے چھا گئے　　جگمگایا آسمان مندڑی
پھول رنگا رنگ کے کھلنے لگے　　ہو مبارک گلستان مندڑی
آرہی ہے باغ میں جب کہ بہار　　جا رہا ہے باغبان مندڑی
کرکے پیدا خود میں اخلاق رسول　　راہبر بن نوجوان مندڑی
میٹھی، میٹھی گولیوں سے کر علاج　　نیک ہونگے فاسقان مندڑی
غافلوں میں پھونک دے روح عمل　　جی اٹھیں سب مردگان مندڑی
اپنی بہنوں کو سکھا ایسا عمل　　مرد بن جائیں زنان مندڑی

کیجیئے اخلاق کو اتنا بلند ‏ ‏ سر جھکا دیں دشمنان مندڑی
چو طرف بہنے لگی ہے زور سے ‏ ‏ علم کی نہر روان مندڑی
آو پیاسو پیاس کو اپنی بجھاؤ ‏ ‏ جوش میں ہیں مؤمنان مندڑی
نوجوانو قوم کی خدمت کرو ‏ ‏ ہے تمہیں سے عز وشان مندڑی
نفس.وشیطاں کانپتے ہیں آجکل ‏ ‏ مستعد ہیں غازیان مندڑی
میزبانو شکریہ کر لو قبول ‏ ‏ جارہا ہے میہمان مندڑی
دوستوں کی یاد دل میں لے چلو ‏ ‏ ہے یہی تو اک نشان مندڑی

بھول جائیں کس طرح تجھ کو غلامؔ
دے چکے دل دوستان مندڑی

دعائے مقبول

ودا عی التجا

الٰہی اس گلستاں میں بہار آئے
الٰہی بلبلوں میں پھر خمار آئے

کیا ہے درہم وبرہم نظام مندڑی تو نے
الٰہی مندڑی میں پھر سکون آئے قرار آئے

عزیز ودوست مل کر خدا سے التجا کیجئے
خزاں جائے خزاں جائے بہار آئے بہار آئے

فضا اللہ کے اذکار سے معمور ہو جائے
الٰہی مندڑی میں پھر وہ دور پر بہار آئے

الٰہی مندڑی کو بھیج پھر اپنا کوئی بندہ
دگر نہ جانے والا ہی یہاں پھر بار بار آئے

نہ ہوں مایوس وغمگین دوستان مندڑی ہرگز
عجب کیا ہے کہ پھر وہ آپ کا خدمت گزار آئے

یہ دنیا ایسی ویسی جیسی کٹنی ہے کٹے لیکن
مقدر میں تمہارے دولت دیں بے شمار آئے

مری صورت مری صحبت میں اتنا فیض دے یارب
یہ تجھ کو یاد کر لیں جب بھی یاد خاکسار آئے

گلوں کو گلستان مندڑی سے چن لیا میں نے
نہ جا کر کیا کروں جب ہاتھ میں میرے بھی خار آئے

گلوں کے ہار لیکر کیا کروں جب تم خود ہی گل ہو
محبت سے رہو گر تم گلے میں مرے ہار آئے

کہوں گا دوستوں سے روئداد مندڑی جا کر
گئے تھے مندڑی کو بے قرار اور اشکبار آئے

لئے احباب کو ہمراہ اپنے فضل سے تیرے
ترے دربار میں یارب غلام جانثار آئے

بہنوں سے خطاب

دل میں ایماں کی دولت کو بٹھاؤ بہنو
سب امیروں سے امیر اپنے کو پاؤ بہنو
اپنے چہروں پہ ملو روز وضو کا غازہ
تن نمازوں کے لباسوں سے سجاؤ بہنو
پہنو کانوں میں اطاعت کے کرن پھولوں کو
سرمہ آنکھوں میں بصیرت کا لگاؤ بہنو
اپنے بالوں میں کرو روز فقہ کی کنگھی
روغن علم نبی سر میں لگاؤ بہنو
مانگ سنت کے طریقوں کی نکالو سیدھی
گھر سے بدعت کے نشانوں کو مٹاؤ بہنو
پہنو ہاتھوں میں غریبوں کی مدد کے کنگن
خدمت خلق کے پا زیب چڑھاؤ بہنو
نیک باتوں کی لبوں پہ ہو تمہارے سرخی
مہیندی ہاتھوں میں سخاوت کی لگاؤ بہنو

ذکر کے ہار کو تم اپنے گلے میں ڈالو
پھول چوٹی میں درودوں کی لگاؤ بہنو
روز قرآن کے آئینے میں خود کو دیکھو
خوب سنگھار کرو خوب سجاؤ بہنو
ہاتھ مولیٰ ہی کے آگے یہ تمہارا پھیلے
سر کو مولیٰ ہی کے قدموں پہ جھکاؤ بہنو
رزق وروزی ہو کہ ہو دولت وشادی وصحت
صرف اللہ کے دربار سے پاؤ بہنو
اپنے ماں باپ کی خدمت میں نہاں ہے جنت
ہو اگر موقع یہ دولت نہ گنواؤ بہنو
حسن اخلاق سے شوہر کو کرو گرویدہ
کسی عامل کے کبھی پاس نہ جاؤ بہنو
سجدہ ہوتا تو وہ شوہر ہی کو جائز ہوتا
اپنے شوہر کی یہ عظمت نہ گھٹاؤ بہنو
خود کو شیطان کی آنکھوں میں نہ پڑنے دو کبھی
اپنی آنکھوں کو بھی شیطاں سے بچاؤ بہنو
سینما آگ ہے ایمان یہاں جلتا ہے
آگ میں ایسی کبھی آپ نہ جاؤ بہنو
جھوٹ بولو نہ کبھی اور نہ کرو غیبت ہی
اپنی بہنوں کو کسی سے نہ لڑاؤ بہنو

جب کسی سے ہو ملاقات کرو اسکو سلام
بندگی اور یہ آداب مٹاؤ بہنو
دعوت دین بھی دو دعوت دنیا کب تک
روح کو بھی تو کبھی خوب کھلاؤ بہنو
زیور علم سے بچوں کو سنوارو اپنے
دین کا علم انہیں خوب پڑھاؤ بہنو
سر میں انگریز کے بالوں کو نہ پالو ہرگز
اور مشرک کی سی چوٹی نہ رکھاؤ بہنو
اپنی لوری میں نہ گاؤ کبھی فلمی گیتیں
نام اللہ کا لوری میں بھی لاؤ بہنو
اپنے لوگوں کو جو اللہ سے غافل دیکھو
میٹھی باتوں سے انہیں راہ پہ لاؤ بہنو

یاد آجائے اگر کوئی محمد کا غلام
اس کی بخشش کیلئے ہاتھ اٹھاؤ بہنو

حقیقت نماز

دین فطرت کی علامت ہے نماز
سارے عالم کی عبادت ہے نماز

مؤمن کامل کی یہ معراج ہے
مؤجب قرب وولایت ہے نماز

جان صدیقوں کی شان انبیاء
حامل فقر وامانت ہے نماز

یہ ثبوت عشق ہے عرفان ہے
مرد کامل کی شہادت ہے نماز

دور کرتی ہے یہ فحش ومنکرات
قاطع ظلم وجہالت ہے نماز

اس سے ہوجاتے ہیں روشن جان ودل
ایسی نورانی عبادت ہے نماز

آپ ہیں گویا ولی حضرت غلاؔم
آپ کی گویا کرامت ہے نماز

لیکے چلو

بحر غم ہو تو آہ لیکے چلو
بحر نعمت میں واہ لیکے چلو

حاضری ہے غفور کے در کی
ساتھ اپنے گناہ لیکے چلو

انکی بخشش کی داد دینا ہے
خوب ہی واہ واہ لیکے چلو

انکی رحمت بھی جوش میں آئے
حالت ایسی تباہ لیکے چلو

عالم غیب میں محمدؐ سا
دوستو سربراہ لیکے چلو

ہم بھی تھے انکے چاہنے والے
شیخ کو بھی گواہ لیکے چلو

عرش اعظم بھی ہل اٹھے یکدم
دل میں اک ایسی آہ لیکے چلو

نفس وشیطاں کے اٹھ گئے لشکر
ذکر حق کے سپاہ لیکے چلو

ہو سفر دور کا کٹھن درپیش
تو عمامہ سیاہ لیکے چلو

خود وہ پوچھیں کون ہے کیا ہے
ان سے ایسی نباہ لیکے چلو

دیکھ لے ان کے ہر اشارے کو
ایسی ترچھی نگاہ لیکے چلو

دیکھنا ہے غلامؔ آقا کو
صاف ستھری نگاہ لیکے چلو

اچھی نہیں

بے اصولی زندگی اچھی نہیں
بے محبت بندگی اچھی نہیں

زندگی کا ڈھنگ ہونا چاہئے
بے قیادت زندگی اچھی نہیں

زندگی میں موت ہونی چاہئے
زندگی ہی زندگی اچھی نہیں

موت پر بھی موت آنی چاہئے
اسکی دائم زندگی اچھی نہیں

روئے خنداں قلب گریاں خوب ہے
خندگی ہی خندگی اچھی نہیں

مانگئے پھر مانگئے پھر مانگئے
مانگ میں شرمندگی اچھی نہیں

معصیت میں شرم ہونی چاہئے
شرم میں شرمندگی اچھی نہیں

معصیت سے زندگی نمکین ہے
صرف پھیکی زندگی اچھی نہیں

رہتے ہیں پوشیدہ اصحاب کمال
ہر جگہ تابندگی اچھی نہیں

بر محل تابندگی ہے بندگی
بے محل تابندگی اچھی نہیں

نفس ودل کچھ پاک کرلیجئے غلامؔ
گندگی ہی گندگی اچھی نہیں

تبلیغ

عالم غیب سے ہوتا ہے یہ کار تبلیغ
جھوم جاتے ہیں ملک سن کے ستار تبلیغ

اپنی نظروں میں کوئی اور عمل رہ نہ سکا
واہ کیا بات ہے تجھ میں بھی نگار تبلیغ

رحمت حق اسے آغوش میں لے لیتی ہے
دوڑتا ہے طرف حق جو سوار تبلیغ

کونپلیں پھوٹ پڑیں پات ہلے پھول کھلے
دیکھنا ہو تو چلو ساتھ بہار تبلیغ

خدمت خلق کے انداز بہت سے دیکھے
سب سے اونچا جسے پایا وہ ہے کار تبلیغ

کام کا وقت ہے یہ اور یہی وقت کا کام
اپنے اوقات ہوں سارے ہی نثار تبلیغ

سینکڑوں بندوں سے دوزخ کا دھوں دور ہوا
گھس گیا راہ کے چلتوں میں غبار تبلیغ

یوں تو ہیں دوست اس عالم مین ہزاروں لیکن
بے غرض مخلص وپر درد ہے یار تبلیغ

کام کی وسعت وگہرائی یہ اللہ اللہ
صوفیا اور ہیں وزراء بھی شکار تبلیغ

راز اک خاص غلامؔ اسمیں نظر آتا ہے
عرش اعظم کو ہلاتا ہے یہ تار تبلیغ

سلام از غلام

بہ حضور مرشد عالی مقام

السلام ائے مرشد عالی مقام
السلام ائے مرد حق نور تمام
السلام ائے کاشف سر ظہور
السلام ائے صاحب اسرار نور
السلام ائے عارف ذات بحت
السلام ائے آنکہ بینی بے جہت
کاشف سر معیت السلام
حامل رمز رسالت السلام
السلام ائے پیشوائے عارفاں
السلام ائے قلب وجان عاشقاں
قدوۂ اصحاب تحقیق السلام
زبدۂ ارباب تدقیق السلام
اصطلاح صوفیا بر داشتی
عقل وعشق وعلم وکشف یک ساختی

از زبانت چوں شنید اسرار رب
فلسفی تہ کرو زانوے ادب

عالمان وقت پیش تو فقیر
اغنیائے دہر نزد تو حقیر

خلق حق روشن چنیں مرساختی
خلق وحق آمد پدید از یک دلی

زندگی من زتوشد بندگی
بندگی ہم یافتہ تابندگی

درمسائل ہم مرا تسکین شد
در مقام علم ہم تمکین شد

ہم رموزوہم حقائق یافتم
ہم معارف ہم دقائق یافتم

باد رحمت ہائے حق بر تو مدام
ہم تجلی ہائے ذاتی صبح و شام

شاد باش اے قبلۂ من شاد باش
با تجلی ہائے حق آباد باش

انتظار وصل دارم صبح وشام
ناظما گاہے توجہ بر غلام

سلام از غلام

پیش فلسفی اسلام ڈاکٹر میر ولی الدینؒ

پروفیسر فلسفہ جامعہ عثمانیہ

السلام اۓ ناشر سر ظہور — السلام اۓ واقف اسرار نور

السلام اۓ نقشبند خلق وحق — فاش کردی چوں وچند خلق وحق

باد رحمت بر تو اۓ داناۓ راز — آشکارا شد زتو ناز ونیاز

من شریک عشق بودم اے فقیر — باتو برحسن وجمال بے نظیر

بعد من در بحر عشق افتادہ — بعد من دست ودل خود دادہ

اے چہ خوش بختی کہ پیش من روی — پیش من ایشاں کہ غوطہ زن روی

رفتہ رفتہ منزل خود یافتی — منزل خود ہاں دل خود یافتی

شد ترا سر معیت آشکار — نقد دم شد ہم ترا دیدار یار

زندہ باش اے صاحب عقل سلیم — بر مقام زندگی ہستی مقیم

آں حضوری پیش مرد کاملے — بالیقیں شد زندگی را حاصلے

فلسفی بودی شدی اکنوں حکیم — باداین ہجرت مبارک اے علیم

آمد اقبال وپیام عشق داد — مرشدم آمد مقام عشق داد

گر قبول افتد سلامے از غلامؔ

گاہے گاہے کن دعائش والسلام

آ گیا

جوہری بم گرا عالم کفر پر ، عالم شرک میں زلزلہ پڑ گیا
دہریت شیطنت تھرتھرانے لگی، جب جہاں میں خدا کا پیام آ گیا
پیاسی روحوں پہ رحمت برسنے لگی، دل میں ایماں کے چشمے ابلنے لگے
ساری انسانیت میں بہار آ گئی، جب جہاں میں رسالت کا کام آ گیا
روح میں بجلیاں کوندنے لگ گئیں، دل تڑپنے اچھلنے مچلنے لگا
آنکھ میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، جب زباں پر محمد کا نام آ گیا
کھل گئی اب معیشت کی دل کی کلی، اور سیاست کو معراج ہو ہی گئی
سارے عالم میں روحانیت جاگ اٹھی، جب جہاں میں یہ دینی نظام آ گیا
عبدیت نور مطلق میں ڈوبی گئی ، خاکیوں پر مکمل نکھار آ گیا
آدمی عرش پر جا کر آ ہی گیا، زندگی میں اک ایسا مقام آ گیا
جس گھڑی زندگی بندگی بن گئی ، اس گھڑی زندگی کو ملی زندگی
جس گھڑی موت پر موت آ ہی گئی ، زندگی میں بھی اپنی دوام آ گیا

عالم عشق آنسو بہانے لگا ، عالم عقل بھی مسکرانے لگا
عالم شعروفن گنگنانے لگا، ہاتھ میں جب کلام غلامؔ آ گیا

چاہتا ہوں

تجلی میں تجلی چاہتا ہوں
دماغ و دل مصفیٰ چاہتا ہوں
مبارک وسعت علمی مبارک
سمندر اور گہرا چاہتا ہوں
معاذاللہ زطبع کور ذوقی
طبیعت بھی معلیٰ چاہتا ہوں
لطیفے اور نکتے بر محل ہوں
ہو جامع علم ایسا چاہتا ہوں
حقیقی علم بھی ہو حال بھی ہو
وہی نفس مزکی چاہتا ہوں
زباں پر پاک تر الفاظ حق ہوں
دل واقف زمعنیٰ چاہتا ہوں
محبت ہو محبت ہی محبت
دلوں کا بول بالا چاہتا ہون
غلامؔ اب تو ہو تکمیل غلامی
نظر بستہ بہ آقا چاہتا ہوں

تمنائے غلام

تخیل بے تعلیٰ چاہتا ہوں تفکر کا مصلیٰ چاہتا ہوں
شعور لا و الا چاہتا ہوں تجلی میں تجلی چاہتا ہوں
دماغ ودل مصفےٰ چاہتا ہوں

مبارک نسبت علمی مبارک مبارک برکت علمی مبارک
مبارک رفعت علمی مبارک مبارک وسعت علمی مبارک
سمندر اور گہرا چاہتا ہوں

عبادت کا تقاضا ہے بلندی مقام بندگی کب ہے یہ پستی
میں فرشی ہوں مری پرواز عرشی معاذ اللہ زطبع کور ذوقی
طبیعت بھی معلیٰ چاہتا ہوں

تکلم کے سلیقے بر محل ہوں تعلم کے طریقے بر محل ہوں
مؤثر جملے بر محل ہوں لطیفے اور نکتے بر محل ہوں
ہو جامع علم ایسا چاہتا ہوں

کبھی میری خاموشی قال بھی ہو　　بیاں ہی کیا مبلغ چال بھی ہو
بیاں تلوار سیرت ڈھال بھی ہو　　حقیقی علم بھی ہو حال بھی ہو
وہی نفس مزکیٰ چاہتا ہوں

مرے دل میں مضامین ادق ہوں　　فصاحت کے بیانوں میں سبق ہوں
کتاب حال کے تاباں ورق ہوں　　زباں پر پاک تر الفاظ حق ہوں
دل واقف زمعنیٰ چاہتا ہوں

الوہیت سے نسبت ہو فضیلت　　نظر آجائے فیضان رسالت
اطاعت ہو اطاعت ہی اطاعت　　محبت ہو محبت ہی محبت
دلوں کا بول بالا چاہتا ہوں

بیان پیر تفصیل غلامی　　برائے درد تحصیل غلامی
کمر بستہ یہ تعمیل غلامی　　غلام اب تو ہو تکمیل غلامی
نظر بستہ بہ آقا چاہتا ہوں

بنالیا کیجئے

نظر نظر کو پیالہ بنالیا کیجئے
شجر شجر سے حقیقت ڈبولیا کیجئے
تڑپ تڑپ کے رموز الوہیت کہئے
سنبھل سنبھل کے رسالت بیان کیا کیجئے
لپٹ لپٹ کے غریبوں سے مدعا کیجئے
گلی گلی میں یہ دولت لٹا دیا کیجئے
جھجک جھجک کے رہیں جو الگ الگ ان کے
گلے گلے کو گلے سے لگا لیا کیجئے
خوشی خوشی میں بھی دل کو لگا لگا رکھئے
ہنسی ہنسی میں بھی آنسو بہالیا کیجئے
قدم قدم پہ محبت کے گیت گا گا کر
بشر بشر سے خودی کو اڑالیا کیجئے

خبر خبر کیلئے اپنے یار کے گھر کی
کسی غلامؔ کو اپنا بنالیا کیجئے

آدمی

خود کو پانا ہے کمال آدمی
خود میں گم ہونا وصال آدمی

حق نہیں ہے حق نہیں ہے حق نہیں
خود بھی حق ہو کیا مجال آدمی

کچھ نہیں ہے کچھ نہیں ہے کچھ نہیں
خود بھی کچھ ہے ہے خیال آدمی

آدمی بن آدمی بن آدمی
آدمیت ہے جمال آدمی

آدمیت آدمی میں گر نہ ہو
آدمی ہی ہے وبال آدمی

سب اسی میں گم ہیں وہ سب پر محیط
ہے یہی اصل جلال آدمی

سچ ہے مولیٰ کی نہیں کوئی مثال
اور اگر ہے ہے مثال آدمی

حق نہیں بے حق نہیں حضرت غلامؔ
مثل آئینہ ہے حال آدمی

تضمین آدمی

جاننا خود کو نوال آدمی　　ماننا خود کو مآل آدمی
خود کو کھونا ہے زوال آدمی　　خود کو پانا ہے کمال آدمی
خود میں گم ہونا ہے وصال آدمی

آسماں اس کا ہے نے اسکی زمیں　　فی الحقیقت یہ مکاں ہے نے مکیں
فقر کے عالم میں حق کا ہے امیں　　حق نہیں ہے حق نہیں ہے حق نہیں
خود بھی حق ہو کیا مجال آدمی

درمیان اول وآخر کہیں　　ہے میان ظاہر وباطن نشیں
جلوہ حسن ازل سے ہے حسیں　　کچھ نہیں ہے کچھ نہیں ہے کچھ نہیں
خود بھی کچھ ہے ہے خیال آدمی

آدمیت کا تقاضا آگہی　　آدمیت کشف اسرار خودی
آدمی شرح رموز بے خودی　　آدمی بن آدمی بن آدمی
آدمیت ہے جمال آدمی

آدمیت کا سبق ازبر نہ ہو　　خلق کا کردار میں جوہر نہ ہو
عدل اور احسان کا خوگر نہ ہو　　آدمیت آدمی میں گر نہ ہو
آدمی ہی ہے وبال آدمی

بحر وبر افلاک وکواکب پر محیط　　عرش اس رفرف سے مرکب پر محیط
عبدہ ہے عالم رب پر محیط　　سب ہی اس میں گم ہیں وہ سب پر محیط
ہے یہی اصل جلال آدمی

ظلمتوں سے کفر کی خود کو نکال　　قلب کو ایمان کے سانچے میں ڈھال
کہہ دکھا کر پیروی کا پھر کمال　　سچ ہے مولیٰ کی نہیں کوئی مثال
اور اگر ہے ہے مثال آدمی

آدمی ہے کلمۂ حق لاکلام　　آدمیت آدمی کا احترام
درد دیتے ہیں یہی صوفی پیام　　حق نہیں بے حق نہیں حضرت غلام
مثل آئینہ ہے حال آدمی

گم

خالق ومخلوق میں انسان گم
پھر اسی انسان میں رحمٰن گم
گم نہیں وہ گم نہیں وہ گم نہیں
گر نہ ہو انسان کا عرفان گم
گم نہیں تو گم نہیں تو گم نہیں
در حقیقت ہے تیرا وجدان گم
گم ہواجا گم ہوا جا گم ہوا
نفس گم ہو قلب گم ہو جان گم
گم کا گم ہونا یہی معراج ہے
ہے یہاں انسان کی پہچان گم
غیب ظاہر ہو چلا ادراک سے
شکر ہونے لگا ایمان گم
سارا عالم ہے نہاں قرآن میں
حضرت انسان میں قرآن گم
ہوکے گم پھر گم کو گم کیجئے غلامؔ
بس اسی میں اپکی ہے شان گم

یافت و شہود

معرفت میں جسم گم ہے جان گم ہو گئے ہیں خلق کے اوسان گم
عین میں ثابت ہیں کل اعیان گم خالق و مخلوق میں انسان گم
پھر اسی انسان میں رحمٰن گم

عبد ہے جو مالک کل کا امیں جس کی خاطر ہیں یہ افلاک و زمیں
ہے وہی محبوب رب العالمیں گم نہیں وہ گم نہیں وہ گم نہیں
گر نہ ہو انسان کا عرفان گم

امتی رحمۃ اللعالمیں ہے مصلّٰی تیرا کل روئے زمیں
تیرا جلوہ ہے سر عرش بریں گم نہیں تو گم نہیں تو گم نہیں
درحقیقت ہے تیرا وجدان گم

درمیان اول و آخر رہا اور میان ظاہر و باطن رہا
ہے جہاں خود کو وہیں معلوم پا گم ہوا جا گم ہوا جا گم ہوا
نفس گم ہو قلب گم ہو جان گم

خیر امت کا جہاں میں راج ہے　　انتم الاعلون سر پر تاج ہے
گم اگر حق میں نہ ہوتا راج ہے　　گم کا گم ہونا یہی معراج ہے
ہے یہاں انسان کی پہچان گم

جلوہ گر ہے مہر مشت خاک سے　　ربط ہے اس کا خدائے پاک سے
ہے میری پرواز پرے افلاک سے　　غیب ظاہر ہو چلا ادراک سے
شکر ہے ہونے لگا ایمان گم

نحن اقرب کی صدا ہے کان میں　　جلوہ گر ہے دیکھ لے، ھو، جان میں
وسعتیں ہیں بیکراں عرفان میں　　سارا عالم ہے نہاں قرآن میں
حضرت انسان میں قرآن گم

ان میں گم ہونے کا پہنچا ہے پیام　　کر دیا میکش نے خالی مئے سے جام
ہو رہا ہے دردؔ گم لیجئے سلام　　ہو کے گم پھر گم کو گم کیجئے غلام
بس اسی میں آپ کی ہے شان گم

تصحیح نیت

جو کام بھی کرو وہ برائے خدا کرو
نیت ہر ایک کام میں قرب و رضا کرو

کھاتے ہوئے شعور میں رزاقیت رہے
کرتے ہوئے نظارۂ ساقی پیا کرو

سو جاؤ لیکے جلوۂ اسم ممیت کو
محی کے ذات پاک کے صدقے اٹھا کرو

تخلیق کائنات کے اسرار جان کر
حق کی رضا کے واسطے شادی کیا کرو

پہنو تو اس لئے کہ پہننے کا حکم ہے
اور ساتھ ساتھ دید نوازش کیا کرو

دائیں سے دو تو ہاتھ کو بائیں خبر نہ ہو
دینا ہو گر کسی کو تو ایسے دیا کرو

للّٰہیت خلوص و محبت سے کام ہو
نام و نمود سمعہ ریا سے بچا کرو

ایسے جیو کہ تم پہ فرشتے پڑھیں درود
اللہ بھی درود پڑھے یوں مرا کرو

اللہ کے واسطے ہی کسی کے بنو غلام
مخدوم بھی خدا کے لئے ہی بنا کرو

چلا جا

خدا کو بصیرت سے پاتا چلا جا — محمد کو آنکھوں میں لاتا چلا جا
ھو اللہ کے نعرے لگاتا چلا جا — انا اللہ کے اسرار پاتا چلا جا
شریعت کی باتیں بتاتا چلا جا — طریقت کی گھاتیں سکھاتا چلا جا
حقائق کے دریا بہاتا چلا جا — معارف میں غوطے لگاتا چلا جا
بہا انس والفت کے دریا بہادے — گلے دشمنوں سے لگاتا چلا جا
پہاڑوں سے ٹکرا سمندر میں لہرا — چلا جا جنوں آزماتا چلا جا
اگر تجھ کو دیوانہ کہدے یہ دنیا — پلٹ دیکھ پھر مسکراتا چلا جا
سنے یا نہیں کوئی مانے نہ مانے — تو اپنی کہانی سناتا چلا جا
کسی کو نظر میں جماتا چلا جا — کسی کی نظر میں سماتا چلا جا
جب اپنا کسی کو بنانے کی سوجھے — چلا جا وہاں گنگناتا چلا جا

بنے جا بنے جا بنے جا بنے جا
بنے جا غلام اور بناتا چلا جا

سہہ رہا ہوں میں

آپ کی چاہ کی دلیل ہے یہ
آپ کو آپ کہہ رہا ہوں میں

آپ کے عشق میں کبھی دوراں
مثل خورشید ومہ رہا ہوں میں

علم وعرفاں کے موتیوں کیلئے
بن کے دریا کی تہہ رہا ہوں میں

مان کر آپ کو رحیم وکریم
زندگی پوری سہہ رہا ہوں میں

معجزہ نسبت وتعلق کا
ہوں غلام اور شہہ رہاہوں میں

(تضمین سہہ رہا ہوں میں)

دل آگاہ کی دلیل ہے یہ　　واقف راہ کی دلیل ہے یہ
قل ھو اللہ کی دلیل ہے یہ　　آپ کی چاہ کی دلیل ہے یہ
آپ کو آپ کہہ رہا ہوں میں

آپ ہی کیلئے رواں دواں　　دست وصحرا میں ہوں میں سرگرداں
آپ کا جویا آپ کا خواہاں　　آپ کے عشق میں کبھی دوراں
مثل خورشید ومہہ رہا ہوں میں

راز پنہاں کے موتیوں کیلئے　　سر انساں کی موتیوں کیلئے
رب کے رحمٰن کے موتیوں کیلئے　　علم وعرفان کے موتیوں کیلئے
بن کے دریا کی تہہ رہا ہوں میں

میرے رب آپ ہیں سلام وسلیم　　آپ کے نام ہیں نصیر ونعیم
جان کر آپ کو غفور وحلیم　　مان کر آپ کو رحیم وکریم
زندگی پوری سہہ رہا ہوں میں

عبد بن کر ہوا ہوں میں پیدا　　اپنے معبود پر رہا ہوں میں شیدا
دردؔ نے دل میں بڑھ کر فاش کیا　　معجزہ نسبت وتعلق کا
ہوں غلامؔ اور شہہ رہا ہوں میں

نسبت ایسی ہوتی ہے

نصیحت اسکو کہتے ہیں نصیحت ایسی ہوتی ہے

ودیعت اسکو کہتے ہیں ودیعت ایسی ہوتی ہے

رسول اللہ کی گودی میں پلنا دودھ پی پی کر

شریعت اسکو کہتے ہیں شریعت ایسی ہوتی ہے

رسول اللہ کے جھولے میں جھلنا لوریاں سننا

طریقت اسکو کہتے ہیں طریقت ایسی ہوتی ہے

پکڑ کر ہاتھ میں مولیٰ کی انگلی ۔۔ساتھ ہو جانا

حقیقت اسکو کہتے ہیں حقیقت ایسی ہوتی ہے

انہیں کی چال چلنا انکے جیسی بات خود کرنا

ولایت اسکو کہتے ہیں ولایت ایسی ہوتی ہے

انہیں کا مال لینا محافظ انکے بن جانا

امانت اسکو کہتے ہیں امانت ایسی ہوتی ہے

اجازت ان سے لیکر بھائیوں کی تربیت کرنا

خلافت اسکو کہتے ہیں خلافت ایسی ہوتی ہے

کمر باندھے ہوئے انکے اشارے تاکتے رہنا

عبادت اسکو کہتے ہیں عبادت ایسی ہوتی ہے

انہیں کو دل میں آنکھوں میں ہمیشہ کو بٹھا لینا

محبت اسکو کہتے ہیں محبت ایسی ہوتی ہے

بفضل حق غلام اسرار نسبت سامنے آئے

کہ نسبت جسکو کہتے ہیں وہ نسبت ایسی ہوتی ہے

دعائے غلام

مجھے علم وحکمت سے آباد کردے
مرے جہل وظلمت کو برباد کردے

خودی میری دشمن بنی ہے خدایا
خودی کو مٹا کر مجھے شاد کردے

شمال اور مشرق جنوب اور مغرب
مجھے ہر جہت سے تو آزاد کردے

تیرے ہاتھ میں ہے مرا دل الٰہی
مرے وسوسوں کی جگہ یاد کردے

سبق پھر محبت کا تازہ کریں گے
تو شیریں بن اور مجھکو فرہاد کردے

کیا منکشف تو نے سر معیت
مگر دور اب وہم والحاد کردے

غلام محمد کو ضد آگئی ہے
عطا آج کچھ اسکو جواد کردے

معیاری دعا

کرم در ستم کوئی ایجاد کردے
نمایاں تماشائے اضداد کردے
رہا رکھ کے پنجرے میں صیاد کردے
مجھے علم وحکمت سے آباد کردے
مرے جہل وظلمت کو برباد کردے

بدی خوئے میں پن بنی ہے خدایا
خودی ہی تو الجھن بنی ہے خدایا
عدم ہے مگر من بنی ہے خدایا
خودی میری دشمن بنی ہے خدایا
خودی کو مٹا کر مجھے شاد کردے

خدایا بنا اپنا محبوب کاسب
گرفتار دنیا نہ بے فیض راہب
نہ گم فوق میں رکھ نہ در تحت غائب
شمال اور مشرق جنوب اور مغرب
مجھے ہر جہت سے تو آزاد کردے

ترا آب مجھ میں تری گل الٰہی
تری باد وآتش ہے حاصل الٰہی
وساوس کی سینے پہ ہے سل الٰہی
ترے ہاتھ میں ہے مرا دل الٰہی
مرے وسوسوں کی جگہ یاد کردے

تقاضا شریعت کا تازہ کریں گے　　تلازم طریقت کا تازہ کریں گے
تیقن حقیقت کا تازہ کریں گے　　سبق پھر محبت کا تازہ کریں گے
تو شیریں بن اور مجھکو فرہاد کردے

ترے فضل سے مل گئی صالحیت　　کرم ہے ترا تو نے بخشی شہادت
نوازش خصوصی رموز صداقت　　کیا منکشف تو نے سر معیت
مگر دور اب وہم والحاد کردے

خدا کی محمد کی نسبت ملی ہے　　عبادت اطاعت ہی اب زندگی ہے
دعا عالم ناز میں دردؔ کی ہے　　غلام محمد کو ضد آگئی ہے
عطا آج کچھ اسکو جواد کردے

حج کی دولت مبارک

مبارک تمہیں دین ونعمت مبارک
مبارک تمہیں حج کی دولت مبارک
مبارک ہو زندہ ہوا اک فریضہ
ہو امر خدا کی اطاعت مبارک
مبارک ہو اپنے وطن سے نکلنا
مبارک خلیلی یہ سنت مبارک
سمندر کی موجیں ہوا کے تھپیڑے
اور اس میں خدا کی عبادت مبارک
مبارک ہو احرام کا باندھ لینا
خدا کا جنوں ومحبت مبارک
مبارک ہو مولیٰ کا گھر دیکھ لینا
مکاں سے مکیں کی ہو قربت مبارک
مبارک تمہیں لاالٰہ کا جلوہ
ملی ہے جو کلمہ کی عظمت مبارک

مبارک ہو کعبہ کے اطراف پھرنا
مکاں کے مکیں کی محبت مبارک
مبارک تمہیں دست بوسی خدا کی
مبارک ہو احیاء سنت مبارک
مبارک ہو مزدلفہ عرفات سب ہی
ملی مغفرت کی بشارت مبارک
ہوئے ایسے جیسے کے پیدا ہوئے تھے
مبارک مکرر ولادت مبارک
مبارک ہو قربانیاں مال وجاں کی
مبارک رسولوں کی سنت مبارک
مبارک ہو انچاس کنکریوں کی ضربیں
مبارک ہو شیطاں پہ لعنت مبارک
مبارک مبارک تمہیں آب زمزم
چھٹی جسم وجاں سے کثافت مبارک
دعا ہے مقبول ہو آپ کا حج
مبارک ہو حق کی عنایت مبارک

غلامؔ اپنا تن من ہو گم نور حق میں
مبارک ہو حج کی حقیقت مبارک

حفظ قرآن مبارک

مبارک تمہیں حفظ قرآن مبارک
مبارک تمہیں دین وایماں مبارک

پڑھیں ایک آیت چڑھیں ایک درجہ
مبارک تمہیں خلد ذیشاں مبارک

مبارک ہو ہر حرف پر نیکیاں دس
مبارک عنایت رحمٰن مبارک

ہے اک اونٹ سے بھی زیادہ اک آیت
مبارک حیات درخشاں مبارک

جلائے نہ حافظ کو نار جہنم
مبارک ہو مولیٰ کا احساں مبارک

ذرا دیکھ سینے میں کیا آگیا ہے
مبارک مقام مسلماں مبارک

عطا تاج حافظ کے ماں باپ کو ہو
مبارک ہو مہر درخشاں مبارک

شفاعت سے چودہ کو جنت میں لیگا
قبیلہ کو اک ایسا انساں مبارک

ہیں قرآن والے ہی اللہ والے
مبارک ہو یہ قرب واحساں مبارک

عمل جان علم علم جان عمل ہے
یہ علم واعمال قرآں مبارک

بنے آج یوسف بھی استاذ حافظ
مبارک ہو مقام بزرگاں مبارک

شریک غم مندڑی کے مسلماں
مبارک تمہیں فیض قرآں مبارک

غلام محمدؐ محمدؐ کا صدقہ
تری مغفرت کے یہ ساماں مبارک

علم قرآں مبارک

مبارک تمہیں علم قرآں مبارک
مبارک تمہیں فیض رحمٰن مبارک

مبارک ہو فیض العلوم آپ کا یہ
ہو کوتہ کوٹہ درخشاں مبارک

مسلماں پہ ہے فرض تعلیم دینی
یہ تعلیم دینی کا ساماں مبارک

مسلماں کے بچے خدا کے سپاہی
ہے فیض العلوم اسکا میداں مبارک

یہ امت کے بچے امانت نبی کی
ہوا کتہ کوٹہ نگہباں مبارک

اتباع شریعت ہے عین ولایت
حقیقی ولایت کا اعلاں مبارک

مدارس میں مضمر ہے قوموں کی عظمت
مرے بھائیوں کو یہ وجداں مبارک

بنیں بیٹیاں خادمہ فاطمہ کی
ہو بہنوں کو یہ سوز پنہاں مبارک

حدیث اور قرآں فقہ اور احساں
یہ بنیاد اسلام وایماں مبارک

یہ سچ ہے غلامؔ آپ کچھ بھی نہیں ہے
مگر بستیوں کا یہ فیضاں مبارک

اولیاءاللہ

علم سنت ہے صداقت اولیا اللہ کی
طاعت حق ہے شہادت اولیا اللہ کی
جانتے ہیں ہم حقیقت اولیا اللہ کی
صحبت مولیٰ ہے صحبت اولیا اللہ کی
آن لاخوف علیھم شان ہے لایحزنون
اللہ اللہ شان وعظمت اولیا اللہ کی
اولیا اللہ سمجھو اولیا اللہ کو
بس یہی ہے قدر وعزت اولیا اللہ کی
اولیا اللہ غیر اللہ ہیں اللہ نہیں
ہے الوہیت امانت اولیا اللہ کی
کفروبدعت شرک وغفلت سے نکالے خلق کو
ہے یہی اعلیٰ کرامت اولیا اللہ کی
فیض وبرکت ان سے ہر حالت میں ہوحاصل مگر
بے دلالت استعانت اولیا اللہ کی

اصل ایصال وتوسل بے شبہ جائز مگر
بے سند ہے نذر ومنت اولیا اللہ کی

اولیا اللہ کو ہوتا اگر سب اختیار
سب کو مل جاتی ولایت اولیا اللہ کی

بے شریعت خرق عادت استدراج ہے
باشریعت ہے کرامت اولیا اللہ کی

بے شریعت کشف پر ہوتا ہے کفش اولیا
جان ہے قرآن وسنت اولیا اللہ کی

سوز حال وساز قال اولیا اللہ ہے
حال مال وقال دولت اولیا اللہ کی

ان کے دل کا سوز لو ان کی زباں کا ساز لو
ہے یہی تو اصل برکت اولیا اللہ کی

اولیا اللہ عبد اللہ ہیں اللہ نہیں
عبدیت ہی ہے نہایت اولیا اللہ کی

میری جان ومال قرباں اولیا اللہ پر
میرا مسلک ہے محبت اولیا اللہ کی

فضل حق فیض نبیؐ ہے برکت ناظم غلامؔ
آپ کو حاصل ہے نسبت اولیا اللہ کی

حقائق عبد و رب

سبحان اللہ سبحان اللہ　　الحمد للہ الحمد للہ
صورت ہے بندہ سبحان اللہ　　ہستی ہیں مولیٰ الحمد للہ
ہے جسم بندہ سبحان اللہ　　بے جسم مولیٰ الحمد للہ
محدود بندہ سبحان اللہ　　بے حد ہیں مولیٰ الحمد للہ
مملوک بندہ سبحان اللہ　　مالک ہیں مولیٰ الحمد للہ
محکوم بندہ سبحان اللہ　　حاکم ہیں مولیٰ الحمد للہ
مربوب بندہ سبحان اللہ　　اور رب ہیں مولیٰ الحمد للہ
عابد ہے بندہ سبحان اللہ　　معبود مولیٰ الحمد للہ
معلوم بندہ سبحان اللہ　　مولیٰ الٰہ الحمد للہ
کاسب ہے بندہ سبحان اللہ　　خالق ہیں مولیٰ الحمد للہ
گونگا ہے بندہ سبحان اللہ　　گویا ہے مولیٰ الحمد للہ
اندھا ہے بندہ سبحان اللہ　　بینا ہیں مولیٰ الحمد للہ
بہرہ ہے بندہ سبحان اللہ　　شنوا ہیں مولیٰ الحمد للہ
عاجز ہے بندہ سبحان اللہ　　مختار مولیٰ الحمد للہ
مضطر ہے بندہ سبحان اللہ　　قادر ہیں مولیٰ الحمد للہ
جاہل ہے بندہ سبحان اللہ　　عالم ہیں مولیٰ الحمد للہ
میت ہے بندہ سبحان اللہ　　زندہ ہیں مولیٰ الحمد للہ
معدوم بندہ سبحان اللہ　　موجود مولیٰ الحمد للہ
معقول بندہ سبحان اللہ　　مشہود مولیٰ الحمد للہ

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر حق کی رحمت ہے
لیلۃ القدر ایک نعمت ہے
ماہ سے ایک ہزار ہے بہتر
لیلۃ القدر حق کی قدرت ہے
لیلۃ القدر میں ملا قرآں
زندگی جس سے اب عبادت ہے
جبرئیل و ملائکہ آئے
لیلۃ القدر کی یہ شوکت ہے
خود خدائے جہاں ہے جلوہ فگن
لیلۃ القدر کی یہ عظمت ہے
مسجدیں ہیں بھری جدھر دیکھو
لیلۃ القدر کی یہ برکت ہے
عیش و آرام چھوڑ سب آئے
لیلۃ القدر کی یہ اُلفت ہے
جو عبادت بھی ہو سکے کرلو
لیلۃ القدر بس غنیمت ہے
لیلۃ القدر میں غلام ہے
واہ کیا خوب اپنی قسمت ہے

شکرانہ

احسان کیا آپ نے انسان بنایا
احسان کیااور مسلمان بنایا
احسان کیا صاحب ایمان بنایا
احسان کیا حامل قرآن بنایا

احسان ہی احسان ہی احسان الٰہی
ہم آپ کے احسان پہ قربان الٰہی

احسان کیا دین کی دولت سے نوازا
احسان کیا قرب کی نعمت سے نواز ا
احسان کیا اپنی محبت سے نوازا
احسان کیا دانش وحکمت سے نوازا

احسان ہی احسان ہی احسان الٰہی
ہم آپ کے احسان پہ قربان الٰہی

شب برات

رحمٰن اور رحیم سے آئی شب برات
غفار اور غفور کو لائی شب برات

سیلاب مغفرت لئے آگئی ہے وہ
بندوں کے سب گناہ بہائی شب برات

موت وحیات صحت وروزی کا فیصلہ
مخلوق کو خدا کی سنائی شب برات

بکروں کا ہے حساب نہ بالوں کا ہے شمار
تعداد مغفرت کی بتائی شب برات

کافور کیوں نہ ظلمت وعصیان خلق ہو
دریائے نور میں ہے نہائی شب برات

اللہ کو تلاش ہے بندوں کی آج رات
چن چن کے ان کا کام بنائی شب برات

نیکوں کے دل میں نور محبت ابل پڑے
ہم عاصیوں کو خوب رلائی شب برات

بندوں کو کھینچ کھینچ کے رحمت لپٹ گئی
بندہ نوازیوں کو دکھائی شب برات

بستر کو عائشہ کے چلے چھوڑ کر رسول
رحمت رسول کی بھی دکھائی شب برات
صد حیف اس پہ آج جو محروم ہوگیا
کچھ فاسقوں کے نام گنائی شب برات
تنہائیوں میں جا کے مزاروں پہ رویئے
ایصال کا طریق سکھائی شب برات
شکر خدا کہ اس نے بنائی شب برات
شکر رسول ہے کہ دکھائی شب برات
قرآن بھی نماز بھی ذکر ودرود بھی
ان سب پہ اپنا رنگ چڑھائی شب برات
مغرب سے فجر ہے عطا اور سخا کی دھوم
اللہ کا خزانہ لٹائی شب برات
ترپن برس کی عمر میں آئی شب برات
سوتے قلم کو ہوش میں لائی شب برات
یہ فضل خاص کہ تیرہ سو نود میں
آکر شب برات ہی لائی شب برات
مسجد میں کوڑنگل کی منائی شب برات
کچھ دوستوں کو جوش میں لائی شب برات

سارے غلاؔم حاضر دربار ہوگئے
پروانہ مغفرت کا دلائی شب برات

رمضان المبارک

اللہ کا احسان ہیں رمضان مبارک
لو حامل قرآن ہیں رمضان مبارک
ابواب کھلے جنت وافلاک کے سارے
رحمت کی نئی شان ہیں رمضان مبارک
دوزخ کا بھی در بند ہے شیطاں بھی مقید
یوں محسن انساں ہیں رمضان مبارک
اک فرض ادا ہوتے ہی ستر کا بدل ہے
جواد کی اک شان ہیں رمضان مبارک
پڑتے ہی نفل اسکو ملے فرض کا بدلہ
احسان ہی احسان ہیں رمضان مبارک
خاموشی ہے تسبیح تو سونا ہے عبادت
فیضان ہی فیضان ہیں رمضان مبارک
منہ میں ہے اگر بوتو وہ ہے مشک کی خوشبو
کیا فضل کا سامان ہیں رمضان مبارک
ارواح کی تطہیر بھی تنویر بھی ہوگی

اور صافی ابدان ہیں رمضان مبارک

روزہ فقط ان کیلئے خود ہی بدل ہیں

ہاں موصل سبحان ہیں رمضان مبارک

رحمت بھی غفران بھی چھٹکارہ بھی ہوگا

اس شان کے مہماں ہیں رمضان مبارک

اللہ جو خود بندوں کے اعمال کو پوچھیں

انجان ہی انجان ہیں رمضان مبارک

ہوجائیں غلام آپ سے خوش آپ کے آقا

اس کام کا میدان ہیں رمضان مبارک

ہوا تو کیا

حسن و جمال یار پہ قرباں ہوا تو کیا
مجبور موت پر کوئی نازاں ہوا تو کیا

عاشق غم فراق میں گریاں ہوا تو کیا
ان کی بلا سے کوئی پریشاں ہوا تو کیا

انسانیت کو چھوڑ کے انساں ہوا تو کیا
ہندو ہوا تو کیا وہ مسلمان ہوا تو کیا

باطن اگر خراب ہو دنیا سراب ہو
ظاہر ترا مثال گلستاں ہوا تو کیا

شرمندگی خیال گنہ پر کمال ہے
کر کے گناہ کوئی پشیماں ہوا تو کیا

شاعر نہیں ہے جسکا نہ ہو شعر خود غلام
یوں محفلوں میں کوئی غزل خواں ہوا تو کیا

اک آن اسکا روئے منور نہ دکھ سکا
برسوں سے میرے دل میں وہ مہماں ہوا تو کیا

اپنے سے دور ہو کے اسے دیکھ ہی لیا
مجھ سے قریب ہو کے وہ پنہاں ہوا تو کیا

سورج کو وقت شام کوئی پوچھتا نہیں
ماضی اگر کسی کا درخشاں ہوا تو کیا

آئے ہیں میری قبر پہ وہ بہر فاتحہ
مرنے کے بعد درد کا درماں ہوا تو کیا

دنیا میں دشمنوں کے حوالے اگر کرے
قبر غلامؔ کا تو نگہباں ہوا تو کیا

یارب

بے وقوفوں کاراج ہے یارب
ہر طرف اک نراج ہے یا رب

ہے حکومت کی آرزو سب کو
تخت ہے اور نہ تاج ہے یارب

آدمی آدمی کو کھاتا ہے
سخت بھوکا سماج ہے یارب

مقصد زندگی بنا ہے کھیل
کام ہے اور نہ کاج ہے یارب

علم وعرفاں ہے اور نہ طاعت حق
صرف پیسوں کا حاج ہے یارب

حسب تصریح مخبر صادق
کل سے بہتر یہ آج ہے یارب

نام لیوا غلاؔم ہے تیرا
ہاتھ میں تیرے لاج ہے یارب

(ماحول حسب تصریح مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم)

آسماں پر مزاج ہے یارب
ظلمتوں کا سراج ہے یارب
مدعی خراج ہے یارب
بے وقوفوں کاراج ہے یارب
ہر طرف اک نراج ہے یا رب

کھا گئے ہائے رنگ وبو سب کو
غیر حق کی ہے جستجو سب کو
دی عہدوں نے آبرو سب کو
ہے حکومت کی آرزو سب کو
تخت ہے اور نہ تاج ہے یارب

آ دمی ظلم پر جب آ تا ہے
اس سے شیطان تھر تھراتا ہے
بھائی بھائی کا خوں بہاتا ہے
آدمی آدمی کو کھاتا ہے
سخت بھوکا سماج ہے یارب

لمبی فسق وفجور کی ہے ریل
لے چلی ہے مسافروں کو میل
کھیلنے جارہے ہیں ہوکر فیل
مقصد زندگی بنا ہے کھیل
کام ہے اور نہ کاج ہے یارب

آہ حج میں نہیں ہے حاجت حق　　گھر میں اللہ کے بھی فرقت حق
کیسے مل جائے ان کو قربت حق　　علم وعرفاں ہے اور نہ طاعت حق
صرف پیسوں کا حاج ہے یارب

رزق مہنگا ہے اۓ مرے رازق　　عام بیماریاں ہیں اۓ حاذق
عارضے ہیں نئے نئے لاحق　　حسب تصریح مخبر صادق
کل سے بہتر یہ آج ہے یارب

مئے بھی تیری ہے جام ہے تیرا　　میکدے میں نظام ہے تیرا
درد بھی تشنہ کام تیرا　　نام لیوا غلام ہے تیرا
ہاتھ میں تیرے لاج ہے یارب

نہ ہوجائے

درد دل درد سر نہ ہوجائے
دل لگی میں ضرر نہ ہوجائے

گفتگو معتبر نہ ہوجائے
دشمنوں کو خبر نہ ہوجائے

قیمتی ہے گہر سے اشک ان کا
کہیں گر کر گہر نہ ہوجائے

بے وفائی نہ جل اٹھے ان کی
آہ میری شرر نہ ہوجائے

کہیں دل سے نکل نہ جائیں وہ
کہیں ویران یہ گھر نہ ہوجائے

جس کو دیکھا کیا اسے گھائل
اس نظر کو نظر نہ ہوجائے

کہیں الٹیں نہ وہ نقاب اپنا
کہیں نادم قمر نہ ہوجائے

جلد چلئے کہ عشق کی منزل
دور سے دور تر نہ ہوجائے

بزم عشاق میں وہ آجائیں
آج محشر اگر نہ ہوجائے

ارتقا ہو رہا ہے دنیا میں
عاشقی بھی ہنر نہ ہوجائے

بد جو مطلق شراب ہو واعظ
وعظ کیوں بے اثر نہ ہوجائے

دل کے ارماں رہیں نہ دل ہی میں
عمر یوں ہی بسر نہ ہوجائے

کون ہے؟ کیا ہے؟ کس لئے ہے وہ
اس سے غافل بشر نہ ہوجائے

عالم روح سے تہی دامن
زندگی کا سفر نہ ہوجائے

نعرۂ ھو جو میں لگا بیٹھوں
سارا عالم صفر نہ ہوجائے

شعر پر شعر آرہے ہیں کیوں
ختم خون جگر نہ ہوجائے

رند بھی ہے غلام واعظ بھی
بزم زیر وزبر نہ ہوجائے

کچھ لوگ

گل بے بوئے چمن ہیں کچھ لوگ
ننگ اسلاف ووطن ہیں کچھ لوگ

دل بے درد لئے پھرتے ہیں
عاشق لفظ وسخن ہیں کچھ لوگ

عشق حق عشق نبی سے خالی
سطحی قلب وذہن ہیں کچھ لوگ

بے شبہ قرب ورضا سے محروم
کاغذی پھول رہن ہیں کچھ لوگ

لذت دید حق نہ شوق لقا
صرف اور صرف کفن ہیں کچھ لوگ

مسلک عاشقی ورندی میں
قابل دار ورسن ہیں کچھ لوگ

منکر فخر فقیری ہوکر
عاشق لحم وسمن ہیں کچھ لوگ

حفظ مولیٰ میں غلاؔم آجاؤ
باعث شر وفتن ہیں کچھ لوگ

کیا کہیے

علم ہے پاس ، نہ فن کیا کہیے
سب ہیں اصحاب سخن کیا کہیے

جب نہ ہو صبر ورضا وتسلیم
آفت ورنج ومحن کیا کہیے

علم وعرفاں میں ہے قحط الرجال
ہائے اب ملک دکن کیا کہیے

نہ ریاضت نہ اطاعت حق کی
سب کے سب قطب دکن کیا کہیے

جاہل سر معیت ہو کر
مبحث نور وبدن کیا کہیے

آدمی شرم و حیا سے خالی
لاش بیرون کفن کیا کہیے

نام تو آپ کا غلام ہوا
کام اور چال وچلن کیا کہیے

ماحول دکن

آہ امت کا چلن کیا کہئے　　منقلب ہے من وتن کیا کہئے
دل میں ہوئی ہے چبھن کیا کہئے　　علم ہے پاس نہ فن کیا کہئے
سب ہیں اصحاب سخن کیا کہئے

رہ گئی رسم کی صورت تعلیم　　نہ رہی فکر رسا اور تفہیم
کیوں نہ دم توڑ دے روح تنظیم　　جب نہ ہو صبر ورضا وتسلیم
آفت ورنج ومحن کیا کہئے

بدعمل ہو کے ہوئے روبہ زوال　　پھنسے دنیا میں گیا دیں کا خیال
عام لوگوں کے کہوں کیا احوال　　علم وعرفاں میں ہے قحط الرجال
ہائے اب ملک دکن کیا کہئے

آہ طالب نہیں ملت حق کی　　کیسے مل جائیگی قربت حق کی
ہو نہیں سکتی عبادت حق کی　　نہ ریاضت نہ اطاعت حق کی
سب کے سب قطب دکن کیا کہئے

حامل جہل وضلالت ہوکر تارک حکم شریعت ہو کر
عاری از علم حقیقت ہوکر جاہل سر معیت ہو کر
مبحث نور وبدن کیا کہیے

نفس اخلاص و وفا سے خالی قلب ہیں صدق وصفا سے خالی
قلب ہیں نور وجلا سے خالی آدمی شرم و حیا سے خالی
لاش بیرون کفن کیا کہیے

نام ہی کے لئے اسلام ہوا اور بد نام یہی نام ہوا
جاں میں درد تشنہ کام ہوا نام تو آپ کا غلام ہوا
کام اور چال وچلن کیا کہیے

تحدیث نعمت

روح اپنی معدن انوار ہے
قلب اپنا علم سے سر شار ہے
فضل حق سے قادری ہوں اس لئے
ہاتھ میں توحید کی تلوار ہے

شکر مولیٰ ہے کہ میں چشتی بھی ہوں
دل میں الفت اور زباں پر پیار ہے
اور بفضل رب سہروردی بھی ہوں
اس لئے دنیا سے دل بیزار ہے

نقشبندی ہوں بہ فیض مصطفےٰ
اس لئے سب سنتوں سے پیار ہے
ہوں کمالیہ بہ فیض اولیاء
آنکھ میں موجود کا دیدا ر ہے

اور حسینی اور حسنی بھی ہوں میں
دل مرا قرآن سے سر شار ہے

نسبتیں حاصل بہت سی ہیں غلآم
زندگی گلزار ہی گلزار ہے

تضمین تحدیث نعمت

جسم اپنا شارح آثار ہے
عقل اپنی کاشف اسرار ہے
عزم اپنا پیرو سرکار ہے
روح اپنی معدن انوار ہے
دل شراب علم سے سرشار ہے

سنتوں کا جوہری ہوں اس لئے
قید بدعت سے بری ہوں اس لئے
جنس نقد دم کھری ہوں اس لئے
فضل حق سے قادری ہوں اس لئے
ہاتھ میں توحید کی تلوار ہے

شائق انوار قرآنی بھی ہوں
عاشق فیضان خوش خلقی بھی ہوں
بزم میں رقت خیز میں مستی بھی ہوں
شکر مولیٰ ہے کہ میں چشتی بھی ہوں
دل میں الفت اور زباں پر پیار ہے

سر میں وصل رب کا ہے میرے جنوں
جوش زن رگ رگ میں فرقت سے ہے خوں
عالم کثرت میں رہ کر کیا کروں
اور بفضل رب سہروردی بھی ہوں
اس لئے دنیا سے دل بیزار ہے

جانتا ہوں پیروی کا مرتبہ   ہر نفس ہے سامنے راہ ھدیٰ
نقش ہر سنت کا دل پر ہے کھنچا   نقشبندی ہوں بہ فیض مصطفےٰ
اس لئے سب سنتوں سے پیار ہے

ظلمتوں سے پھر گیا سوئے ضیاء   کھا نہیں سکتا فریب ماسوا
پی رہا ہوں بادۂ صبر ورضا   ہوں کمالیہ بہ فیض اولیاء
آنکھ میں موجود کا دیدار ہے

پیر کی نسبت سے حسنی بھی ہوں میں   پیار ہے آقا سے مدنی بھی ہوں میں
سوئے قبلہ رخ ہے مکی بھی ہوں میں   اور حسینی اور حسنی بھی ہوں میں
دل مرا قرآن سے سرشار ہے

سر خمیدہ با ادب با احترام   محفل شاہا میں رہتا ہوں مدام
درد میرا بھی غلاموں میں ہے نام   نسبتیں حاصل بہت سی ہیں غلام
زندگی گلزار ہی گلزار ہے

عشق و عرفان

خود کو کھونا وصال ہے میرا
حق کو پانا کمال ہے میرا

میری جان میرا دل یہ سب ان کا
میرا میرا خیال ہے میرا

جاں بلب ہوگیا ہوں فرقت میں
اب تو جینا محال ہے میرا

تیرے حسن وجمال کا سایہ
اور کیا ہے جمال ہے میرا

ہے وہی ہست جبکہ ہستی میں
پھر تو ہونا محال ہے میرا

بحر عرفاں میں غوطہ زن ہونا
عارفو بس یہ حال ہے میرا

ہوں غلام آپ کا مرے مولٰی
آپ کو بھی خیال ہے میرا

تضمین عشق وعرفان

معرفت ہی مآل ہے میرا
میری غفلت زوال ہے میرا
میرا میں پن وبال ہے میرا
خود کو کھونا وصال ہے میرا
حق کو پانا کمال ہے میرا

ان کا فضل وکرم ظہور ان کا
میری نسبت سے بن گیا میرا
کیا بتاؤں میں ان کا ہے کیا کیا
میری جاں میرا دل یہ سب ان کا
میرا میرا خیال ہے میرا

حال یہ ہوگیا محبت میں
ہرنفس ہوں میں ذکروطاعت میں
زندگی ہے مری عبادت میں
جاں بلب ہوگیا ہوں فرقت میں
اب تو جینا محال ہے میرا

مانتا ہوں کہ ہوں میں بے مایہ
پاس میرے ہے تیرا سایہ
کون ہمسر ہے تیرا ہم پایہ
تیرے حسن وجمال کا سایہ
اور کیا ہے جمال ہے میرا

حق ہے آباد دل کی بستی میں　　محو ہر دم ہوں حق پرستی میں
ہوش اتنا تو ہے حب کی مستی میں　　ہے وہی ہست جبکہ ہستی میں
پھر تو ہونا محال ہے میرا

رقت قلب آنکھ کا رونا　　ان کو پانا ہے سب میرا کھونا
دل کی کھیتی میں یاد حق بونا　　بحر عرفاں میں غوطہ زن ہونا
عارفو بس یہ حال ہے میرا

آپ کامل گیا سلام آقا　　بسر وچشم ہر پیام لیا
درد بن کر دلوں کے کام آیا　　ہوں غلام آپ کا مرے مولیٰ
آپ کو بھی خیال ہے میرا

ہم

کون کہتا ہے کہ بیکار ہیں ہم
دوستو آئینۂ یار ہیں ہم
بازی عشق حقیقی میں دلا
کیا کہوں آلہ دلدار ہیں ہم
اپنے ہونے کا تماشہ دیکھو
ہو کے بارود علی النار ہیں ہم
زاہدو آپ رہیں مست ریاض
اور مست مئے دیدار ہیں ہم
ہے عجب انکے مئے وصل کا راز
ہو کے بیہوش بھی ہوشیار ہیں ہم
ان کا ہونا ہمیں بھایا اتنا
اپنے ہونے ہی سے بیزار ہیں ہم

کیا ملائک ہم کو سمجھیں گے غلام
صاحب معرفت دار ہیں ہم

ملا ہوں

جدا حق سے نہ میں حق سے ملا ہوں
کہ میزان حقیقت میں تلا ہوں
مرا ہونا نہ ہونا ہے برابر
کہ ہستی کے جہاں میں اک خلا ہوں
ملائک مرے ساجد ہیں ازل سے
ذرا مجھکو تو سمجھو کیا بلا ہوں
گناہوں پر بھی میرا ناز دیکھو
معافی ان سے لیکر ہی ٹلا ہوں
مجھے روکو نہ تم ائے زاہدو
کسی ساقی کے در پہ میں چلا ہوں
جہاں والو نہ چھیڑو مجھ کو ہرگز
کہیں میں ہا نہ کہدوں دل جلا ہوں

غلام حضرت ناظم ہوں دل سے
مرے مولیٰ برا ہوں یا بھلا ہوں

کون ہے!

فلسفی کی عقل حیراں ہے کہ یزداں کون ہے
ہے کوئی حیراں حقیقت میں یہ انساں کون ہے
پوچھتا ہے دہرئے تو مجھ سے کیا حق کی دلیل
خود نہیں تو پھر دلیل رب امکاں کون ہے
عشق کی منزل میں آ کر چھوڑ دے لاف نسب
اس صراط ھا وھو میں شیخ وافغاں کون ہے
عاشق ورند وقلندر عالم وزاہد فقیر
میں نہ سمجھا اب تک ان میں کامل ایماں کون ہے
ہے بہشتی کی نظر میں یار کا حسن وجمال
دوزخی اندھا یہ کہتا ہے کہ رحماں کون ہے
ان کی سلطانی کی مستی دیکھ کر حیران ہوں
خود ہیں سلطاں پوچھتے ہیں مجھ سے سلطاں کون ہے

سب سے بڑھ کر راز داں آقا کا ہوتا ہے غلام
کیا کہے مجبور ہے کہ عبد وسبحاں کون ہے

بہانہ ہوگیا

عشق مشہور زمانہ ہوگیا درد دل بھی جاودانہ ہوگیا
کیا کہوں میں ان کے تیر ناز کو ہائے صید دل نشانہ ہوگیا
ہو کسی کا تو بھی پھر آ پوچھنے میں کسی کا کیوں دیوانہ ہوگیا
پھیرتا ہوں میں بھی تسبیح حیات ہر نفس میرا بھی دانہ ہوگیا
مجھ میں وہ خود ہی سماجاتے مگر میرا ہونا ہی بہانہ ہوگیا
وہ کہے کیوں؟ میں کہا، ہاں، دوستو بات اتنی تھی فسانہ ہوگیا
ان سے میرا ربط اتنا بڑھ گیا دل میں آنکھوں میں ٹھکانہ ہوگیا
سن چکا ہوں راز اتنے کیا کہوں دل بھی گویا اک خزانہ ہوگیا
جب سے سمجھا ہوں محبت کے رموز میرا مشرب عاشقانہ ہوگیا

کہہ رہے ہیں دیکھ کر مستی مری
ہاں غلام اب تو سیانہ ہوگیا

عبادت ہے یہی

میں کسی کا عبد ہوں میری نہایت ہے یہی
پوجتا ہوں ایک کو میری کرامت ہے یہی
دیکھنا پانا خدا کو انفس وآفاق میں
میری عادت ہے یہی میری عبادت ہے یہی
لاکھ تاویلیں کرے کوئی خلافت کی مگر
مظہر مولیٰ ہوں میں میری خلافت ہے یہی
غیب دانی کو سمجھتے ہیں ولایت سب عوام
جانتا ہوں یار کو میری ولایت ہے یہی
ہے شہادت راہ مولیٰ میں کریں جاں کو نثار
میں ہی خود ہو جاؤں گم میری شہادت ہے یہی
بڑھ رہا ہوں توڑ کر قید زماں قید مکاں
میری ہمت ہے یہی میری شجاعت ہے یہی
سچ کہا حق نے کہ ظالم اور جاہل ہے غلام
غیر سے لاعلم ہوں میری جہالت ہے یہی
ڈھونڈتا اب کیوں پھروں بخت وسعادت کو غلامؔ
مل گئے ناظم مجھے میری سعادت ہے یہی

شعوراوصاف

جانتا ہوں راز مالک کی امانت ہے یہی ـ پیرو سرکار ہوں میری اطاعت ہے یہی
پیر سے پہنچی ہے جو مجھ تک روایت ہے یہی ـ میں کسی کا عبد ہوں میری نہایت ہے یہی
پوجتا ہوں ایک کو میری کرامت ہے یہی

فہم قرآں مل گئی مصداق کے اوراق میں ـ ازدیاد علم کی نعمت ملی انفاق میں
پارہا ہوں پیر کے احوال میں اخلاق میں ـ دیکھنا پانا خدا کو انفس وآفاق میں
میری عادت ہے یہی میری عبادت ہے یہی

چیر کر پردوں کو پہنچی حقائق تک نظر ـ ذات تک پہنچا رہے ہیں وصف اور فعل واثر
پیر کا صدقہ حقیقت سامنے ہے جلوہ گر ـ لاکھ تاویلیں کرے کوئی خلافت کی مگر
مظہر مولیٰ ہوں میں میری خلافت ہے یہی

پارہا ہوں نور کے آثار میں جلوے تمام ـ مل گیا افعال اور اوصاف سے وہ لا کلام
پیر کا ہے فیض اسرار ومعارف کا نظام ـ غیب دانی کو سمجھتے ہیں ولایت سب عوام
جانتا ہوں یار کو میری ولایت ہے یہی

بے عمل بیکار ہے لاریب سب قول و قرار   صالحیت تا صداقت کا عمل پر ہے مدار
پیر نے احوال میں یہ کر دیا ہے آشکار   ہے شہادت راہ مولیٰ میں کریں جاں کو نثار
میں ہی خود ہو جاؤں گم میری شہادت ہے یہی

کیا ہوں میں جسکے لئے ہیں زمیں و آسماں   کون ہوں میں حق نے بخشے جسکو جسم و جاں
پیر نے کروائی جسکو سیر سر لامکاں   بڑھ رہا ہوں توڑ کر قید زماں قید مکاں
میری ہمت ہے یہی میری شجاعت ہے یہی

بے وجود اک ذات ہے بے مسمیٰ ایک نام   ایسا اک معلوم ہوں جسکا ثبوت علمی نظام
پیر نے درجے دیئے مخلوق تا خالق تمام   سچ کہا حق نے کہ ظالم اور جاہل ہے غلام
غیر سے لاعلم ہوں میری جہالت ہے یہی

میں ہوں عابد اور وہ معبود قصہٗ تمام   کیوں نہ کہدوں بات پوری ہوگئی ہے والسلام
درد سے خادم کو بخشا پیر نے دلمیں مقام   ڈھونڈتا اب کیوں پھروں بخت و سعادت کو غلام
مل گئے ناظم مجھے میری سعادت ہے یہی

ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو اللہ تو میں بندہ غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی
جو تو میرا تو میں تیرا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو بینا تو میں اندھا جو تو گویا تو میں گونگا
جو تو شنوا تو میں بہرا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو قادر تو میں مضطر جو تو مختار میں عاجز
جو تو زندہ تو میں مردہ غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو باقی تو میں فانی جو تو دائم تو میں حادث
جو تو خالق تو میں پیدا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو اعلم تو میں جاہل جو تو کامل تو میں ناقص
جو تو باطن تو میں پردا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو معبود میں عابد جو تو مسجود میں ساجد
جو تو موجود میں جویا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو مجھ میں تو میں تجھ میں کہ تیرا ہوں غلام آقا
جو تو محسن تو میں شیدا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

اعتبارات عبدیت

ثبوتی شان کا نقشہ غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی
فقط اک نام ہے میرا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی
خصوصی خاک کا پتلا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی
جو تو اللہ تو میں بندہ غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی
جو تو میرا تو میں تیرا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

تو ہی ہے تیرے صدقے نظر آتا ہوں میں جیتا
تیرے علم وارادہ کی تجلی کا ہوں میں آئینہ
عیاں ہے ذات ثابت سے ترے ہر وصف کا جلوہ
جو تو بینا تو میں اندھا جو تو گویا تو میں گونگا
جو تو شنوا تو میں بہرا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

ولی تیرا نظر آیا ترے دربار میں عاجز
رہا تخت خلافت پر تری سرکار میں عاجز
ملائک سے بھی آگے ہے لقائے یار میں عاجز
جو تو قادر تو میں مضطر جو تو مختار میں عاجز
جو تو زندہ تو میں مردہ غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

پتہ اپنا بتایا تو نے ہر مبعوث کو باعث
ترے فضل و کرم سے ہے تری جنت کا یہ وارث
تجھی سے تجھ کو پا کر کہہ رہا ہے تیرا ہر حارث
جو تو باقی تو میں فانی جو تو دائم تو میں حادث
جو تو خالق تو میں پیدا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

رہا خارج تو میں ناقص ہوا داخل تو میں ناقص
ہوا ہوں یاد سے تیری جہاں غافل تو میں ناقص
تکبر کرنے والوں میں ہوا شامل تو میں ناقص
جو تو اعلم تو میں جاہل جو تو کامل تو میں ناقص
جو تو باطن تو میں پر داغرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

جو تو محمود میرا تو میں بھی ہوں ترا حامد
تری رشد و ہدایت نے بنایا ہے مجھے راشد
نصیب اس بزم کثرت میں معیت ہے تری واجد
جو تو معبود میں عابد جو تو مسجود میں ساجد
جو تو موجود میں جویا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

سلامت ہوں کہ ملتا ہے مجھکو ترا سلام آقا
ترے پیارے نبی نے پہنچایا مجھکو پیام آقا
اس احقر درؔد سے بھی پیر کے لیتے ہیں کام آقا
جو تو مجھ میں تو میں تجھ میں کہ تیرا ہوں غلام آقا
جو تو محسن تو میں شیدا غرض ہوں کچھ نہ کچھ میں بھی

ابتداء میری

خود کو کھونا ہے ابتدا میری
ان کو پانا ہے انتہا میری

جاننا حق کو ہے وہی مجھ میں
ہے عبادت یہ بے ریا میری

بات ہر اک سمجھ کے کہتا ہوں
اب ہر اک بات ہے بجا میری

بھول خود کو جو حق کو پانا ہو
ہے یہی رائے بے خطا میری

رنگ لائے جنوں مرا اتنا
گفتگو ہوئے جابجا میری

زندگی میں ہو بندگی ان کی
ورنہ وہ زندگی ہی کیا میری

میں نہیں ہوں عدم اضافی ہوں
یہ انیت ہو کیوں بھلا میری

ہوں میں ان سے یقین ہے مجھکو
ورنہ میں کیا ہوں بات کیا میری

رہوں جب تک رہوں غلام ان کا
ہے یہی رات دن دعا میری

معرفت سلوک

بندگی ہے خدا نما میری	زندگی نور کبریا میری
جستجو کیا کہوں ہے کیا میری	خود کو کھونا ہے ابتدا میری
ان کو پانا ہے انتہا میری

نور ان کا ہے ظاہری مجھ میں	قوتیں اس کی باطنی مجھ میں
وہ ہیں بے پردہ پردگی مجھ میں	جاننا حق کو ہے وہی مجھ میں
ہے عبادت یہ بے ریا میری

راہ رو ہوں سفر میں رہتا ہوں	ہر بلائے سفر کو سہتا ہوں
جوش کی رو میں کب میں بہتا ہوں	بات ہر اک سمجھ کے کہتا ہوں
اب ہر اک بات ہے بجا میری

لو خدا سے اگر لگانا ہو	راہ شاہ ھدیٰ پہ جانا ہو
پیر کا فیض دل میں لانا ہو	بھول خود کو جو حق کو پانا ہو
ہے یہی رائے بے خطا میری

جوش کھا جائے خوں مرا اتنا حال دل ہوزبوں مرا اتنا
اشک ہو لالہ گوں مرا اتنا رنگ لائے جنوں مرا اتنا
گفتگو ہوئے جابجا میری

میری خواہش بنے خوشی ان کی نور ان کا ہو رہبری ان کی
اتنی حاصل ہو آگہی ان کی زندگی میں ہو بندگی ان کی
ورنہ وہ زندگی ہی کیا میری

خاکساری ہے مجھ میں خاکی ہوں یہی ثابت ہے بے ثباتی ہوں
عالم فقر میں امانی ہوں میں نہیں ہوں عدم اضافی ہوں
یہ انیت ہو کیوں بھلا میری

ربط ان سے حسین ہے مجھکو کہہ رہے ہیں امین ہے مجھکو
دین ان کی ہے دین ہے مجھکو ہوں میں ان سے یقین ہے مجھکو
ورنہ میں کیا ہوں بات کیا میری

ان سے پاتا رہوں سلام ان کا ان سے لیتا رہوں پیام ان کا
ورد کرتا رہوں میں کام ان کا رہوں جب تک رہوں غلام ان کا
ہے یہی رات دن دعا میری

تو کیا ہے

تجھی سے جانتا ہوں ائے مرے مولیٰ کے تو کیا ہے
مگر پھر بھی ہوں میں محدود کیا جانوں کہ ھو کیا ہے
جو ثُم وجہ اللہ کے معنیٰ شیخ ِکامل سے
وہی جانے وہی دیکھے کہ اپنے چار سو کیا ہے
بٹھا کر شیخ کو آگے بنا کر دید کو اپنی
کہوں مظہر کوئی پوچھے جو تیرے روبرو کیا ہے
کوئی عالم کوئی فاضل مجھے اتنا تو سمجھا دے
اگر میں ہوں تو لا کیسا نہیں ہوں تو عبدہ کیا ہے
وہی اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر
وہی اقرب وہی ہے ساتھ پھر یہ جستجو کیا ہے

خدا کا فضل ہے فیض نبی ہے صدقہٗ ناظم
غلامؔ اب بے خطر کہتا ہے راز تو ہی تو کیا ہے

تضمین تو کیا ہے

یہ سمجھا جب سے میں ہوں کون میری آبرو کیا ہے
جہاں کیا ہے حقیقت میں رنگ و بو کیا ہے
مکاں کیا ہے زماں کیا ہے مرے روبرو کیا ہے
تجھی سے جانتا ہوں اے مرے مولیٰ کے تو کیا ہے   مگر پھر بھی ہوں میں محدود کیا جانوں کہ ھو کیا ہے

صدائے نحن اقرب آرہی ہے دم بدم دل سے
افلا تبصرون وہ پوچھتے ہیں خود بھی جاہل سے
ہے اندھا اور بہرہ بے خبر ہی اپنے حاصل سے
جو ثم وجہ اللہ کے معنیٰ شیخ کامل سے   وہی جانے وہی دیکھے کہ اپنے چار سو کیا ہے

بتایا شیخ نے میں کون ہوں کیا چیز ہے میری
اثر فعل وصفت سب یہ تجلی گاہ ہیں کس کی
خدا کے فضل سے اب بات اس منزل میں آ پہنچی
بٹھا کر شیخ کو آگے بنا کر دید کو اپنی   کہوں مظہر کوئی پوچھے جو تیرے روبرو کیا ہے

دلائل دے کے دل کی بات کو کیوں کوئی الجھادے
مل کر ان سے مجھکو کوئی الجھن میری سلجھادے
ملا سکتا نہیں تو دور ہی سے جلوہ دکھلادے
کوئی عالم کوئی فاضل مجھے اتنا تو سمجھادے   اگر میں ہوں تو لا کیسا نہیں ہوں تو عبدہ کیا ہے

تجلی گاہ منظور ونظر منظر میں ہے ناظر
شہادت گاہ عالم میں فقط مشہود ہے حاضر
تجسس کس لئے ہے حاضر وموجود کی خاطر
وہی اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر   وہی اقرب وہی ہے ساتھ پھر یہ جستجو کیا ہے

دو عالم میں مرے سرکار ہیں فیضان کے قاسم
شفاعت ہے وہاں کا حل شریعت ہے یہاں خاتم
بجان ودل غلاموں کا نبی کے درد ہیں خادم
خدا کا فضل ہے فیض نبی ہے صدقۂ ناظم   غلام اب بے خطر کہتا ہے راز تو ہی تو کیا ہے

پردۂ راز میں

یہ ہے کس کا جلوہ جو چار سو نظر آرہا ہے مجاز میں
کیا کوئی حقیقت ناز ہے یہ میری نگاہ نیاز میں
یہ مری تڑپ یہ مرا سکوں یہ مری سمجھ یہ مرا جنوں
مجھے رنگ دیتا کچھ اور ہی بخدا جو ہوتا حجاز میں
نہ تو دل دیا نہ تو جاں دیا نہ تجھے ہے عشق سے واسطہ
میں بتاؤں کیا تجھے زاہد جو مزہ ہے ناز و نیاز میں
ہے یقیں مجھے کہ نہیں ہوں میں ہے سو مجھ میں جلوہ ہے آپکا
کہیں کس سے اب مزہ ملا کہیں سجدہ ہائے دراز میں
میں جو ہوں سو ہوں تو جو ہے سو ہے جو تو مجھ میں ہے تو میں تجھ میں ہوں
مجھے حکم ہے کہ کیا کروں یہی گفتگو میں نماز میں
نہ ہو وجد میں نہ خود رہا نہ ہو عشق مجھ میں نہ کچھ رہا
ہے حیات میری چھپی ہوئی اسی سوز و ساز و گداز میں

میں غلامؔ ہوں مجھے علم کیا جو بنائے وہ وہی بن گیا
مجھے جانتے تو ہیں سب مگر میں ابھی ہوں پردۂ راز میں

صاد کرتے ہیں

ہمیشہ ہر گھڑی ہر وقت تم کو یاد کرتے ہیں
ہمیں دیدار سے فرمایئے کب شاد کرتے ہیں

نہ دکھلائیں جو صورت آپ پھر ہم کو مٹا دیجئے
ہم اپنی ہستیٔ موہوم سے فریاد کرتے ہیں

یہ کیا ہے راز آخر آپ ہی فرمایئے ہم سے
نکل جاتی ہے آہ سرد جب ہم یاد کرتے ہیں

تمہیں پاکر بھی ہم آہ سرد چھوڑیں گے نہ ہم ہرگز
طریقہ اک نیا الفت میں ہم ایجاد کرتے ہیں

تمنا ہے تمہاری دید ہو اور کنج تنہائی
یقیں کہتا ہے اس درخواست پر وہ صاد کرتے ہیں

کمالات آپ کے ہم بھی تو دیکھیں اور ہوں شیدا
ہمیں ان میں سے کیجئے جمع جو اضداد کرتے ہیں

غلامؔ آخر نہ لائے رنگ کیوں یہ تیری بربادی
جسے آباد کرنا ہو اسے برباد کرتے ہیں

حقیقت بھی ہے کچھ

اعتباری نہ کہو، میری حقیقت بھی ہے کچھ
ملحد وآنکھ تو کھولو کہ شریعت بھی ہے کچھ
کیوں چلے چھوڑ کر خیر الامور اوسط کو
قول ظاہر نہ سہی، فعل طریقت بھی ہے کچھ
نہ ملیں تم کو جو سنت کے حقائق نہ سہی
پیروی کو نہ چھوڑو کہ محبت بھی ہے کچھ
نیک وبد میں ہے تمیز اس کو اٹھاتے کیوں ہو
کیا نہیں جانتے تم لوگ حقیقت بھی ہے کچھ
کچھ نہ کچھ ہوں تو وہ ہیں ظاہر وباطن میرے
میں نہیں ہوں تو بھلا ان کی معیت بھی ہے کچھ
ناقصوں کا ہے طریقہ ائے بزرگو الحاد
کاملوں کو تو ہے یہ علم کہ سنت بھی ہے کچھ

نہ رکھو کانوں پہ ہاتھ کہ کہتا ہے غلاؔم
ایک ہی بار تو سن لو کہ مروت بھی ہے کچھ

جو ہو سو ہو

حسن کو تیرے دیکھ کر دل دیدیا جو ہو سو ہو
بدنامیاں ہزار لیں مجنوں بنا جو ہو سو ہو
بہتر یہی ہے آیئے دل میں مرے سمایئے
کردوں گا ورنہ دیکھنا حشر بپا جو ہو سو ہو
صوم وصلوٰۃ سے محض لیکر نجات کیا کروں
مولٰی نہ جائے ہاتھ سے رند بنا جو ہو سو ہو
دیکھیں جناں میں زاہدا کون رہیں گے پیش پیش
کہتا رہے تو ربنا میں ھو وھا جو ہو سو ہو
صاف نظر میں آیئے پردے تمام اٹھایئے
مانوں گا میں نہ آپ کی ناز وادا جو ہو سو ہو
عقل سے واسطہ نہیں عشق سے آشنا ہوں میں
نقصان ہو یا فائدہ پر مرمٹا جو ہو سو ہو

مجنوں صفت غلاؔم ہوں مقصد مرا اتمام ہو
رسوا کروں گا ورنہ میں ہوں بینوا جو ہو سو ہو

مجھ سا بھی ہو

اے مجازی حسن کے شیدا کبھی مجھ سا بھی ہو
اس پل خشکی سے بڑھ کر داخل دریا بھی ہو
اپنے آقا کے سوا غیروں کو بالکل چھوڑ دے
تارک دنیا بھی ہو اور تارک عقبیٰ بھی ہو
حال تیرا ہو یہی بس قلب میں یک حق رہے
ایسی حالت کی طلب میں تو کبھی جویا بھی ہو
ہے وہی جب ظاہر و باطن وہ تیرا بے گماں
ہو کبھی تو یار میں پنہاں کبھی پیدا بھی ہو
اے دلا مت ہار ہمت چل تو راہ عشق میں
رہروان راہ میں اگلا بھی ہو پچھلا بھی ہو
ہے طلب اس نور کی تو نور بن کر خود کو محو
ہو کے نورانی کبھی پھر نور کا پتلا بھی ہو

کر محبت میں اثر اتنا تو پیدا اے غلام
آپ ہی مجنوں کبھی اور آپ ہی لیلیٰ بھی ہو

تکرار ہے کمال

ہاں خود سے گذر جانے پہ اصرار ہے کمال
اس زندگی میں موت کی تکرار ہے کمال

جو نص قرآنی سے نہ ہو راز ہی نہیں
علم خدا سے جاننا اسرار ہے کمال

جذب محض اگرچہ اک اعلیٰ مقام ہے
پر اتباع آں شہہ ابرار ہے کمال

میں ہست نہیں ٹھیک ہے پر نیست ہوں ثابت
اثبات کے انکار سے انکار ہے کمال

وجدان کے خلاف ہے میرا محض عدم
دو ذات اک وجود کا اقرار ہے کمال

طالب یہ اک راز ہے اسکو نہ بھولنا
صورت سے قبل یار کا دیدار ہے کمال

ہستی کی کوئی شکل نہیں یاد رکھ غلامؔ
ان صورتوں کو جاننا اغیار ہے کمال

آزمائے جا

صدقے میں تیرے ساقیا مست مجھے بنائے جا
نادیدہ مجھ کو دیکھ کر دید کی مئے پلائے جا

کب تک رہے سکوں مجھے ہے اب تڑپ کی آرزو
لے یہ ہے صید دل مرا تیر نظر لگائے جا

عشق کے ولولے اٹھے اور مضطرب ہیں جان و دل
مست بنوں سکون ہو حسن کی گت بجائے جا

دیکھ کر تجھ کو گر پڑوں کچھ موسوی نہیں ہوں میں
ھل من مزید کی قسم شوق کو آزمائے جا

حسن ظہور دیکھ کر لذت دید بڑھ گئی
آ مجھ سے بے حجاب ہو عشق مرا بڑھائے جا

ہو دل میں تو نظر میں تو تو ہی خیال و یاد میں
مجھ کو مری خبر نہ ہو یوں مجھ پہ تو ہی چھائے جا

عشق مرا غلام ہو حسن ترا امام ہو
زندگی دوام ہو تو مجھ میں یوں سمائے جا

نجات ہے

تیری یافت اور شہود پر مری زندگی کا ثبات ہے
تیرا وصل میری حیات ہے تیرا فصل میری ممات ہے
میری فہم ہی ہے خودی مری میری فہم ہی تو حجاب ہے
یہ خودی کو میری اجاڑ دے کہ اسی میں میری برات ہے
کہاں کنت کنز میں ہے مزہ مزہ بہ حب لاعرف
اسے قید جذب نہ چاہیئے یہ اسیر زلف صفات ہے
تو بری ہے قید مکان سے تو بری ہے قید زمان سے
مجھے وہ مقام دے شان سے کہ جہاں نہ دن ہے نہ رات ہے
تیرے شوق میں تو مٹا مجھے ترے عاشقوں میں اٹھا مجھے
تو شراب وصل پلا مجھے کہ اسی میں میری نجات ہے
ترے علم کا میرا دل ہے گھر تیرے نور کا میری جاں محل
میرا مجھ میں کیا ہے ترے سوا فقط اک ذات ہی ذات ہے

ہو غلام ناظم و تشنہ لب یہ خیال ہے یہ محال ہے
جہاں علم عین عمل ہوا وہاں نقد دم وہی ذات ہے

عذاب نہیں

نہ لے حساب کہ میں صاحب نصاب نہیں
نہ روک دین ترے پاس کچھ حساب نہیں
ترا وجود نہ ہو تو مری نمود کہاں
مری حقیقت ظاہر بجز سراب نہیں
جزائے زہد ہے جنت جزائے عشق ہے تو
تو جانتا ہے مجھے حاجت ثواب نہیں
ڈرا نہ مجھ کو اے واعظ عذاب دوزخ سے
کہ راہ عشق میں فرقت سوا عذاب نہیں
زبان حال سے اب طالب تجلی ہوں
کہ غنچہ ہوں میں الٰہی ابھی گلاب نہیں
میں کیا ہوں کون ہوں کس کا ہوں اے مرے آقا
کسی کے پاس بجز تو میرا جواب نہیں

غلام ناظم مئے خانہ ہو چڑھا جرعے
نشہ ہو جس کا مقید یہ وہ شراب نہیں

وصال ہو

کھل جائے میرا عشق تو جینا محال ہو
جینا محال ہو تو ہو رسوا جمال ہو

ہو جائے عین حسن یہ ہے انتہائے عشق
جو غیریت مٹائے وہی با کمال ہو

معلوم میں علیم کا جلوہ عیاں ہے دیکھ
صورت کو چھوڑتے ہی خدا سے وصال ہو

ہستی کو اپنی میٹ دے یعنی بدل سمجھ
اور آپ اپنی ذات سے بس اک خیال ہو

مٹ جائے تجھ سے دھر کی سب کفر و دھریت
لیکر صفات حق کے تو حق کی مثال ہو

قید مکاں کو توڑ کہ منزل ابھی ہے دور
تو ہی بہ شرق و غرب و جنوب و شمال ہو

جو مظہر جمال حقیقی کا ہو غلامؔ
پھر اس پہ کیوں نزول عتاب و جلال ہو

کیا نہ ہوا

درد میں دل جو مبتلا نہ ہوا
نہ ہوا پھر وہ کام کا نہ ہوا
اصل وگل برگ وبار سب دانہ
جو فنا ہوگیا وہ کیا نہ ہوا
جو نہ ہو یاد یار میں بے خود
فرض اس کا ابھی ادا نہ ہوا
بخت کا فیصلہ اٹل دیکھا
جو بھلا ہوگیا برا نہ ہوا
سر گریباں میں ڈال کر دیکھو
کام ہر ایک کب بجا نہ ہوا
شعر کیا ہے خزانۂ حکمت
کس ولی پر یہ باب وا نہ ہوا

کوئی پوچھے ایاز سے جا کر
ہوگیا جو غلام کیا نہ ہوا

اسرار فنا و بقا

غم اگر صبر آزما نہ ہوا منکشف راز ابتلا نہ ہوا
بہر حق وقف کربلا نہ ہوا درد میں دل جو مبتلا نہ ہوا
نہ ہوا پھر وہ کام کا نہ ہوا

کام کیا کر گیا ہے دیوانہ ہوش کھوکر بنا ہے فرزانہ
مئے بقا کی فنا کا پیمانہ اصل گل برگ ، بار سب دانہ
جو فنا ہوگیا وہ کیا نہ ہوا

فضل پروردگار میں بے خود رحمت کردگار میں بے خود
بے حد احساں کے بار میں بے خود جو نہ ہو یاد یار میں بے خود
فرض اس کا ابھی ادا نہ ہوا

بیج نے کیا کیا عمل دیکھا مل کے مٹی میں پھول پھل دیکھا
ہو رہا ہے جو آجکل دیکھا بخت کا فیصلہ اٹل دیکھا
جو بھلا ہوگیا برا نہ ہوا

جہل دل سے نکال کر دیکھو بہکی نظریں سنبھال کر دیکھو
فکر بے جا کو ٹال کر دیکھو سر گریباں میں ڈال کر دیکھو
کام ہر ایک کب بجا نہ ہوا

شعر سحر بیان کی سیرت　　　شعر حسن کلام کی صورت

شعر تبلیغ دین کی عظمت　　　شعر کیا ہے خزانہ حکمت

کس ولی پر یہ باب وا نہ ہوا

چاہیئے سوز و ساز سے جا کر　　　راز دانائے راز سے جا کر

درد وقف نیاز سے جا کر　　　کوئی پوچھے ایاز سے جا کر

ہوگیا جو غلام کیا نہ ہوا

حساب اپنا

نظر آتا ہے گرویدہ یہ کیوں ہر شیخ و شاب اپنا
انہیں شاید نظر آتا ہے باتونی سراب اپنا
کبھی دنیا میں شامل ہیں کبھی دنیا سے باہر ہیں
نہ دیوانوں میں گنتی نہ سیانوں میں حساب اپنا
ابھی سے اس جہان رنگ و بو کو پالیا ہم نے
ابھی سے آگیا پیری کی منز میں شباب اپنا
قیامت تک نہیں ہے امتحاں سے ہم کو چھٹکارا
جہاں بھر میں نرالا ہے یہ تعلیمی نصاب اپنا
نظر میں سارا عالم ہے نظر نظروں سے پوشیدہ
تعجب کیوں اگر ہو یہ نمود اپنا حجاب اپنا
یہاں تو جان لینے میں تردد تھا وہاں پھر ہے
کہ میزاں میں بھی تولا جا نہیں سکتا ثواب اپنا

غلام لا ابالی کو فرشتوں سے نہیں مطلب
الٰہی روبرو تیرے ہو جو کچھ ہو حساب اپنا

وجدان سالک

دکھائیں کس طرح ستار ہم حال خراب اپنا
چھپاتا ہے سیاہی رخ کی جب روشن نقاب اپنا
مہر تاباں بناتا ہے ہمیں جب آفتاب اپنا
نظر آتا ہے گرویدہ یہ کیوں ہر شیخ وشاب اپنا
انہیں شاید نظر آتا ہے باتونی سراب اپنا

کبھی مائل بہ اظلم ہیں کبھی شیدائے انور ہیں
کبھی ہیں بزم میں خنداں کبھی بادیدۂ تر ہیں
اصاغر میں کبھی گم ہیں کبھی جویائے اکبر ہیں
کبھی دنیا میں شامل ہیں کبھی دنیا سے باہر ہیں
نہ دیوانوں میں گنتی نہ سیانوں میں حساب اپنا

شعور آیا مآل آرزو کو پالیا ہم نے
بصیرت سے جمال آبرو کو پالیا ہم نے
محبؔ اور محبوب ہوکر پالیا ہم نے
ابھی سے اس جہان رنگ وبو کو پالیا ہم نے
ابھی سے آگیا پیری کی منز میں شباب اپنا

مسلسل امتحاں کا سامنے اپنے ہے نظارہ
نتیجہ کی طلب میں ہوگیا ہر امتحاں پیارا
ہوئی ایک آزمائش دوسری نے ہم کو للکارا
قیامت تک نہیں ہے امتحاں سے ہم کو چھٹکارا
جہاں بھر میں نرالا ہے یہ تعلیمی نصاب اپنا

نہیں باطن ہی ظاہر بھی ہے نااہلوں سے پوشیدہ
دکھائی دے رہا ہے جلوہ گر جلووں سے پوشیدہ
نکلتی ہے نظر رہ کر سدا دیدوں سے پوشیدہ
نظر میں سارا عالم ہے نظر نظروں سے پوشیدہ
تعجب کیوں اگر ہو یہ نمود اپنا حجاب اپنا

یہاں جو کچھ ہے باطن دوسرے عالم میں ظاہر ہے
یہاں فعل وصفت ہے جو وہاں شئی بن کر حاضر ہے
یہ جاہل دو جہاں میں حق شناسی ہی سے قاصر ہے
یہاں تو جان لینے میں تردد تھا وہاں پھر ہے
کہ میزاں میں بھی تولا جا نہیں سکتا ثواب اپنا

یہی مربوب کا نعرہ ہے اس کو چاہئے بس رب
جہاں رب مل گیا قبضے میں آگیا پھر سب
با فیض آخر درد یہ کہنے لگا ہے اب
غلام لاابالی کو فرشتوں سے نہیں مطلب
الٰہی روبرو تیرے ہو جو کچھ ہو حساب اپنا

پئے بغیر

آتا نہیں سرور مئے لا پئے بغیر
پینا نہ آئے تجھ کو کبھی دل دئے بغیر
ممکن نہیں ہے سر معیت کا انکشاف
دل کو کسی ولی کے حوالے کئے بغیر
ہاں دیکھ اس تجارت رب القلوب کو
اپنا بنائیں گے نہ کبھی دل لئے بغیر
کچھ راز ہے جبھی ہیں سہولت پسندیاں
کیوں آخری لباس ہے میرا سئے بغیر

مر جائے تو تو ان کی غلامی کرے گا کون
چارہ نہیں غلاؔم تجھے اب جئے بغیر

شرائط سلوک

سمجھا نہ کوئی سر اللہ پیئے بغیر کھلتا نہیں ہے عقدہ الا پیئے بغیر
ممکن نہیں ہے سیر الی اللہ پیئے بغیر آتا نہیں سرور مئے لا پیئے بغیر
پینا نہ آئے تجھ کو کبھی دل دیئے بغیر

ممکن نہیں معارف سنت کا انکشاف ممکن نہیں ہے رمز شریعت کا انکشاف
عارف بغیر کیا ہو حقیقت کا انکشاف ممکن نہیں ہے سر معیت کا انکشاف
دل کو کسی ولی کے حوالے کیئے بغیر

پہچان لے امانت رب القلوب کو لے فقر سے امانت رب القلوب کو
پا ائے ولی خلافت رب القلوب کو ہاں دیکھ اس تجارت رب القلوب کو
اپنا بنائیں گے نہ کبھی دل لئے بغیر

کچھ بات ہے پسند ہیں ان کو سفیدیاں ہے کچھ نہ کچھ چھپائی گئی ہیں سیاہیاں
بند کفن بھی یوں ہی نہیں کھولتے میاں کچھ راز ہے جبھی ہیں سہولت پسندیاں
کیوں آخری لباس ہے میرا سیئے بغیر

معدوم نفس ہے تو مزکی بنے گا کون ویران دل اگر ہو مصفی رہے گا کون
مٹ جائے درد ہی تو دلوں میں بسے گا کون مرجائے تو توان کی غلامی کرے گا کون
چارہ نہیں غلام تجھے اب جیئے بغیر

آشنا ہوں میں

خدا نہیں ہوں ولیکن خدا نما ہوں میں
مرا کمال ہے یہ بندۂ خدا ہوں میں

بتا ائے عقل کہ شیدا کے یہ صفات و وجود
اگر مرے ہوں تو کیا اور نہ ہوں تو کیا ہوں میں

مرے گناہ عبادت بنائے جائیں گے
کچھ ایسی راز کی باتوں سے آشنا ہوں میں

مرے وجود میں ہے راحت و الم مضمر
کہ آپ درد ہوں آپ ہی دوا ہوں میں

مرا وجود معمہ سمجھ رہی ہے جہاں
کسی کی ذات کا جلوہ ہوں اور کیا ہوں میں

تمام خلق سے اک امتیاز ہے مجھکو
تمام خلق میں اک حامل بلا ہوں میں

مجھے خیال ہے روز ازل کی باتوں کا
غلام حضرت ناظم جب ہی بنا ہوں میں

راز کی باتیں

انہیں کے علم سے کیا ہے فیض جانتا ہوں میں
ثبوت دیتے ہیں وہ مرا وہ مانتا ہوں میں

عینا ظاہر وباطن چھپا ہوا ہوں میں
خدا نہیں ہوں ولیکن خدا نما ہوں میں

مرا کمال ہے یہ بندۂ خدا ہوں میں
وجود کس کا ہے در اصل اور کس کی نمود

شہود کس کے لئے کون شاہد ومشہود
ثبوت چاہئے اس کا کہ کون ہے موجود

بتا اے عقل کہ شیدا کے یہ صفات ووجود
اگر مرے ہوں تو کیا اور نہ ہوں تو کیا ہوں میں

چھپا کے فقر امانت ہی وہ دکھائیں گے
امیں بنا کے ولایت مجھے دلائیں گے

مجھی کو تخت خلافت پہ وہ بٹھائیں گے
مرے گناہ عبادت بنائے جائیں گے

کچھ ایسی راز کی باتوں سے آشنا ہوں میں
مرے وجود میں اضداد ہیں بہم مضمر

مرے وجود میں اسرار ہیں اتم مضمر
مرے وجود میں کرب وبلا کرم مضمر

مرے وجود میں ہے راحت والم مضمر
کہ آپ درد ہوں آپ ہی دوا ہوں میں

پاتا ہوں

ہوشیاری میں خواب پاتا ہوں　　یار کو بے نقاب پاتا ہوں
دل تاریک میں وہ آئے ہیں　　رات میں ماہتاب پاتا ہوں
مل گئی جو نعمت عرفان　　دل کو صاحب نصاب پاتا ہوں
بحر ہستی میں گم نہ ہو کیوں کر　　اپنی ہستی حباب پاتا ہوں
جب سے ساقی کی آنکھ دیکھی ہے　　آب کو بھی شراب پاتا ہوں
دل نہ دے رنگ و بوئے دنیا کو　　رنگ و بو کو سراب پاتا ہوں
وصل میں ان کا شکر کر کر کے　　لذت بے حساب پاتا ہوں
دل انہیں دے کے آج اپنے کو　　مستحق ثواب پاتا ہوں
مری قسمت سے مل گئے ناظم　　صاف اپنا حساب پاتا ہوں

ہوگیا ہوں غلام اہل دل
دل کو ام الکتاب پاتا ہوں

تضمین

حسن ساقی کو آنکھ تکتی ہے   بے پیئے ہی سرور ومستی ہے
دل پہ نظروں سے مئے برستی ہے   جب سے ساقی کی آنکھ دیکھی ہے
آب کو بھی شراب پاتا ہوں

دیکھ لے حسن وروئے دنیا کو   جانچ لے خوب خوئے دنیا کو
چھوڑ دے گشت کوئے دنیا کو   دل نہ دے رنگ وبوئے دنیا کو
رنگ وبو کو سراب پاتاہوں

جام پر جام اور بھر بھر کے   دے رہے ہیں شراب کوثر کے
جی رہا ہوں میں ان پر مرمر کے   وصل میں ان کا شکر کر کر کے
لذت بے حساب پاتا ہوں

فیصلہ کرلیا جو ہو سو ہو   ایک ہی وجود ہے ذاتیں دو
سوچنے والوسوچ لو سمجھ لو   دل انہیں دے کر آج اپنے کو
مستحق ثواب پاتا ہوں

ہے میسر مجھے مئے ناظم   اشک بار آنکھ ہے پئے ناظم
ہے یہ ارشاد تابع ناظم   مری قسمت سے مل گئے ناظم
صاف اپنا حساب پاتا ہوں

مل رہا ہے سلام اہل دل   پارہا ہوں پیام اہل دل
درد سن کر کلام اہل دل   ہوگیا ہوں غلام اہل دل
دل کو ام الکتاب پاتا ہوں

ظہور ہو جائے

لگے جو سوز طلب دل ہی طور ہو جائے
جو دل ہو طور تو حق کا ظہور ہو جائے
ہو جس کو قرب خدا کی تلاش اے طالب
ہے اس پہ فرض کہ اپنے سے دور ہو جائے
خدا کے علم کو لے کر بنے گا نورانی
خدا کو لے جو یقیناً وہ نور ہو جائے
نماز حسن عمل سے حسین ہو اتنی
کہ شکل دیں تو وہ جنت کی حور ہو جائے
جہاں تمام یہ تجھ پہ نثار ہو لیکن
تو لاالٰہ کی مستی میں چور ہو جائے
نہیں ہے مجھکو طلب اپنے غیر کی یارب
حصول مجھ کو مرا ہی حضور ہو جائے

تو اپنے فضل سے اک ایسی بات دے مولیٰ
دلِ غلام بھی بیت السرور ہو جائے

مفید مشورے

طلب کی ذوق میں اتنا ضرور ہو جائے　　کہ محو جستجو شوق شعور ہو جائے
تڑپ کے جذب طلب ناصبور ہو جائے　　لگے جو سوز طلب دل ہی طور ہو جائے
جو دل ہو طور تو حق کا ظہور ہو جائے

دکھا کمال کچھ اپنے کسب کا ائے کاسب　　کہ دیکھ کر تجھے دنیا میں دنگ ہوں راہب
بحق ہو قلب سدا تحت حکم ہو قالب　　ہو جس کو قرب خدا کی تلاش ائے طالب
ہے اس پہ فرض کہ اپنے سے دور ہو جائے

شعور کو ہو میسر مزاج عرفانی　　مشاہدے میں معارف کھلیں بہ آسانی
سمجھ کے بات یہ مٹ جائے گی پریشانی　　خدا کے علم کو لے کر بنے گا نورانی
خدا کو لے جو یقیناً وہ نور ہو جائے

معاملات کی دنیا امین ہو اتنی　　معاملات میں روشن جبین ہو اتنی
مجاہدات کی خو دلنشین ہو اتنی　　نماز حسن عمل سے حسین ہو اتنی
کہ شکل دیں تو وہ جنت کی حور ہو جائے

ترے سلوک سے ہر ایک کو پیار ہو لیکن　　تو غمزدہ کا ہر اک غمگسار ہو لیکن
ادا ہر ایک تری پر وقار ہو لیکن　　جہاں تمام یہ تجھ پہ نثار ہو لیکن
تو لاالٰہ کی مستی میں چور ہو جائے

عجب ہے مرا مطلوب اور میری طلب　　کہ بے طلب مجھ کو بخشا گیا سب کا سب
میں اپنے سے غافل رہوں یہی ہے غضب　　نہیں ہے مجھکو طلب اپنے غیر کی یارب
حصول مجھ کو مرا ہی حضور ہو جائے

وصال تجھ سے ہو جس میں وہ رات دے مولیٰ　　رسول پاک کا صدقہ حیات دے مولیٰ
سکوں ہے درد کو پھر واردات دے مولیٰ　　تو اپنے فضل سے اک ایسی بات دے مولیٰ
دل غلآم بھی بیت السرور ہو جائے

باقی ہوس

اک بات میری یاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
دل کو دل فرہاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
ہونا تھا جو کچھ ہو چکا ہوگا جو کچھ ہونا ہے اب
فکروں سے دل آزاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
کشف و کرامت غیر ہیں حاصل نہ ہوں تو غم نہ کر
دل عشق سے آباد رکھ اللہ بس باقی ہوس
مقصود تیرا ساتھ ہے تو ست ہے کیا بات ہے
ہر آن دل کو شاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
ہر کار جائز کر مگر لذات میں کھویا نہ جا
لذات کو مت یاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
اس بیشہ مخلوق میں پالے شکار ذات کو
اپنی نظر صیاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

دنیا گئی عقبیٰ ملی عقبیٰ گئی آقا ملے
دل کو غلام اب شاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

اللہ بس باقی ہوس

اک بات میری یاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
ہر سانس کو آباد رکھ اللہ بس باقی ہوس
مت نفس کو آزاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

اک بات میری یاد رکھ اللہ بس باقی ہوس
دل کو دل فرہاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

اپنا سمجھتا ہے جسے پہلے اسے کھونا ہے اب
اپنے کو میت مان کر بے ساختہ رونا ہے اب
سیل رواں اشک سے عصیان کو دھونا ہے اب

ہونا تھا جو کچھ ہو چکا ہوگا جو کچھ ہونا ہے اب
فکروں سے دل آزاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

بندہ ہے کر لے بندگی تو فکر بیش وکم نہ کر
غفلت امانت کی حفاظت سے کبھی یک دم نہ کر
جو وصف اضافی ہیں انھیں مقصود ہی میں ضم نہ کر

کشف وکرامت غیر ہیں حاصل نہ ہوں تو غم نہ کر
دل عشق سے آباد رکھ اللہ بس باقی ہوس

رکھ چاند تاروں پر نظر کیا بھر اندھیری رات ہے
کھیتی اگا انوار کی قرآن کی برسات ہے
اے ذات ناقص دیکھ انفس ہی میں کامل ذات ہے
مقصود تیرا ساتھ ہے تو سست ہے کیا بات ہے
ہر آن دل کو شاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

آشیاں میں گم ہو کر نہ رہ حرکات میں کھویا نہ جا
مفہوم سے بیدار ہو نغمات میں کھویا نہ جا
کر سنتوں کی پیروی بدعات میں کھویا نہ جا
ہر کار جائز کر مگر لذات میں کھویا نہ جا
لذات کو مت یاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

ائینۂ حق میں بتا تو خاک کے ذرات کو
پڑھ انفس وآفاق میں قرآن کی آیات کو
مقصود تک پہنچا بڑھا کر مرکب جذبات کو
اس بیشہ مخلوق میں پالے شکار ذات کو
اپنی نظر صیاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

پردوں کے جلوے تابہ کے مقصود بے پردہ ملے
معراج میں جس طرح محبؐ محبوب تنہا ملے
کھتا رہا اۓ درد ادنیٰ کو اور اعلیٰ ملے
دنیا گئی عقبیٰ ملی عقبیٰ گئی آقا ملے
دل کو غلامؔ اب شاد رکھ اللہ بس باقی ہوس

خمخانہ باید مرا

کافی نہ شد آں ساغرت خمخانہ باید مرا
بینم بہ نظرت ساقیا پیمانہ باید مرا
آبادی وہم زندگی یارب نمی زیبد مرا
از عشق بے خود ساختی ویرانہ باید مرا
در دوستاں باخرد حالم کجا پیدا شود
رقصم بہ ہمدم ائے خدا دیوانہ باید مرا
ائینۂ تعمیر کن از سنگ من وزرنگ تو
بہر تماشائے خودی بیگانہ باید مرا
ایں مردن وزندہ شدن داند کجا پروانہ
تار از ھا گیرد زمن پروانہ باید مرا
ایں مستی دیدار حق داند کجا آں زاہدے
اندازۂ حالم کند مستانہ باید مرا

ہاں علم ناظم در غلام ایں نکتہ دیگر شنو
تا عقد ہارا حل کند فرزانہ باید مرا

چاہیئے

چکھتا نہیں میں جام سے میخانہ چاہیئے
ساقی کو چشم مست کا پیمانہ چاہیئے

شایان شان رونق بستی نہیں رہی
بے خود بنا دیا ہے تو ویرانہ چاہیئے

ذی ہوش دوستوں میں کہاں وجد و حال ہے
کرنا ہے رقص ہمدم دیوانہ چاہیئے

پتھر ہو میرا رنگ تیرا آئینہ بنے
یوں رونمائی کے لئے بیگانہ چاہیئے

مرنے کے بعد جینے کے اسرار سے واقف
جو ہو چکا ہے ایسا ہی پروانہ چاہیئے

دیدار حق کی مستی کب جانتا ہے زاہد
آگاہ حال کوئی مستانہ چاہیئے

اے دردؔ علم ناظم عقدۂ غلامؔ میں ہے
حل اس کو کرنے والا فرزانہ چاہیئے

دارورسن کن

قبائے وصف حق را زیب تن کن
طریق مصطفٰے را پیرہن کن
اگر خواہی حیات جاودانی
گذر ،ہاں طالبا از خویشتن کن
مکن صحرا نوردی در فراقش
اگر خواہی خدا خود را شمن کن
وگر توحید خواہی بس ہمیں است
خیال من وتو را درکفن کن
بشر مشغول بادل ایکہ مردی
بہ انوار خدا دل را چمن کن
صدائے قلب آید بر زبانم
برو تعمیر آں دار ورسن کن

حذر کن اے غلاؔم از قیل وقالے
طریق خود چو ناظم ترک من کن

دارورسن

قبائے وصف حق زیب بدن ہو
طریق مصطفٰے ہی پیرہن ہو
اگر چاہو حیات جاودانی
گذر اپنا ورائے خویشتن ہو
نہ ہو فرقت میں جنگل کے حوالے
میسر جس کو خود بینی کا فن ہو
اگر توحید چاہو تو یہی ہے
شعور اپنا من وتو کا کفن ہو
پہنچ کر عارف دل میں سیر کیجئے
وہیں انوار کا روشن چمن ہو
زباں پر بات دل کی آگئی ہے
صلہ منظور ہے دار ورسن ہو
غلام حق نہ کرنا صرف باتیں
بس اب ناظم کے جیسا ترک من ہو

جلوہ نمائے

دل و جاں چیست یک نور وضیا
نداند راز ایں جز باخدائے
نہ بینم غیر را من در دل وجاں
سپردم جاں بہ آں جلوہ نمائے
گذشتم از حدیث نفس وشیطاں
گرفتم چوں حدیث باخدائے
دو وجہے دارم اے دل گوش کن ایں
یکے وجہے غنیٰ دیگر گدائے
شنید استی نوا ہائے بزرگاں
شنو اکنوں نوائے بے نوائے
مثال لفظ و معنیٰ را گرفتم
برائے فہم انساں و خدائے

غلاؔم است ایں ہمہ از فیض ناظم
شنیدی راز ھائے ھو وھائے

جلوہ نما

دل وجاں ہے کہ یہ نور وضیا ہے
جو واقف بھید سے ہو با خدا ہے
نہ دیکھا غیر کو جان اور دل میں
بجان ودل وہی جلوہ نما ہے
جہان نفس وشیطاں سے گذرا
مجھے حاصل حدیث با خدا ہے
مری دو صورتیں ہیں سن مرے دل
غنی ہے ایک صورت اک گدا ہے
سنیں تو نے بزرگوں کی صدائیں
سن اس کو اب نوائے بے نوا ہے
مثال لفظ ومعنیٰ کو سمجھنا
برائے فہم انساں وخدا ہے
غلامؔ حق ہے فیض دردؔ ناظم
سنی جو آپ نے یہ ھو وھا ہے

چہ شناسی؟

عاشق نہ شدی آفت ہجراں چہ شناسی
تا دل نہ دہی ہمت مرداں چہ شناسی
از کنز خفی یار من آمد علی الاعلاں
عارف نہ شدی نکتہ عرفاں چہ شناسی
عالم شدی وعابد وزاہد بہ زمانہ
صوفی نہ شدی لذت سبحاں چہ شناسی
در مدرسۂ عشق حق ائے عالم وفاضل
نو خواندہ مطلب قرآں چہ شناسی
ربط نظر خود کن وغواص نظر باش
ناظر نہ شدی جلوہ جاناں چہ شناسی

مست است غلامؔ آہ بہ یک کاسۂ ناظم
تو پیشتر و بادہ فروشاں چہ شناسی

نکتۂ عرفاں

عاشق نہ ہوا آفت ہجراں کو تو کیا سمجھے
دل ہی نہ دیا ہمت مرداں کو تو کیا سمجھے
یار آ ہی گیا کنز خفی سے علی الاعلان
عارف نہ ہوا نکتۂ عرفاں کو تو کیا سمجھے
عالم بھی ہوا عابد و زاہد بھی ہوا پر
صوفی نہ ہوا لذت سبحان کو تو کیا سمجھے
جب مدرسۂ عشق میں ائے عالم و فاضل
داخل نہ ہوا مطلب قران کو تو کیا سمجھے
پانا ہو حقیقت کو اگر ڈوب نظر میں
ناظر نہ ہو تو جلوۂ جاناں کو تو کیا سمجھے
ہے مست غلامؔ اس نے پیا کاسۂ ناظم
جب مست نہیں بادہ فروشاں کو تو کیا سمجھے

جز یار نمی بینم

من در دل و در دیدہ جز یار نمی بینم
در بود وجود حق اغیار نمی بینم
از ذات خودائے صوفی منکر نہ شوم واللہ
در ذات خودائے عالم جز یار نمی بینم
بود آں شجر صورت محروم گل ہستی
آں مرتبہ خود را گلزار نمی بینم
آں منکر غیریت داند چہ رموز دیں
در مذہب زندیقاں اسرار نمی بینم
از عشق تہی دامن مست است بہ عقل خود
آں زاہد خود بیں را بردار نمی بینم
تا آنکہ نمی دانم یک ہست و علیمے را
در جسم و دل و جانم انوار نمی بینم

ایں ربط چساں دادن آقاء غلامے را
اورا کہ نداند ایں سرشار نمی بینم

جز یار نہیں دیکھا

میں نے بادل و دیدہ جز یار نہیں دیکھا
ہاں ہستی حق ہی میں اغیار نہیں دیکھا
میں ذات کا خود اپنی منکر تو نہیں صوفی
ہاں ذات میں خود اپنی جز یار نہیں دیکھا
صورت کا شجر ہستی کے پھول سے عاری تھا
اس درجے میں اپنے کو گلزار نہیں دیکھا
وہ منکر غیریت کیا جانے رموز دیں
زندیق کے مذہب میں اسرار نہیں دیکھا
ہے عقل کی مستی میں جو عشق سے بیگانہ
اس زاہد خود بیں کو بردار نہیں دیکھا
جب تک کہ نہیں جانا اک ہستیِ دانا کو
جسم اور دل و جاں میں انوار نہیں دیکھا
آقا غلام ظاہر اک ربط سے ہوتے ہیں
ہاں درد نے ناداں کو سرشار نہیں دیکھا

پیام من

رستم بہ خود زعلم حق ناظم چوں شد امام من
علم بگیر طالبا گوش کن ایں پیام من
لذت دید وجہ حق شوق لقائے ذات حق
بندگی دوام من زندگی تمام من
دوری من ز ذات حق در ایں جہاں مسلمہ
ایں ہمہ ہو وہائے من نالۂ ناتمام من
نعرۂ لا الٰہ من غلغلہ در جہاں فگند
حصر قیام عالمیں ہست چو بر قیام من
قید مکاں کجا مرا قید زماں کجا مرا
اسیر زد وجہاں منم علم خدا مقام من
مستی وذوق من کجا گردش سبحہ کجا
داند چہ خشک زاہدے مطلب ایں کلام من

حقا کے فیض تست ایں لیکن بدہ تسلیم
گاہے بگوا ے ناظما ہست کجا غلام من

تضمین پیام من

ناجی ہوں علم حق سے ناظم امام میرا
لے علم مجھ سے طالب سن لے پیام میرا
دیدار وجہ حق میں شوق لقاء حق میں
دائم ہی بندگی ہے عالم تمام میرا
دنیا کی زندگی میں دوری ہے ذات حق سے
یہ ہو وھا یہ رونا ہے ناتمام میرا
نعرہ ہے لاالہ عالم میں انقلابی
وجہ قیام عالم ہی ہے قیام میرا
قید مکاں کہاں ہے قید زماں کہاں ہے
علم خدا بنا ہے جب سے مقام میرا
مستی ذوق میں ہے تسبیح کہاں زاہد
واضح نہیں ہے تجھ پر بیشک کلام میرا
ہے فیض آپ ہی کا ناظم برائے تسکیں
لیجئے خبر کہاں ہے کہہ کر غلام میرا

عروج

علم تو از گفتگو یابد کمال	گفتگو از آرزو یابد کمال
آرزو از جستجو یابد کمال	جستجو از خوبرو یابد کمال
خوبرو از رنگ وبو یابد کمال	رنگ وبو از حفظ او یابد کمال
حفظ او از حب او یابد کمال	حب او از حسن او یابد کمال

حسن او از کنز ہو یابد کمال
او غلامؔ از غیب ہو یابد کمال

نزول

غیب ہو از کنز ہو آید بدست	کنز ہو از حسن او آید بدست
حسن او از حب او آید بدست	حب او از حفظ او آید بدست
حفظ اواز رنگ وبو آید بدست	رنگ وبو از خوبرو آید بدست
خوبرو از جستجو آید بدست	جستجو از آرزو آید بدست

آرزو از گفتگو آید بدست
او غلامؔ از علم تو آید بدست

اخلاق ومروت

(جلسہ وداعی مولوی محمد مرتضیٰ صاحب مدرس نواب پیٹھ ضلع محبوب نگر متوطن مغل گدہ بمقام نواب پیٹھ)

الوداع ائے دوست من اے محمد مرتضیٰ
خوش رہے تو ہر جگہ ہر دم طفیل مصطفیٰ

تیرے احسانوں سے خم ہے گردن نواب پیٹھ
تیری محنت سے بہار گلشن نواب پیٹھ

گر کہوں تو نے بنایا مدرسہ بیجا نہیں
گر کہوں تو نے بسایا مدرسہ بیجا نہیں

اینٹ کو تو نے جلایا گر کہوں تو ہے صحیح
تو نے چوبینہ بھی لایا گر کہوں تو ہے صحیح

تو نے دیواریں اٹھایا گر کہوں تو ٹھیک ہے
مدرسہ کو تو نے چھایا گر کہوں تو ٹھیک ہے

تو نے دروازہ لگایا گر کہوں تو ہے بجا
فرش کو تو نے بچھایا گر کہوں تو ہے بجا

تیری نگرانی میں سارا ماجرا ہوتا رہا
تو پسینے سے کئی دن اپنا منھ دھوتا رہا

تیرا شرمندہ رہیگا مکتبہ نواب پیٹھ
جب تلک زندہ رہیگا مکتبہ نواب پیٹھ

کون گھر گھر پھر کے بچوں کو بلائے گا یہاں
کون بچے گر نہ آئیں کھینچ لائیگا یہاں
کون بچوں کے بڑوں سے دل ملائیگا یہاں
کون پھر اخلاق کا سکہ جمائیگا یہاں
آکر اول وقت اب گھنٹی بجائیگا کون
اور بچوں سے چمن بندی کرائیگا کون
میتھیاں بھینڈی ترائی کون اگائیگا یہاں
کون بچوں کو حقیقی شئی بتائیگا یہاں
جا رہا ہے مدرسے کو بے مربی چھوڑ کر
مدرسے کو مدرسے کی حاضری کو توڑ کر
صاحب موصوف میں ہیں خاص دو عمدہ صفات
ایک ہمدردیٔ خلق اور دوسری ہے شکر ذات
ایسی ہستی ہو رہی آج ہم سے جدا
ان کا جانا ہو مبارک ان کے مالک خدا
کون اب اسٹاف کو ہر دم ہنسائیگا جناب
کون وہ پر لطف جملے اب سنائیگا جناب
کون مردہ دل کو زندہ دل بنائیگا یہاں
کون وہ پر لطف جلسے اب منائیگا یہاں
خوش دلی جاتی رہی زندہ دلی جاتی رہی
مرتضٰی کے ساتھ ساری دل لگی جاتی رہی

اصل میں قدر مدرس علم کی تعظیم ہے
علم کی تعظیم ہی اخلاق کی تعلیم ہے

قدر جتنی بھی کریں ہم علم کی کم ہے جناب
علم ہی ہے زندگی کا ایک روشن آفتاب

کر کے جلسہ قدر کی میراں محی الدین نے
اک ادائے فرض کی میراں محی الدین نے

بزم کی رونق حقیقت میں حسن خاں ہی سے ہے
نور آبادی پہ اس مرد مسلماں ہی سے ہے

آپ نے جو کچھ کیا بدلہ ہے یہ احسان کا
ہے یہی شیوہ جہاں میں ایک بھلے انسان کا

مرتضٰی لے ہم تماموں سے سلام آخری
یوں تو ہے امید لیکن بے بقا ہے زندگی

دوست دنیا میں خدا کی خاص نعمت ہے غلامؔ
السلام اے مرتضٰی اے دوست من السلام

سوال از مغل گدہ

ماہ بہمن میں مدرسہ وسطانیہ مغل گدہ پر تعیناتی کے تحت ایک صاحب متخلص بہ سلامیؔ محبوب نگر تشریف لائے تھے مغل گدہ کی لطیف ہوا اور قدرتی فضا نے انہیں گنگنا نے پر مجبور کر دیا اور وہ یوں نغمہ سنج ہوئے۔

اے مغل گدہ نحوست اور تباہی کا شکار
گوشہ گوشہ سے تیرے ویرانگی ہے آشکار

کیا کبھی رونق ترے کاشانہ میں آئی نہیں
کیا کبھی تو نے سہاگن کی ادا پائی نہیں

تیرا گھر گھر اپنی خود محرومیوں کا ہے گواہ
جسکی دیواریں شکستہ جسکا ہر در ہے تباہ

ہر صحن اجڑا چھتیں بھونڈی ہر اک کمرہ اداس
یعنی گورستان کا ماحول ہے جسکی اساس

تیرے رستوں سے تو پکڈنڈی بیاباں کی ہے ٹھیک
ہر گلی کوچہ ترا شاید ہے ویرانے کی بھیک

تیری بستی کی ہوا باد خزاں کی ہے مثیل
ہر گجر ترا مسافر کے لئے کوس رحیل

تیرا ہر اک فرد گویا چلتی پھرتی لاش ہے
شکل پژ مردہ نظر بہکی ہوئی دل پاش ہے

کوئی دلچسپی کوئی دلبستگی تجھ میں نہیں
توبہ توبہ کس قدر مقہور ہے تیری زمیں

ترا تازہ نسل نے تیرا کیا یہ حال ہے
یا تجھے اگلے مکینوں نے کیا پامال ہے

اۓ مغل گدہ سلامی کو ہو ہمدردی قبول
کاش اک تھوڑی سی رونق تجھکو ہوجاۓ حصول

جواب از مغل گدہ

اے مغل گدہ تجھ سے صد حقیقت آشکار
گوشہ ویراں پہ تیرے رونقیں کردوں نثار
تو رہا ہے اور ہے مرد مجاہد کامقام
ہو نہیں سکتا ترے کوچہ میں بزدل کا قیام
جانتا ہوں خون مغلاں سے اٹھی تیری خمیر
پا نہیں سکتی نگاہ دور بیں تیری نظیر
اک خودی اک بے خودی ہے تیرے گھر گھر سے عیاں
راز داں بس چیخ اٹھے مرد مجاہد کا نشاں
ہر در ودیوار سے ہے لاابالی آشکار
پھر ترے افراد کا کیوں کر کرے کوئی شمار
تیری عظمت تیری ہیبت کا پتہ اس سے چلا
جو تیرے کوچے میں آیا ٹھکریں کھا کر گرا
تو نشان انقلاب اور اس لئے پست وبلند
بے دلوں کو زہر ہے اور بادلوں کو شکر خند
گرم تو تیری ہوا اور ترا ہر فرزند گرم
یہ نشاں مرد گر رکھے نہ کوئی شرم شرم

تیرا ہر فرزند ہے مرد مجاہد کا نشاں
جس کے دل چہرہ نظر میں لاکھ حسرت ہے نہاں
تیری خاکستر میں پوشیدہ ہے راز زندگی
آرہی ہے خون جاں بازوں سے بوئے بندگی
بڑھ رہا ہے تیرے ہر ہر فرد میں علم یقیں
واہ واہ ہے کس قدر مسعود اب تیری زمیں
چشم ظاہر بیں میں مانا تیرا ابتر حال ہے
پر حقیقت میں نظر میں خوبیوں پر دال ہے
اے مغل گدہ سلامی کی شکایت ہے فضول
کاش وہ مرد مجاہد کی کرے حالت قبول
ائے سلامی ہم غلامی کے کبھی قائل نہیں
نفس کے حملوں سے ہم شکر خدا گھائل نہیں
زیب وزینت چائے نوشی بزدلوں کا کام ہے
جان خونی خستہ حالی مرد کا انجام ہے
شاعری مشرب ہے اپنا حیف اتنی فکر تنگ
بزدلوں کی آنکھ سے نظارۂ میدان جنگ

خیر کر لے اے مغل گدہ سلامی کو سلام
تیری خدمت کے لئے حاضر ہے یہ تیر غلام

جواب

مغل گدہ کے ٹانگے

اے مغل گدہ بیاں کیا ہو تیری سرداریاں
جام خونی سے تیری مئے خواریاں سرشاریاں
تیرا اندازہ کرے کیا خاک کوئی بزدلا
ہے اگر مرد مجاہد ہی تو جانے ماجرا
بے دلوں کو دل جو دیتا ہے وہ تیرا ساز ہے
بخت کے جھگڑوں سے بڑھ جانا ترا آغاز ہے
چشم ظاہر میں کہاں پائے تری آبادیاں
تیرے ٹانگوں کی ہی جب فرست نہ دیں گلکاریاں
ہم یہ سمجھے تھے سلامی ہوگئے ہوں گے خموش
پر نظر آئے یہ حضرت پھر مغل گدہ بدوش
ہوگیا ہے کیوں مغل گدہ سلامی پر سوار
بات کیا ہے آخر ان کو ہوگیا اتنا پیار

دے چکا تھا گرچہ پہلے ہی مغل گدہ جواب
ہو گئے تھے صاحب موصوف جس سے لاجواب
پھر مغل گدہ کے ٹانگوں میں پڑی ہے شاعری
پھر تخیل میں تعیش پھر نظر ہے ظاہری
خیر میں بھی کچھ سناؤں آج ان کا ماجرا
آج ان کا حال کیا ہے اور کل کیا حال تھا
ان کی تعداد آٹھ دس سے آج بھی تو کم نہیں
بند گر ہو جائے موٹر بھی تو ہم کو غم نہیں
کون ناواقف نظر خواں کے ٹانگے سے ہے جناب
کون سی خامی تھی اس میں آج کیا شئی ہے خراب
پوچھئے لوگوں سے موٹر چھور کر آتے ہیں کیوں
اور اس ٹانگے میں اتنے شوق سے جاتے ہیں کیوں
منتخب کرتے ہیں اس کو آج کیوں اکثر سوار
اور بسوں کو چھوڑ کر جاتے ہیں کیوں یہ ہوشیار
بعد موٹر کے وہ آبادی سے جاتا بھی تو ہے
اور مسافر کو وہ گاڑی سے ملاتا بھی تو ہے
اس کی مضبوطی مسلم ہے سواروں میں مگر
کیا کہیں جب ہیں مخالف ہی ہمارا تنگ نظر
اے سلامی یہ سڑک کا راستہ تو اک طرف
ہے یہ ٹانگوں کی ہمارے دوڑ تو ہر چو طرف

زندگی طبع مجاہد پر گراں ہوتی نہیں
جانتا ہے زندگی کو جاوداں ہوتی نہیں
جانتا ہے بچہ بچہ ایک تھے زرداد خاں
صاحب ٹانگہ بھی تھے شوقیں بھی تھے ٹانگاراں
ان کا وہ منٹوں میں اسٹیشن پہنچنا یاد ہے
باد پائی سے وہ ٹٹو کی ابھی دل شاد ہے
جو سفر ہم نے کیا ہے بھول جائیں کس طرح
چھ منٹ میں میل جانا اب بتائیں کس طرح
وہ سنبھل کر بیٹھنا ٹانگہ پہ ٹانگہ کا سوار
اور زباں پر اس کی آہستہ چلو کی وہ پکار
چار دن میں آپ نے میرا وطن دیکھا نہیں
پیرہن دیکھا لیکن اسکا من دیکھا نہیں
آپ نے جانا نہیں اصلی حقیقت کو جناب
ایسے ٹٹو ہیں جو چائے کی طرح پیتے ہیں شراب
اور بستی میں مرے ایسے بھی ہیں شاہیں مزاج
گھی ملانا ہے چنوں میں ان کے ہاں کا اک رواج
فکر میں نے سلامی کا تأثر پالیا
جو ذرا ٹانگا برا تھا وہ سلامی کو ملا
آپ نے اس پر کیا ہے سارے ٹانگوں کو قیاس
منتشر تب ہو گئے اجزائے ٹانگوں میں ہواس

یا کہ قصداً آپ نے اس کا کیا ہے انتخاب

تیز رو ٹانگہ سے اپنی تانہ ہوا پنی حالت خراب

یا بھلے ٹانگہ میں سستی سے جگہ پائی نہیں

یا جگہ خود ان کی کمزوری سے ہاتھ آئی نہیں

خیر کچھ ہو جو سلامی نے کہا ہے جھوٹ ہے

واقعہ کچھ بھی نہیں ایک ذ ہنی لوٹ ہے

یہ نمک مرچ آج کل کے شاعروں کی جان ہے

اور لفاظی سراپا شاعری کی شان ہے

کون سی شئ ہے کہ جس شئ میں کوئی خامی نہ ہو

کونسی رونق ہے دنیا کی جو ہنگامی نہ ہو

سچ کا دامن چھوڑیئے ہرگز نہ تم حضرت غلاؔم

سچ کی دنیا میں امامت سچ ہے دنیا کا امام

(قائد ملت محمد بہادر خان مرحوم)

دکھا کے جوہر انساں چلا گیا کوئی
سنا کے مطلب قراں چلا گیا کوئی

خدا کی ذات وصفت کا مظاہرہ کر کے
مثال برق وباراں چلا گیا کوئی

کمال پاتا ہے چالیس سال میں انساں
کمال پا کے مسلماں چلا گیا کوئی

دکھا کے فقر سے شاہی کا راستہ ہمکو
بشان شوکت شاہاں چلا گیا کوئی

ملا ملا کے نظر اور لگا لگا کر دل
دکن کو کر کے پریشاں چلا گیا کوئی

سسک رہی تھی دکن میں سیاست مسلم
بنا کے زیست کا ساماں چلا گیا کوئی

بہت دنوں سے دکن کے جسد میں جان نہ تھی
تو جان ڈال کے بے جان چلا گیا کوئی

دکھا دکھا کے کسی کا وہ عارض زیبا
اٹھا کے شوق کا طوفاں چلا گیا کوئی

بنا کے انجمن اک اتحاد مسلم کی
لگا کے اس میں چراغاں چلا گیا کوئی

شہید زہر جفا اپنے ملک کا ہو کر
بہ پیش شاہ شہیداں چلا گیا کوئی

ہزار حیف کے ملک دکن اداس ہے آج
فدائے پرچم عثماں چلا گیا کوئی

لگا کے نعرۂ رندی کہ ہم غلام نہیں
صراط عشق پہ رقصاں چلا گیا کوئی

افتتاح کلب

اب مغل گدہ میں اک دور بہار آنیکو ہے   اک کلب آنے کو ہے اک یادگار آنیکو ہے

سرپرستی میں تری انسانیت کے دیشمکھ   دیش پانڈے کو لئے ابر بہار آنے کو ہے

سچ اگر پوچھو تو ارمان مجسم ہے کلب   جس سے ارمانوں میں اپنے بھی بہار آنے کو ہے

اس کلب کی آرزو ہے اک جہاندیدہ شریف   شوخیوں کے ساتھ اس گھر میں وقار آنیکو ہے

اس کلب کی کامیابی کی ضمانت ہے یہاں   منتظم بنکر حکومت بار بار آنے کو ہے

جھوم اٹھے گا کلب نغمات سوز وساز سے   اس میں مانک آج ہی لے کر ستار آنے کو ہے

ممبروں کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ اب   گھر کے باہر زندگی میں اک بہار ے

خوب اک نہر مئے الفت بہادی آپ نے   میز بانو میہمانوں کو خمار آنے کو ہے

اس کلب کی شوخیوں میں گم نہ ہوجانا غلاؔم
یہ نہ سمجھو زندگی میں بس قرار آنے کو ہے

وداع بشیر احمد قریشی ارمان

الوداع اے شاعر رنگیں بیاں
الوداع اے مدرسہ کے آسماں

الوداع اے انجمن کے گلفشاں
الوداع باغ ادب کے باغباں

مدرسہ میں تھا مثال آفتاب
الوداع اے نوجوان لاجواب

مدرسہ تجھی سے تھا شاداب وتر
مدرسہ کا تو ہی تھا خون جگر

نوجوانی میں صدارت تھام لی
اور ایسی داد خاص وعام لی

ہر مدرس آپ سے مسرور تھا
آپ کے اخلاق سے مسحور تھا

مٹ گیا چھوٹے بڑے کا امتیاز
جم گیا تھا رنگ محمود وایاز

ہو مبارک تم کو وہ فوقانیہ
پر نہ بھولو یہ میرا وسطانیہ

الوداع اے بے ضرر اے صلح کل
ذات میں تیری نہاں تمثیل گل

الوداع اے نوجوان زندہ دل
تو نے پایا ہے مزاج مستقل

ظلمتوں سے کھیلنے تیار تو
آفتوں کو جھیلنے تیار تو

کانپتا تھا جبکہ ہو فرد بشر
مسکرایا تو نے ہر اسٹیج پر

شکر حق ہے ٹل گئی تیری بلا
یا الٰہی اس بلا کو پھر نہ لا

جا خوشی سے جا ہر اک جا شاد رہ　　شاد رہ آباد ہو آباد رہ
الوداع اے معتمد جان کلب　　الوداع اے زندہ دل شان کلب
الوداع اے شعر کے عاشق جراں　　تھی شگفتہ تجھ سے طبع شاعراں
تیرے جانے سے اداسی چھا گئی　　شوخ طبعی آج ہے شرما گئی
میزباں ہو جائیں مہمان کلب　　جا رہا ہے آج ارمان کلب
الوداع اے محرک زندہ دلی　　تھی شگفتہ تجھ سے ہر دل کی کلی
تجھ میں تھا رنگیں مزاجی کا شباب　　الوداع اے شوخیوں کے آفتاب

شاعری اک روگ ہے لیکن غلامؔ
شاعر کامل ہے دنیا کا امام

وداع ارماں

مدرسہ سے آج اک بالغ نظر جاتا رہا
تھا جو پوشیدہ صدف میں وہ گہر جاتا رہا

اس سے تھے سرسبز وتازہ مدرسہ کے برگ وبار
مدرسہ کے جسم سے خون جگر جاتا رہا

آ گیا تھا مدرسہ میں وہ مثال ماہتاب
حیف ہے وہ جلد ہی وقت سحر جاتا رہا

اس کے دم سے محفلوں میں تھی عجب زندہ دلی
اس کو رہنا چاہیئے تھا وہ مگر جاتا رہا

ہائے وہ بزم ادب اور انجمن کا عندلیب
چھوڑ کر وسطانیہ کو فوق پر جاتا رہا

اس کے آنے اور جانے کا فسانہ کیا کہوں
صبح دم آیا تھا وہ اور دوپہر جاتا رہا

ہے یہی قانون فطرت اس جہاں کا اے غلامؔ
اک بشر آتا رہا اور اک بشر جاتا رہا

وداعِ ارماں

وہ جا رہے ہیں قلب پریشاں لئے ہوئے
ہم تک رہے ہیں دیدۂ حیراں لئے ہوئے
جن سے ہمیں بہارِ گلستاں کی تھی امید
خود رہ چلے بہار کے ساماں لئے ہوئے
آؤ کہ دیکھ لیں جی بھر کے ایک بار
دوڑو کہ جا رہے ہیں وہ ارماں لئے ہوئے
آؤ کہ ان سے چھین لیں کچھ ان کی شوخیاں
روکو کہ جا رہے ہیں گلستاں لئے ہوئے
اتنی دعا ہے میری خدا سے جہاں رہے
ارماں رہے وہاں لبِ خنداں لئے ہوئے
جانا ہی ہے تجھے تو چلا جا خوشی خوشی
لے جا غزل کو یادِ غزلخواں لئے ہوئے

غافل نہ رہ بشیرؔ یہ عرضِ غلام ہے
دنیا ہے انقلاب کا طوفاں لئے ہوئے

وداع ارماںؔ واستقبال عثماںؔ

اک گلستاں جارہا ہے اک گلستاں آگیا
یعنی ارماں جارہا ہے اور عثماں آگیا

دیکھتا ہوں صورتیں دونوں کی میں جب بار بار
کہہ رہا ہے دل کہ ارماں بن کے عثماں آگیا

یہ جواں وہ نوجواں ہے شوخ یہ رنگیں ہے وہ
اک خنداں جارہا ہے اک نازاں آگیا

ماہتاب شعر تھا یہ کھیل کا وہ افتاب
اک دوراں جارہا ہے اک دوراں آگیا

درد پیدا ہوتے ہوتے دب گیا ہے آج ہی
اک درماں جارہا تھا اک درماں آگیا

کیا کروں کس کو دیکھوں ہائے میں حیران ہوں
دل بداماں یہ چلا وہ جاں بداماں آگیا

آپ اپنے ذوق پر قائم رہیں حضرت غلاؔم
گرچہ شاعر جارہا ہے پر سخنداں آگیا

استقبالیہ مولانا راز دار بیگ صاحب

فاضل نظامیہ صدر مدرس مغل گدہ

شکر حق ہے وقت ختم انتظار آ ہی گیا
منتظر جس کے تھے ہم وہ باوقار آ ہی گیا

صورت وسیرت میں جس کی نہاں فضل وکمال
آج وہ انسانیت کا نامدار آ ہی گیا

مدرسہ بے چینیوں میں مبتلا تھا آج کل
مدرسہ کے قلب کا چین وقرار آ ہی گیا

پائیں گی سنجیدگی سے طے امور مدرسہ
مدرسہ میں اک صدر بردبار آ ہی گیا

ہو چکا ہے مدرسہ اک بار جس سے فیضیاب
صدر بن کر پھر وہ مرد فیض بار آ ہی گیا

اجنبی تھے مدرسہ میں آپ ہی حضرت غلاؔم
ہو مبارک آپ کا اک راز دار آ ہی گیا

تہنیت عقد

بتقریب عقد محبی خواجہ معین الدین احمد ابن محمد علی صاحب

متوطن مغل گدہ متعلم سال اول جامعہ عثمانیہ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ روز یکشنبہ

تری صورت میں اے نوشہ کہوں کیا کیا نظر آیا
شباب واشتیاق وجذب کا نقشہ نظر آیا
حقیقت بیں نظر فی احسن تقویم کہ اٹھی
قمر تجھ سے خجل خورشید شرمندہ نظر آیا
مبارک ہو حکم فانکحو تو نے بجا لایا
نکاح سنتی پر تو عمل پیرا نظر آیا
مبارک استاد خاص کی بھی جلوہ فرمائی
کہ جس سے رنگ بزم عیش روح افزا نظر آیا
معین الدین حصار دین میں جو ہو گئے داخل
معین الدین اجمیری کا یہ سایہ نظر آیا
معطر ہے بجائے بوئے گل عطر محبت سے
تری محفل میں الفت کا مجھے دریا نظر آیا
سکوں میں گنگناہٹ ہے مبارک باد کی تیری
غلام اپنی خموشی میں بھی کچھ کہتا نظر آیا

عقد خوانی مبارک

بتقریب عقد بمکان عبدالسلام صاحب منڈری کلاں

مبارک تمہیں گھر بھرائی مبارک
مبارک تمہیں گھر کی رانی مبارک
مبارک تمہیں میہمانی مبارک
مبارک انہیں میزبانی مبارک
مبارک ہو اخلاق وایماں کا زیور
مبارک ہو حسن جوانی مبارک
مبارک نئی زندگی کی بہاریں
محبت کی نہر روانی مبارک
نہ رسمیں نہ باجا نہ منڈوا نہ سہرا
طریق نبی کی نشانی مبارک
مبارک ہو نوشہ ہے دلہن نمازی
متاع جہاں ہے سیانی مبارک
دعاء کیجئے مل کے سب اہل محفل
ہو دلہن کو اب دلہا جانی مبارک

غلام اب دعا دو کہ دونوں رہیں خوش
مبارک ہو یہ عقد خوانی مبارک

تہنیت عقد

احقر کے نام حیدر آباد کا ایک رقعہ دیکھ کر

برکت تری اولاد کی رگ رگ میں سمائے
اللہ کی رحمت در و دیوار پہ چھائے
سمجھائے خدا آپ کو اسراف کی تعریف
اوصاف ریا فخر ونمائش سے بچائے
ہو مسلک خاموش میں ہنگامۂ شادی
صد حیف کہ اپنے بھی ہوئے ایسے پرائے
وہ سادگی زندگیٔ شاہ دو عالم
اللہ کرے اپنی نظر میں بھی سمائے
کس شان سے رخصت ہوئیں شہزادیٔ عالم
یہ نور کے پتلے ہمیں پیدل نظر آئے
اللہ تمہیں اتنی بصیرت سے نوازے
ہر قول میں ہر فعل میں سنت نظر آئے

قوم اپنی غلامؔ آج سنبھل ہی نہیں سکتی
جب تک کہ کوئی خون کے آنسو نہ بہائے

ترانۂ انجمن طلبائے مندڑی کلاں

کیا خوب انجمن ہے یہ انجمن ہماری

اس انجمن کا مقصد ہے بات چیت کرنا مجموعہ میں بولنے سے ہرگز نہیں جھجکنا
مضمون خود ہی لکھنا مضمون خود ہی پڑھنا عقل وفہم سے اپنی تقریر خود ہی کرنا
کیا خوب انجمن ہے
یہ انجمن ہماری

مضمون ہم پڑھیں گے تقریر ہم کریں گے لاکھوں میں بولنے سے ہرگز نہیں ڈریں گے
دنیا سے ہم جہالت کو میٹ کر رہیں گے علم وادب کی خاطر ہم اپنی جان دیں گے
کیا خوب انجمن ہے
یہ انجمن ہماری

آؤ تمام ملکر تہذیب عام کردیں اخلاق کا پکارا دنیا تمام کردیں
ہم اپنی خواہشوں کو اپنا غلام کردیں اس انجمن کی خاطر ہر صبح شام کردیں
کیا خوب انجمن
یہ انجمن ہماری

مدرسہ

حکمت کا گھر ہے مدرسہ
الفت کا گھر ہے مدرسہ
سیڑھی ترقی کی ہے یہ
دولت کا گھر ہے مدسہ
ملتی یہاں ہے تر بیت
فطرت کا گھر ہے مدرسہ
بنتی ہے قسمت اس جگہ
قدرت کا گھر ہے مدرسہ
چھوٹے بڑے سب کیلئے
چاہت کا گھر ہے مدرسہ
یہ ملک کا معمار ہے
شوکت کا گھر ہے مدرسہ

ہاں ہاں غلاؔم اب آپ کی
خدمت کا گھر ہے مدرسہ

مدرسہ اپنا

کتنا پیارا ہے مدرسہ اپنا
کتنا اچھا ہے مدرسہ اپنا
لکھنا پڑھنا ہو کھیل گانا ہو
سب سکھاتا ہے مدرسہ اپنا
آسماں ہے اگر یہ آبادی
اس کا تارہ ہے مدرسہ اپنا
سب کے سب گھر اسی کی پرجا ہیں
سب کا راجا ہے مدرسہ اپنا
وہ ٹناٹن بجی چلی گھنٹی
لو بلاتا ہے مدرسہ اپنا
صبح کے دس سے چار بجنے تک
گنگناتا ہے مدرسہ اپنا

آپ کو دیکھ کر غلاؔم اکثر
مسکراتا ہے مدرسہ اپنا

چاندنی

بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ لاتی ہے چاندنی
پردیسیوں کو راہ بتاتی ہے چاندنی
چاندی چھڑک دیا ہو کسی نے جہاں پر
ہر چیز کو سفید بناتی ہے چاندنی
تالاب کا سما بھی عجب دلفریب ہے
چادر ہر ک کی اس پہ بچھاتی ہے چاندنی
مد و جزر اسی سے سمندر میں آگئے
خاموش کو بھی جوش میں لاتی ہے چاندنی
میداں میں لگے ہیں کبڈی کے جم گھٹے
راتوں میں اپنا کھیل دکھاتی ہے چاندنی
شاعر بھی چاندنی میں پھڑک کر نکل پڑے
کیا کیا تأثرات لکھاتی ہے چاندنی
نازک گلوں سے گیت کی لہریں ابل پڑیں
میری نظر میں آپ ہی گاتی ہے چاندنی

بن کر کبھی غلامؔ رسالہ کے نام ہی
قبضہ میں آپ کے بھی تو آتی ہے چاندنی

مدرس

اخلاق کی بنیاد اٹھاتا ہے مدرس
انسان کو انسان بنتا ہے مدرس
دنیا کی یہ تہذیب وتمدن یہ ترقی
بیج ان کا حقیقت میں لگاتا ہے مدرس
یہ چیف منسٹر یہ کلکٹر یہ گورنر
سچ یہ ہے کہ ان سب کو بناتا ہے مدرس
یہ قوم کے لیڈر ہوں کہ ہوں ملکوں کے رہبر
ان سب ہی کو پروان چڑھاتا ہے مدرس
یہ شاعر وسیاس ومدبر ومصنف
ان سب کو نئے بول سکھاتا ہے مدرس
سنجیدہ و خود دار خوش اخلاق پریمی
جیون کے نئے ڈھنگ سکھاتا ہے مدرس

اک بات غلامؔ آج ہی معلوم ہوئی ہے
جب شوخ میں آتا ہے تو گاتا ہے مدرس

بیسک مدرس

صداقت کا قائل ہو بیسک مدرس حقیقت پہ مائل ہو بیسک مدرس
رعایا کا خادم ،مشیر حکومت عقلمند وقابل ہو بیسک مدرس
زراعت میں ماہر ہو، باغوں کا مالی کتائی میں کامل ہو بیسک مدرس
نصابی مضامین پر چھایا گیا ہو مگر خود بھی عاقل ہو بیسک مدرس
وہ تاریخ وہ سائنس و جغرافیہ پھر ریاضی کا فاضل ہو بیسک مدرس
وہ بچوں کی فطرت کا اک راز داں ہو کمینس فروبل ہو بیسک مدرس
وہ بچوں کا ٹیچر بڑوں کا گرو ہو بزرگی کا حامل ہو بیسک مدرس
نہ سگریٹ کش ہو نہ فلموں کا عاشق نہ ضدی نہ جاہل ہو بیسک مدرس
سمجھتا ہو بہنیں جو سب دیویوں کو وہ ایسا صفا دل ہو بیسک مدرس
وہ واقف ہو پرماتما آتما سے گیانوں میں شامل ہو بیسک مدرس
سمندر کی موجیں سماجی تھپیڑے سمندر کا ساحل ہو بیسک مدرس

خلاصہ ہے ساری گلفشانیوں کا
غلامؔ آپ کا دل ہو بیسک مدرس

جشن جمہوریہ

جشن جمہوریہ مناتے ہیں
دیپکیں گھی کی سب جلاتے ہیں

اپنا دستور خود بناتے ہیں
اپنے قانون جگمگاتے ہیں

ہندو مسلم ہوں سکھ ہوں عیسائی
سب کو ہم ساتھ ساتھ پاتے ہیں

سارا بھارت ہے آج ہم سب کا
سب کے سب بھارتی کھلاتے ہیں

آج بھارت کے چپہ چپہ میں
شادیانے بجائے جاتے ہیں

آج شاہی وراج مٹتا ہے
فیصلہ سب کو یہ سناتے ہیں

آج آزاد زندگانی میں
آٹھ سالہ گرہ لگاتے ہیں

کوئی مظلوم ہو نہ بے چارہ
آج دستور میں لکھاتے ہیں

امن عالم میں عام کرنے کو
نعرۂ ایکتا لگاتے ہیں

موہ لینے جہاں کو پنڈت جی
پنچ شیلا کے گت بجاتے ہیں

دوڑ کر کھیل کود کر بچے
اپنی قسمت کو آزماتے ہیں

سن کے نغمے غلاؔم کے دیکھو
چاند تارے بھی مسکراتے ہیں

پودے لگاؤ

لگاؤ درختوں کے پودے لگاؤ
ہو انساں تو انساں کے کام آؤ
کئی راہ رو دھوپ میں تپ رہے ہیں
درختوں کی سڑکوں پہ چھتری چڑھاؤ
ہواؤں فضاؤں کی ہوگی صفائی
وطن کیلئے آکسیجن بڑھاؤ
کئی بے سہارا ہیں بارش میں رہرو
سرس ،نیم کی ان پہ کملی اڑھاؤ
گراں ہورہی ہے جلانے کی لکڑی
پودے لگا کر گرانی مٹاؤ
دو رویہ قطریں سڑک پر لگا کر
ریاست کا حسن اور خوبی بڑھاؤ
مکانوں میں میوؤں کے پودے لگا کر
غذاؤں میں اپنی وٹامن بڑھاؤ

دل میں محبت کے کچھ بیج بو کر
جہاں کو غلام اک قبیلہ بناؤ

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱)(۲)(۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- تبرکاتِ حرمین
- شفاعت۔ مفہوم، اقسام و درجات
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دواہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- درمانِ حرمین
- فیوض ونقوش
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک
- تین اللہ والے
- اِدراکات۔ منظوم کلام